Presented By: https://jafrilibrary.com

مصائبِ

یا فاطمہ سلام اللہ علیہا

سیدۃ نساء العالمین

مسئلہ احرافِ بابِ فاطمہ سلام اللہ علیہا لطمُ خدِّھا وَ اِسقاطُ جنینِھا

تحقیق

مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی

ادارہ باب العلم دار التحقیق

ناشر

ولی العصر جعفریہ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

قاسم آباد حیدر آباد

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مصائبِ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

تحقیق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سیّد شہنشاہ حسین نقوی

ادارہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔باب العلم دارالتحقیق

مسجدِ باب العلم، (فروغِ ایمان ٹرسٹ)،

شمالی ناظم آباد، بلاک 'ڈی'، کراچی۔

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔1000

سال اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔2019ء

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ولی العصر جعفریہ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

قاسم آباد حیدر آباد

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔/-200روپے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ چند

پیش کردہ مسوّدہ اُن کتابوں کے عکس ہیں جو برادرانِ اہلِ سنّت کے نزدیک معتبر یا معروف ہیں۔ جناب محترم ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے سیّدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر گزرنے والے حالات اور مصائب کا یکسر انکار ہی نہیں بلکہ اہلِ تشیُّع کے علماء و ذاکرین کو نامناسب ا ناگوار الفاظ سے یاد کیا، جبکہ اِن مصائب کا ذکر کرنے والے مختلف ممالک میں ہمارے علمائے کرام تقویٰ، پرہیزگاری اور علم و دانش میں کوہِ گراں سے کم نہیں ہیں اور ان میں سے بعض کو اولیائے الٰہی کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔ بہت جلد مفصّل اور متقن جواب حضرت مولانا سیّد سفیر سجاد شیرازی دامت برکاتہٗ کی زبانی سوشل میڈیا کے ذریعے ہی دیا جائے گا جبکہ ہمارا یہ مختصر جواب تعارفِ کتب کی صورت میں سوشل میڈیا پر موجود ہے۔

ہم عامّۃ المسلمین کے مقدّسات کی توہین اور نازیبا الفاظ کو بمطابق فتوئ مراجع شیعہ حرام جانتے ہیں مگر اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے کہ کتبِ تاریخ و حدیث میں درج روایات اور واقعات کو نظر انداز یا اُن کا انکار کردیا جائے۔ یاد رہے کہ اہلِ بیت علیہم السلام پر جو ظلم ہوا وہ ایک حقیقت اور تاریخ کی بڑی عبرت ہے۔ ہمیں ائمہ اہل بیت علیہم السلام نے انھیں یاد رکھنے اور دہرانے کا حکم دیا ہے اور اسے احیائے امرِ امامت قرار دیا ہے اور ہم جن ہستیوں کی پیروی کرتے ہیں وہ اسلام کی کسی شخصیت سے نہ صرف کم نہیں ہیں بلکہ اُن کی افضلیت ثابت ہے۔

آخر میں شکر گزار ہوں حضرت مولانا عبداللہ جروار، حضرت مولانا شیخ وزیر حسین بوترابی، حضرت مولانا سائیں بخش مناظری، حضرت مولانا کریم بخش مطہری، حضرت مولانا منظور حسین ابوالحسنی، جناب آغا سیّد نادر علی رضوی، مولانا مشتاق حسین مٹھیانی کا، کہ جنھوں نے مفید مشورے اور علمی اعانت فرمائی۔

والسلام

سیّد شہنشاہ حسین نقوی

سوشل میڈیا پر موجود جواب کے ایڈریس

Youtube: Allama Syed Shahenshah Hussain Naqvi Official
Link: https//:www.youtube.com/watch?v=bkvD_ixjPxo
Link: https//:www.youtube.com/watch?v=0s_TXXZbKSQ
Link: https//:www.youtube.com/watch?v=iE_VUY6XgnY

Presented By: https://jafrilibrary.com

فہرست کتب

کتاب نمبر	کتاب کا نام	مصنف/مؤلف	صفحہ نمبر	ناشر
1	کتاب اثبات الوصیۃ للامام علی بن ابی طالبؑ	علامہ الجلیل والمؤرخ المحقق والنسابۃ، المدقق ابی الحسن علی ابن حسین بن علی المسعودی الھذلی صاحب تاریخ مروج الذھب المتوفی عام ۳۴۶ھ	ص ۱۲۲۔۱۲۳	و مطبعۃ الحیدریۃ فی النجف الاشرف
2	تاریخ الیعقوبی (جلد ۱۔۲)	احمد بن اسحاق بن جعفر بن وھب ابن واضح الیعقوبی البغدادی، المتوفی بعد سنۃ ۲۹۲ھ	ص ۸۵۔۸۶	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
3	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال (جلد ۵)	علامہ علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الھندی المتوفی ۹۷۵ھ،	ص ۶۵۱	موسسۃ الرسالۃ، بیروت
4	مصنف ابن ابی شیبۃ فی الاحادیث والآثار (جلد ۸)	حافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان بن ابی بکر بن ابی شیبہ، المتوفی ۲۳۵ھ	ص ۵۷۲	مکتبہ امدادیہ ملتان۔ پاکستان
5	المعجم الکبیر (جلد ۱)	الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	ص ۱۰۸	داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان
6	المعجم الکبیر (جلد ۱)	الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	ص ۶۲	داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان
7	کتاب الاموال لابن زنجویہ ذھبی نے کہا ہے اس کی ولادت ۱۸۰ھ اور متوفی ۲۵۱ھ جو قدیم ہے اور زیادہ حدیث بیان کرنے والا ہے۔	أبی احمد حمید بن مخلد بن قتیبۃ بن عبداللہ الازدی الخراسانی۔ المتوفی ۲۵۱ھ	ص ۱۲۶	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
8	تحفۂ اثناعشریہ	شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی	ص ۲۹۲	نورانی کتب خانہ، قصہ خوانی بازار پشاور
9	الامامۃ والسیاسۃ (الجزء الاول)	الامام ابی محمد عبداللہ بن مسلم ابن قتیبۃ الدینوری، المتوفی ۲۷۶	ص ۱۶۔۱۷	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
10	ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء	حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی، المتوفی ۱۱۷۶ھ	ص ۲۹	سہیل اکیڈمی لاہور، پاکستان
11	جمع الجوامع (جلد ۱۱)	الامام الحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ	ص ۱۶	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
12	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	لابی عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر القرطبی، المتوفی سنۃ ۴۶۳ھ،	ص ۱۰۰	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
13	فرائد السمطین، فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والائمۃ۔ (جلد ۲)	المحدث الکبیر ابراہیم الجوینی الخراسانی، من اعلام القرن السابع والثامن الھجری	ص ۳۵	دارالحبیب، للطباعۃ والنشر والتوزیع والترجمۃ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

14	ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء۔(جلد ۴)	مترجم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی (آرام باغ،کراچی)	ص ۱۳۲	قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔
15	تاریخ طبری (جلداول)	علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۲۲۴۔۳۱۰ھ	ص ۵۲۹	نفیس اکیڈیمی ، اُردو بازار، کراچی۔
16	عربی۔تاریخ الطبری ۲۲۴۔۳۱۰ھ (الجزء الثالث)	علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۲۲۴۔۳۱۰ھ	ص ۲۰۲	دارالمعارف
17	سیدۃ نساء اہل الجنۃ فاطمۃ الزہراء اور اتحاف السائل بمالفاطمۃ من المناقب	العلامۃ محمد عبدالرؤوف بن علی بن زین العابدین المناریؒ	ص ۳۴	دارالکتب العلمیۃ، بیروت،لبنان
18	میزان الاعتدال فی نقدِ الرِّجال،(جلد ۳)	أبي عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی	ص ۱۰۹	دراحیاء الکتب العربیۃ،عیسی البابی الحلبي وشرکاہ
19	لسان المیزان فی اسماء الرجال (الجزء الرابع) عطیۃ مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ الکائنۃ فی الہند محروسۃ حیدر آباد الدکن عمرھا اللہ الی أقصی الزمن سنۃ (۱۳۳۱) ہجریہ	للامام الحافظ شہاب الدین ابی الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی سنہ ۸۵۲ ہجریہ	ص ۱۸۸۔۱۸۹	ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوھڑگیت،ملتان
20	المعارف لابن قتیبۃ	ابی محمد عبداللہ بن مسلم ۲۱۳ ہجری،۲۷۶ ہجری	ص ۹۲	قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔
21	کتاب الملل والنحل	للامام الشہرستانی ج ۱۔۲۔ المتوفی ۴۶۷ھ	ص ۵۹	مکتبۃ الانجلو المصریۃ، شارع محمد فرید،القاہرۃ
22	کفایۃ الطالب فی مناقب علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام	للامام الحافظ ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن محمد القرشی الگنجی الشافعی۔المقتول ۶۵۸،	ص ۴۱۳	
23	کتاب الاموال	امام الحدیث و الفقہ و اللغہ والادب ابی عبید القاسم بن سلام۔۱۵۷۔۲۲۴	ص ۱۹۳	دارالسلام، للطباعۃ و النشر و التوزیع والترجمۃ
24	تاریخ أبي الفداء المسمّی المختصر فی أخبارالبشر، (الجزء الاول)	الملک المؤید عماد الدین ابی الفداء اسماعیل بن علی بن محمود ابن عمر بن شاہنشاہ بن ایوب،المتوفی ۷۳۲ھ۔	ص ۲۱۹	دارالکتب العلمیۃ ،بیروت،لبنان
25	العقد الفرید (المجلد الخامس)	الفقیہ احمد بن محمد بن عبدربہ الاندلسی،المتوفی ۳۲۸ھ	ص ۱۳	دارالکتب العلمیۃ ،بیروت۔لبنان
26	مروج الذھب و معادن الجوھر (الجزء الثانی)	تصنیف الرحالۃ الکبیر و المؤرخ الجلیل ابی الحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی۔المتوفی ۳۴۶ھ	ص ۳۰۱۔۳۰۲	من منشورات دارالہجرۃ ایران،قم
27	کتاب جمل من انساب الاشراف۔ (الجزء الثانی)	امام احمد بن یحیٰ بن جابر البلاذری المتوفی ۲۷۹ھ،	ص ۲۶۸	دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع
28	میزان الاعتدال فی نقد الرّجال	أبي عبداللہ محمد ابن احمد بن عثمان الذھبی۔المتوفی ۷۴۸ھ	ص ۱۳۹	داراحیاء الکتب العربیۃ، عیسی البابی الحلبي وشرکاہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

29	کتاب ''الف'' لغات الحدیث (جلد اول)	علامہ وحید الزمان	ص ۹۷	میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ، کراچی۔
30	الوافی بالوفیات۔ جزء رابع	تالیف صلاح الدین خلیل ابن ایبک الصفدی	ص ۲۳	دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع
31	صحیح بخاری (جلد ۲)	ابو عبد اللہ بن اسماعیل بخاری	ص ۴۵۵۔۶۷۵	مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ، لاہور
32	شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید (جلد ۱)	تحقیق محمد ابو الفضل ابراہیم	ص ۴۵	دار احیاء الکتب العربیۃ
33	تحفہ اثناعشریہ (اُردو)	تصنیف: حضرت شاہ عبد العزیز محدث دھلویؒ ترجمہ: مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی (مظاہری)	ص ۵۶۸ تا ۵۷۰	عالمی مجلس تحفظ اسلام، کراچی، پاکستان
34	الفاروق سوانح عمری حضرت عمر فاروق	شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ	ص ۸۳	مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار، لاہور
35	الدرۃ البیضآء فی مناقب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا	ڈاکٹر محمد طاہر القادری		منہاج القرآن پبلیکیشنز
36	ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء (جلد سوم)	تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	ص ۱۱۲	قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی
37	تاریخ الامم والملوک	للامام ابی جعفر محمد جریر الطبری	ص ۶۱۹	مطبعۃ الاستقامۃ بالقاہرۃ
38	صحیح بخاری، کتاب مغازی		ص ۱۰۴۰	مطبوعہ دار ابن کثیر، دمشق
39	مستدرک علی الصحیحین (جلد ۳)	مصطفی عبد القادر عطا	ص ۱۷۸	دار الکتب العلمیہ، بیروت
40	مسند الامام احمد بن حنبل (جلد ۱)	شعیب الارنواوط۔ عادل مرشد	ص ۲۰۴۔۲۰۵	مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

(ملاحظہ: کتاب ازالۃ الخفاء، مسند الامام احمد بن حنبل، المستدرک علی الصحیحین، صحیح بخاری وغیرہ میں یہ روایت ''**فلم تکلّمہ حتی توفیت**'' یا اس مضمون کی روایت کہ جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت ابوبکر سے آخری وقت تک کلام نہیں کیا، درج ہے۔)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 01

كتاب

اثبات الوصية

للامام

علي بن ابي طالب عليه السلام

389

تاليف

العلامة الجليل والمؤرخ المحقق والنسابة
المدقق ابي الحسن علي بن الحسين بن علي المسعودي الهذلي
صاحب تاريخ مروج الذهب
المتوفى عام ٣٤٦ هـ

ذكر فيه كيفية اتصال الحجج والاوصياء
من لدن (آدم) عليه السلام الى القائم
بالامر عجل الله فرجه

﴿ طبعة مصححة ومنقحة ﴾
من منشورات المكتبة المرتضوية

ومطبعتها الحيدرية في النجف الاشرف

كتاب اثبات الوصية

علامه الجلیل والمؤرخ المحقق والنسابة، المحقق ابی الحسن علی ابن حسین بن علی المسعودی الھذلی
صاحب تاریخ مروج الذھب المتوفی عام ٣٤٦ھ، ص ١٢٢ - ١٢٣

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 01

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: قیامت کے روز ندا دی جائے گی کہ اے لوگوں اپنی نگاہیں نیچی کر لو تاکہ فاطمہ گزر جائیں۔

حوالہ: کنز العمال ج 13 ص 91 و 93 / منتخب کنز العمال بہامش المسند ج 5 ص 96 / الصواعق المحرقہ ص 190 / أسد الغابہ ج 5 ص 523 / تذکرۃ الخواص ص 279 / ذخائر العقبی ص 48 / مناقب ال إمام علی لابن المغازلی ص 356 / نور الابصار ص 51 و 52 / ینابیع المودۃ ج 2 باب 56 ص 136.

(ص) توجهوا الى منزله فهجموا عليه ، واحرقوا بابه، واستخرجوه منه كرها ، وضغطوا سيدة النساء بالباب حت اسقطت (محسنا) وأخذوه بالبيعة فامتنع وقال لا افعل فقالوا نقتلك فقال ان تقتلوني فاني عبد الله وأخو رسوله وبسطوا يده فقبضها ، وعسر عليهم فتحها فمسحوا عليها وهي مضموة ثم لقي أميرالمؤمنين (ع) بعد هذا الفعل بايام احد القوم فناشده الله وذكره بايام الله وقال له هل لك ان اجمع بينك وبين رسول الله (ص) حتى يأمرك وينهاك فقال له نعم ! فخرجا الى مسجد (قبا) فاراه رسول الله (ص) قاعدا فيه فقال له يا(فلان) على هذا عاهدتموني به في (تسليم الامر الى علي وهو أميرالمؤمنين) فرجع وقد هم بتسليم الامر اليه . فمنعه صاحبه من ذلك . فقال هذا سحر مبين معروف من سحر بني هاشم . اوما تذكر يوم كنا مع ابن ابي كبشة فامر شجرتين فالتقتا فقضى حاجته خلفها ، ثم أمرها فتفرقتا ، وعادتا الى حالهما فقال له اما اذ ذكرتني هذا فقد كنت معه في الكهف فمسح يده على وجهي ثم اهوى رجله فاراني البحر ثم اراني جعفرا واصحابه في سفينته تقوم في البحر . فرجع عما كان عازم عليه وهموا بقتل أمير المؤمنين (ع) وتواصوا وتواعدوا بذلك وان يتولى قتله خالد ابن الوليد فبعثت (اسماء بنت عميس) الى أميرالمؤمنين (ع) بجارية لها فاخذت بعضادتي الباب ونادت (ان الملاء يأتمرون بك ليقتلوك فاخرج اني لك من الناصحين) فخرج عليه السلام مشتملا سيفه وكان الوعد في قتله ان ينتهي امامهم من صلوته بالتسليم فيقوم خالد اليه بسيفه فاحسوا بأسه فقال الامام قبل ان يسلم (لايفعلن خالد ما امرته به ، ثم كان من اقاصيص ما رواه الناس ، وفي سنتين وثلاثة اشهر وعشرة أيام من امامة أمير المؤمنين (ع) مات (ابن ابي قحافة) وهو عتيق ابن عثمان واوصى بالامر بعده الى عمر بن الخطاب لعهد كان بينهما واعتزله أمير المؤمنين (ع) كاعتزاله لصاحبه قبله لا يأمر الا بعالم يجد من الأمر به بدا ولا ينهى الا عمالم يجد من النهي

فروى" ان العباس .... فَاَقَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَمَنْ مَعَهُ من شِيعَتِهِ فِي مَنْزِلِهِ بِمَا عَهِدَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ فَوَجَّهُوا إِلَى مَنْزِلِهِ فَهَجَمُوا عَلَيْهِ وَأَحْرَقُوا بَابَهُ وَضَغَطُوا سَيِّدَةَ النِّسَاءِ بِالْبَابِ حَتَّى أَسْقَطَتْ مُحْسِنًا وَأَخَذُوهُ بِالْبَيْعَةِ فَامْتَنَعَ وَقَالَ لَا أَفْعَلُ فَقَالُوا نَقْتُلُكَ فَقَالَ إِنْ تَقْتُلُونِي فَإِنِّي عَبْدُ اللهِ وَأَخُو رَسُولِهِ وَبَسَطُوا يَدَهُ فَقَبَضَهَا وَعَسُرَ عَلَيْهِمْ فَتْحُهَا فَمَسَحُوا عَلَيْهِ وَهِيَ مَضْمُومَةٌ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عنه بدأوهم في خلال ذلك يسألونه ويستفتونه في حلالهم وحرامهم وفي تأويل الكتاب وفصل الخطاب وبعد اثني عشرة سنة وثلاثة أشهر وايام من امامة أميرالمؤمنين قتل أبو لؤلؤة مولى المغيرة بن شعبة عمر بن الخطاب بخنجر جرحه به وكان الخنجر مسموما فمكث ثلاثة أيام ثم مات وجعل الخلافة بعده شورى بين ستة وقال هولاء احق الناس بالخلافة ولو كان سالم مولى ابي حذيفة حيا ما اختلجني فيه الشكوك ان اقلده هذا الامر بعدي وجعل أميرالمؤمنين (ع) في الشورى آخر الستة منهم وبدا فسمى عثمان بن عفان وأشار اليه وعرض بتوليه الأمر بعده ثم طلحة بن عبيدالله التيمي والزبير بن العوام الاسدي وعبد الرحمن بن عوف الزهري وسعد بن ابي وقاص ثم علي بن ابي طالب الهاشمي منهم في وصيته وأمر صهيبا ان يصلي بالناس الى أن يستقر أمر القوم في الشورى وقال ان اختلف الستة فليقتل الثلاثة الذين ليس فيهم عبد الرحمن ونصب الثلاثة الذين فيهم عبد الرحمن بن عوف من يتفقون عليه وان انقضت ثلاثة أيام ولم يقع الاختيار والاتفاق على احدهم قتل الستة بأجمعهم فصلى صهيب (وروى عبد الرحمن بن عوف) بالناس ثلاثة أيام ثم وقع اختيار عبدالرحمن ابن عوف على عثمان فقلده الأمر ولم يجد عبدالرحمن عنده ماقدره مع المواخاة والصهر الذي كان بينهما فاظهر الندامة والاسى على فعله واختياره وصار احد من يؤلب عليه الناس واعتزلهم أميرالمؤمنين عليه السلام وكان من حديث عثمان مارواه الناس من ايوائه طريد رسول الله الحكم بن العاص ومروان ابنه وانه استوزر مروان ورد اموره والنظر في أعماله واحكام المسلمين اليه ونفيه اباذر جندب بن جنادة بعد ان وجر حلقه وضرب ظهره وحمل على قتب يابس الى الربذة حتى مات فيها (وقد روى) الناس ماقاله رسول الله (ص) فيه ووصفه له بالصدق وشهادته له بالجنة ثم اجتمع المهاجرون والانصار الى محاصرة عثمان والهجوم عليه حتى قتلوه وذلك في أربع وعشرين سنة من امامة أميرالمؤمنين (ع) ثم صار الناس الى أمير المؤمنين ليبايعوه فامتنع

ترجمہ: روایت ہے کہ جب جناب عباسؑ نے مولا علیؑ سے گزارش کی کہ اپنا ہاتھ بڑھایئے تا کہ ہم بیعت کریں۔۔۔ پورا سقیفہ کا حال۔ پس مولا امیرؑ نے اپنے پیروکاروں کے ساتھ قیام کیا یعنی موجود تھے۔ پس ادھر خلافت کے لیے بیعت کے بعد لوگوں نے رُخ کیا مولا علیؑ کے گھر کی طرف، پس دروازے پر ہجوم کیا (بلوا کیا) اور دروازے کو آگ لگا دی گئی اور اس جلتے ہوئے دروازے کے سبب سیّدۃ النساءؑ پر تنگی و مصیبت لائے۔ جس کی وجہ سے محسنؑ شہید ہو گئے اور مولا علیؑ کو بیعت کے لیے لے گئے۔ مولا علیؑ نے منع فرمایا اور کہا کہ ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔ سب نے مل کر کہا، ہم اے علیؑ تجھے قتل کر دیں گے، جواب میں مولاؑ نے فرمایا: میں عبدِ خدا ہوں رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں، کیا مجھے قتل کر دو گے؟ لوگوں نے علیؑ کے ہاتھ کو کھولنا چاہا آپؑ نے اپنا ہاتھ بند کر لیا اور ان لوگوں کے لیے اسے کھولنا دشوار ہو گیا، تو انہوں نے ناچار حضرت ابوبکر کا ہاتھ علیؑ کی بند مٹھی سے مس کر دیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب
02

تاريخ اليعقوبي

أحمد بن إسحاق بن جعفر بن وهب
ابن واضح اليعقوبي البغدادي
المتوفى بعد سنة ٢٩٢هـ

علق عليه ووضع حواشيه
خليل المنصور

الجزء الأول

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

تاريخ اليعقوبي
احمد بن اسحاق بن جعفر بن وهب ابن واضح اليعقوبي البغدادی
جلدا - ۲، ص ۸۵ - ۸۶ - المتوفی بعد سنة ۲۹۲ھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {كُنْتُ إِذَا اشْتَقْتُ إِلى رَائِحَةِ الْجَنَّةِ شَمَمْتُ رَقَبَةَ فاطِمَةَ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے بہشت کی بو سونگھنے کی خواہش ہوتی میں فاطمہ کی گردن کو سونگھ لیا کرتا۔

حوالہ: منتخب کنز العمال ج5 ص97 / نور الابصار ص 51 / مناقب ال إمام علی لابن المغازلی ص360.

نريد أنّ لك في هذا الأمر نصيباً يكون لك، ويكون لمن بعدك من عقبك إذ كنت عمّ رسول الله، وإن كان الناس قد رأوا مكانك ومكان صاحبك. . . . . عنكم، وعلى رسلكم بني هاشم، فإن رسول الله منّا ومنكم.

فقال عمر بن الخطاب: إي والله وأخرى، إنّا لم نأتكم لحاجة إليكم، ولكن كرهاً أن يكون الطّعن فيما اجتمع عليه المسلمون منكم، فيتفاقم الخطب بكم وبهم، فانظروا لأنفسكم.

فحمد العبّاس الله وأثنى عليه وقال: إنّ الله بعث محمداً كما وصفت نبياً وللمؤمنين وليّاً، فمنّ على أمته به، حتى قبضه الله إليه، واختار له ما عنده، فخلّى على المسلمين أمورهم ليختاروا لأنفسهم مصيبين الحقّ، لا مائلين بزيغ الهوى، فإن كنت برسول الله فحقاً أخذت، وإن كنت بالمؤمنين فنحن منهم، فما تقدّمنا في أمرك فرضاً، ولا حللنا وسطاً، ولا برحنا سخطاً، وإن كان هذا الأمر إنما وجبت لك بالمؤمنين، فما وجب إذ كنّا كارهين. ما أبعد قولك من أنهم طعنوا عليك من قولك إنّهم اختاروك ومالوا إليك؛ وما أبعد تسميتك بخليفة رسول الله من قولك خلّى على النّاس أمورهم ليختاروا فاختاروك؛ فأما ما قلت إنّك تجعله لي، فإن كان حقّاً للمؤمنين، فليس لك أن تحكم فيه، وإن كان لنا فلمْ نرضَ ببعضه دون بعض، وعلى رِسْلك، فإنّ رسول الله من شجرة نحن أغصانها وأنتم جيرانها، فخرجوا من عنده.

وكان فيمن تخلّف عن بيعة أبي بكر أبو سفيان بن حرب، وقال: أرضيتم يا بني عبد مناف أن يَلِي هذا الأمر عليكم غيرُكم؟ وقال لعليّ بن أبي طالب: امددْ يدك أبايعك، وعليّ معه قصيّ، وقال:

بني هاشمٍ لا تُطْمِعوا الناسَ فيكمُ ... ولا سيّما تَيْمُ بنِ مرّة أو عديْ
فما الأمرُ إلاّ فيكمُ وإليكمُ، ... وَلَيْسَ لها إلاّ أبو حَسَنٍ علي
أبا حسَنٍ، فاشدُدْ بها كفَّ حازمٍ، ... فإنك بالأمرِ الذي يُرتجى مَليّ
وإنّ امرأً يَرْمي قصيٌّ وراءه ... عزيزُ الحمى، والناسُ من غالبٍ قَصِيّ

وكان خالد بن سعيد غائباً، فقدم فأتى عليّاً فقال: هلمّ أبايعك، فوالله ما في الناس أحدٌ أولى بمقام محمد منك. واجتمع جماعة إلى عليّ بن أبي طالب يدعونه إلى البيعة له، فقال لهم: اغدوا على هذا محلّقين الرؤوس. فلم يغدُ عليه إلاّ ثلاثة نفر.

وبلغ أبا بكر وعمر أنّ جماعة من المهاجرين والأنصار قد اجتمعوا مع عليّ بن أبي طالب في منزل فاطمة بنت رسول الله، فأتوا في جماعة حتى هجموا الدار، وخرج عليّ ومعه السيف، فلقيه عمر، فصارعه عمر فصرعه، وكسر سيفه، ودخلوا الدار فخرجت

٥ ٨٥

تاريخ اليعقوبي/ ج ٢/ ص ٢١٠

وَبَلَغَ اَبَابَكرٍ وَ عُمَرَ اَنَّ جَمَاعَةً مِن الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَدِ اجْتَمَعُوْا مَعَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ فِيْ مَنْزِلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ فَاَتَوْا فِيْ جَمَاعَةٍ حَتّٰى هَجَمُوْا الدَّار وَ خَرَجَ عَلِيٌّ و مَعَهُ السَّيْفُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَصَارَعَهُ عُمَرُ فَصَرَعَهُ وَ كَسَرَ سَيْفَهُ وَ دَخَلُوْا الدَّارَ فَخَرَجَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَتْ وَاللهِ لَتَخْرُجُنَّ اَوْلَاَ كْشِفَنَّ شَعْرِی وَلَاَ عِجَّنَّ اِلَى اللهِ فَخَرَجُوْا وَ خَرَجَ مَنْ كَانَ فِي الدَّارِ وَاَقَامَ الْقَوْمُ اَيَّامًا ثُمَّ جَعَلَ الْوَاحِدُ بَعْدَ الْوَاحِدِ يُبَايِعُ وَلَمْ يُبَايِعْ عَلِيٌّ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فاطمة فقالت: والله لتخرجنّ أو لأكشفنّ شعري ولأعجّنّ إلى الله! فخرجوا . . . من كان في الدار وأقام القوم أياماً. ثمّ جعل الواحد بعد الواحد يبايع، ولم يبايع عليّ إلّا بعد ستة أشهر وقيل أربعين يوماً.

أيام أبي بكر

وكانت بيعة أبي بكر يوم الاثنين[1] لليلتين خلتا من شهر ربيع الأول سنة ١١، في اليوم الذي توفي فيه رسول الله. واسم أبي بكر عبد الله بن عثمان بن عامر، وكان يسمّى عتيقاً لجماله؛ وأمّه سلمى بنت صخر من بني تيم بن مرّة، وكان منزله بالسُّنح خارج المدينة، وكانت امرأته حبيبة بنت خارجة فيه، وكان له أيضاً منزل بالمدينة فيه أسماء بنت عُمَيس. فلمّا ولي كان منزله المدينة، وأتته فاطمة ابنة رسول الله تطلب ميراثها من أبيها، فقال لها: قال رسول الله: «إنّا معشر الأنبياء لا نُورث، ما تركنا صدقة». فقالت: أفي الله أن ترث أباك ولا ارث أبي؟ أما قال رسول الله: «المرءُ يحفظ ولده»؟ فبكى أبو بكر بكاءً شديداً.

وأمر أسامة بن زيد أن ينفذ في جيشه. وسأله أن يترك له عمر يستعين به على أمره. فقال: فما تقول في نفسك؟ فقال: يا ابن أخي! فعل الناس ما ترى فدع لي عمر، وانفذ لوجهك. فخرج أسامة بالناس وشيّعه أبو بكر فقال له: ما أنا بموصيك بشيء، ولا آمرك به، وإنما آمرك ما أمرك به رسول الله، وامض حيث ولّاك رسول الله. فنفذ أسامة، فأقام منذ خرج إلى أن قدم المدينة منصرفاً ستّين يوماً، أو أربعين يوماً، ثمّ دخل المدينة ولواؤه معقود، حتى يدخل المسجد، فصلّى، ثمّ دخل إلى بيته ولواؤه الذي عقده رسول الله معه، وصعد أبو بكر المنبر عند ولايته الأمر، فجلس دون مجلس رسول الله بمرقاة، ثمّ حمد الله وأثنى عليه وقال: إني وُلّيتُ عليكم ولستُ بخيركم، فإن استقمت فاتبعوني، وإن زُغت فقوّموني! لا أقول إني أفضلكم فضلاً، ولكنّي أفضلكم حملاً. وأثنى على الأنصار خيراً وقال: أنا وإياكم، معشر الأنصار، كما قال القائل:

جزى الله عنّا جعفراً حين أُزلقت ... بنا نعلُنا في الواطئين فزلّت

أبوا أن يملّونا ولو أنّ أمّنا ... تُلاقي الذي يلقون منّا لملّت

فاعتزلت الأنصار عن أبي بكر، فغضبت قريش، وأحفظها ذلك، فتكلّم خطباؤها، وقدم عمرو بن العاص فقالت له قريش: قم فتكلّم بكلام تنال فيه من الأنصار! ففعل ذلك.

(١) في البداية والنهاية ج ٦ ص ٣٠٥ «البيعة العامة كانت في بقية يوم الاثنين وصبيحة يوم الثلاثاء».

ترجمہ: جب یہ بات حضرت ابوبکر اور حضرت عمر تک پہنچی، ایک جماعت مہاجرین وانصار میں سے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ان کے گھر میں جمع ہے۔ پس ایک بڑی جماعت آئی، یہاں تک کہ اُنھوں نے دروازے پر اچانک حملہ کر کے دروازے کو گرا دیا اور حضرت علیؑ باہر آئے جب کہ ان کے ساتھ تلوار بھی تھی۔ پس حضرت عمر نے حضرت علیؑ سے ملاقات کی، فوراً حضرت علیؑ سے لڑنے لگ گئے پس مولا علیؑ کو زمین پر گرا دیا (کیونکہ عہدِ رسولؐ کی وجہ سے خاموش تھے) اور مولاؑ کی تلوار کو بھی توڑ دیا، پس جناب زہرا سلام اللہ علیہا فوراً فریاد کرتی ہوئی باہر آئیں اور کہنے لگیں، خدا کی قسم! میرے گھر سے باہر نکل جاؤ یا میں اپنے بال پریشان کردوں گی اور ضرور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بددُعا کردوں گی، پس سارے نکل گئے۔ پھر ایک قوم نے قیام کیا، اس کے بعد اُنھوں نے ایک ایک کر کے بیعت کرلی سوائے حضرت علیؑ کے۔ پھر چھ مہینے کے بعد اور ایک قول کے مطابق چالیس روز بعد آپؑ نے بیعت کرلی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 03

كنز العمّال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الخامس

ضبطه وفسر غريبه الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال

علامہ علاء الدین علی المتقی۔ بن حسام الدین الہندی المتوفی ۹۷۵ھ

ص ٦٥١، ج خامس، بیروت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 03

قال رسول الله {صلى الله عليه و آله}: {حَسْبُكَ مِنْ نِّسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَرْبَعٌ: مَرْيَمُ وَآسِيَةُ وَخَدِيْجَةُ وَفَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عالمین کی برترین خواتین چار ہی ہیں: مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ۔

حوالہ: مستدرک الصحیحین ج 3 باب مناقب فاطمہ ص 171 / سیر اعلام النبلاء ، ج 2 ص 126 / البدایۃ والنہایۃ ج 2 ص 59 / مناقب ال امام علی لابن المغازلی ص 363.

رسول الله ﷺ مَن بعده ثاني اثنين إذ هما في الغار أبو بكر السَّباقُ المبين ، ثم أخذتُ بيده وبادرني رجلٌ من الأنصار فضرب على يده قبل أن أضرب على يده فتتابعَ الناسُ وميل عن سعد بن عبادةَ فقال الناسُ: قُتل سعدٌ قتله الله ثم انصرفنا، وقد جمعَ اللهُ أمرَ المسلمين بأبي بكرٍ فكانت لعمري فلتةٌ كما أعطى اللهُ خيرها مَن وُقي شرَّها ، فمن دعا إلى مثلها فهو الذي لا بيعةَ له ولا لمن بايعه . (ش) .

١٤١٣٨ ـ عن أسلمَ أنه حين بُويع لأبي بكرٍ بعد رسول الله ﷺ كان عليٌّ والزبيرُ يدخلون على فاطمة بنتِ رسول الله ﷺ ويشاورونها ويرجعون في أمرهم ؛ فلما بلغَ ذلك عمر بن الخطاب خرج حتى دخل على فاطمة ، فقال : يابنتَ رسول الله ما من الخلق أحدٌ أحبُّ إليَّ من أبيك ، وما من أحدٍ أحبُّ إلينا بعدَ أبيك منك ، وايمُ الله ما ذاك بمانعي إن اجتمعَ هؤلاء النفرُ عندكِ أن آمرَ بهم أن يُحرق عليهم الباب ، فلما خرج عليهم عمرُ جاؤها قالت : تعلمون أن عمر قد جاءني وقد حلف بالله لئن عُدتم ليحرقنَّ عليكم الباب ، وايم الله ليمضينَّ ما حلفَ عليه : فانصرِفوا راشدين فرُّوا[1] رأيكم ولا ترجعوا إليَّ فانصرفوا عنها ولم يرجعوا اليها حتى

(١) فروا أفرته أفره : فعلت به ما يفر منه ويهرب . يقال : فر يفر فرا فهو فارٌ إذا هرب . النهاية (٣/٤٢٧) ب .

عَنْ اَسْلَمَ اَنَّهُ حِيْنَ بُوْيِعَ لِاَ بِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ كَانَ عَلِيٌّ وَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلُوْنَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ وَ يُشَاوِرُوْنَهَا وَيَرْجِعُوْنَ فِي اَمْرِ هِمِ . فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ عُمَرَ ابْنَ خَطَّابٍ خَرَجَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ فَقَالَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ مَا مِنَ الْخَلْقِ أَحَدٌ أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَبِيْكِ وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبُّ اِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيْكِ مِنْكِ وَ اَيْمُ اللهِ مَا ذَاكَ بِمَا نِعِيَ اِنْ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ أَنْ اٰمُرَ بِهِمْ اَنْ يُحْرَقَ عَلَيْهِمُ الْبَابُ فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ جَاءُوْهَا قَالَتْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِيْ وَ قَدْ حَلَفَ بِاللهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُحْرِقَنَّ عَلَيْكُمُ الْبَابَ وَ اَيْمُ اللهِ لَيُمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بايعوا لأبي بكر . (ش) .

١٤١٣٩ ـ عن عروة أن أبا بكر وعمر لم يشهدوا دفن النبي ﷺ وكانا في الأنصار فدُفن قبل أن يرجعا (ش) .

١٤١٤٠ ـ عن محمد بن سيرين أن رجلاً من بني زريق قال : لما كان ذلك اليومُ خرج أبو بكر وعمر حتى أتو الأنصارَ فقال : يا معشرَ الأنصار إنا لا ننكرُ حقكم ولا ينكر حقكم مؤمنٌ وإنا والله ما أصبنا خيراً إلا شاركتمونا فيه ، ولكن لا ترضى العربُ ولا تُقر إلا على رجل من قريش لأنهم أفصحُ الناس ألسنةً ؛ وأحسن الناس وجوهاً وأوسطُ العرب داراً وأكثر الناس شجة في العرب ، فهلموا إلى عمر فبايعوه ، فقالوا : لا فقال عمرُ : فلِمَ ؟ فقالوا : نخافُ الأثرةَ فقال : أما ما عشتُ فلا بايعوا أبا بكر ، فقال أبو بكر لعمرَ : أنتَ أقوى مني ، فقال عمرُ : أنتَ أفضلُ مني ، فقالاها الثانيةَ ، فلما كانت الثالثةُ قال له عمر : إن قوتي لك مع فضلك ، فبايَعوا أبا بكر ، وأتى الناس عند بيعة أبي بكر أبا عبيدةَ بن الجراح فقال : تأتوني وفيكم ثاني اثنين . (ش) .

١٤١٤١ ـ عن إبراهيم التيمي قال : لما قُبض رسول الله ﷺ أتى عمرُ أبا عبيدة بن الجراح فقال : ابسط يدك فلأبايعك فانك أمينُ هذه الأمة على لسان رسول الله ﷺ فقال أبو عبيدة [لعمر] : ما رأيتُ

ترجمہ: اسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس وقت حضرت ابوبکر کی بیعت کی جارہی تھی، اس دوران حضرت علیؑ اور زبیر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسول اللہؐ کے گھر میں داخل ہوئے اور خلافت کے بارے میں مشورہ اور رفت و آمد کرنے لگے۔ پس جب یہ بات حضرت عمر ابن خطاب تک پہنچی، وہ نکلے، یہاں کہ جناب سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر پر آئے اور کہا: اے بنتِ رسول اللہؐ! مجھے مخلوق میں آپ کے بابا سے بڑھ کر کوئی بھی محبوب نہیں ہے اور نہ ہی مجھے آپ کے بابا کے بعد آپ سے بڑھ کر کوئی عزیز ہے۔ خدا کی قسم! یہ بات مجھے گھر کا دروازہ جلانے کا حکم دینے سے مانع نہیں ہے، اگر یہ لوگ آپ کے پاس اسی طرح جمع ہوئے، پس حضرت عمر کے جانے بعد یہ افرادِ بیؑ کے پاس آئے، تو جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے ان سے کہا، تم جانتے ہو کہ عمر آیا تھا، اُس نے اللہ کی قسم اُٹھائی ہے کہ اگر تم پلٹ کر آئے تو وہ یقیناً دروازے کو تم پر جلا دے گا اور خدا کی قسم! اُس نے جس کام کے کرنے کی قسم اٹھائی، اُسے ضرور کر ڈالے گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 04

مُصَنَّف ابْنِ أَبِي شَيْبَة

فِي الأَحَادِيث وَالآثَار

لِلحَافِظ عَبدالله بن مُحَمَّد بن أَبِي شَيبَة ابراهيم بن عُثمان
ابن أبي بكر بن أبي شَيبَة الكُوفي العَبسي المُتوفى سَنَة ٢٣٥هـ

طبعة مستكملة النص ومنقحة ومشكولة ومرقمة الأحاديث ومفهرسة

الجُزء الثامِن

كتاب: التاريخ، الجنة، النار، رحمة الله، الزهد، الأوائل، الرد على أبي حنيفة، للمغازي، الفتن، الجمل، صفين والخوارج

ضَبَطَهُ وَعَلَّقَ عَلَيه
الأُستاذ سَعيد اللحام

الإشراف الفني والمراجعة والتصحيح: مكتب الدراسات والبحوث في دار الفكر

مكتبه امداديه ملتان باكستان

مصنف ابن ابی شیبۃ فی الاحادیث و الآثار

للحافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان ابن ابی بکر بن ابی شیبہ الکوفی العبسی المتوفی سنۃ ۲۳۵ھ۔

ج۸، ص ۵۷۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

من الأنصار فضرب على يده قبل أن أضرب على يده، ثم ضربت على يده وتتابع الناس، وميل على سعد بن عبادة فقال الناس: قتل سعد، فقلت: اقتلوه قتله الله، ثم انصرفنا وقد جمع الله أمر المسلمين بأبي بكر فكانت لعمر الله كما قتلتم، أعطى الله خيرها ووقى شرها، فمن دعا إلى مثلها فهو للذي لا بيعة له ولا لمن بايعه.

(٣) حدثنا حسين بن علي عن زائدة عن عاصم عن زر عن عبد الله قال: لما قبض رسول الله ﷺ قالت الأنصار: منا أمير ومنكم أمير، قال: فأتاهم عمر فقال: يا معاشر الأنصار! ألستم تعلمون أن رسول الله ﷺ أمر أبا بكر أن يصلي بالناس؟ قالوا: بلى، قال: فأيكم تطيب نفسه أن يتقدم أبا بكر، فقالوا: نعوذ بالله أن نتقدم أبا بكر.

(٤) حدثنا محمد بن بشر نا عبيد الله بن عمر حدثنا زيد بن أسلم عن أبيه أسلم أنه حين بويع لأبي بكر بعد رسول الله ﷺ كان علي والزبير يدخلان على فاطمة بنت رسول الله ﷺ فيشاورونها ويرتجعون في أمرهم، فلما بلغ ذلك عمر بن الخطاب خرج حتى دخل على فاطمة فقال: يا بنت رسول الله ﷺ! والله ما من أحد أحب إلينا من أبيك، وما من أحد أحب إلينا بعد أبيك منك، وايم الله ما ذاك بمانعي إن اجتمع هؤلاء النفر عندك؛ إن أمرتهم أن يحرق عليهم البيت، قال: فلما خرج عمر جاءوها فقالت: تعلمون أن عمر قد جاءني وقد حلف بالله لئن عدتم ليحرقن عليكم البيت وايم الله ليمضين لما حلف عليه، فانصرفوا راشدين، فرّوا رأيكم ولا ترجعوا إلي، فانصرفوا عنها فلم يرجعوا إليها حتى بايعوا لأبي بكر.

(٥) حدثنا ابن نمير عن هشام بن عروة عن أبيه أن أبا بكر وعمر لم يشهدا دفن النبي ﷺ، كانا في الأنصار فدفن قبل أن يرجعا.

(٦) حدثنا ابن إدريس عن ابن عجلان عن زيد بن أسلم عن أبيه قال: دخل عمر على أبي بكر وهو آخذ بلسانه ينضنضه، فقال له عمر: الله الله يا خليفة رسول الله! وهو يقول: هاه إن هذا أوردني الموارد.

(٧) حدثنا وكيع عن نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة قال: قال رجل لأبي بكر: يا خليفة الله، قال: لست بخليفة الله، ولكني خليفة رسول الله، أنا راض بذلك.

(٨) حدثنا وكيع عن سفيان عن عبد الملك بن عمير عن مولى لربعي بن حراش عن ربعي عن حذيفة قال: كنا جلوساً عند النبي ﷺ فقال: «إني لا أدري ما قدرُ بقائي

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {يَا عَلِيُّ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ زَوَّجَكَ فَاطِمَةَ}.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ نے فاطمہ تمہاری زوجیت میں دی ہے۔

حوالہ: مناقب الإمام علی من الریاض النضرۃ: ص 141.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عَنْ اَسْلَمَ أنّه حِيْنَ بُوْيِعَ لِاَ بِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُوْلِ الله كَانَ عليٌ و الزبيرُ يَدْخُلُوْنَ عَلىٰ فاطمة بِنْتِ رَسُوْلِ الله وَ يُشَاوِرُوْنَهَا وَيَرْجِعُوْنَ فِي اَمْرِ هِمِ. فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ عُمَرَ ابْنَ خَطَّابٍ خَرَجَ حَتّٰى دَخَلَ عَلىٰ فَاطِمَةَ فَقَالَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ مَا مِنَ الْخَلْقِ أَحَدٌ أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَبِيْكِ وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبُّ اِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيْكِ مِنْكِ وَ اَيْمُ الله مَا ذَاكَ بِمَا نِعِيْ اِنْ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ أَنْ آمُرَبِهِمْ اَنْ يُحَرَقَ عَلَيْهِمُ الْبَابُ فَلَمَّا خَرَجَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ جَاءُوْهَا قَالَتْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِي وَ قَدْ حَلَفَ بِاللهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُحْرِقَنَّ عَلَيْكُمُ الْبَابَ وَاَيْمُ اللهِ لَيُمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ.

ترجمہ: اسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس وقت حضرت ابوبکر کی بیعت کی جارہی تھی، اس دوران حضرت علیؑ اور زبیر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسول اللہؐ کے گھر میں داخل ہوئے اور خلافت کے بارے میں مشورہ اور رفت وآمد کرنے لگے۔ پس جب یہ بات حضرت عمر ابن خطاب تک پہنچی، وہ نکلے، یہاں کہ جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر پر آئے اور کہا: اے بنتِ رسول اللہؐ! مجھے مخلوق میں آپ کے بابا سے بڑھ کر کوئی بھی محبوب نہیں ہے اور نہ ہی مجھے آپ کے بابا کے بعد آپ سے بڑھ کر کوئی عزیز ہے۔ خدا کی قسم! یہ بات مجھے گھر کا دروازہ جلانے کا حکم دینے سے سے مانع نہیں ہے، اگر یہ لوگ آپ کے پاس اسی طرح جمع ہوئے، پس حضرت عمر کے جانے بعد یہ افراد بی بیؑ کے پاس آئے، تو جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے ان سے کہا، تم جانتے ہو کہ عمر آیا تھا، اُس نے اللہ کی قسم اُٹھائی ہے کہ اگر تم پلٹ کر آئے تو وہ یقیناً دروازے کو تم پر جلا دے گا اور خدا کی قسم! اُس نے جس کام کے کرنے کی قسم اٹھائی، اُسے ضرور کر ڈالے گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

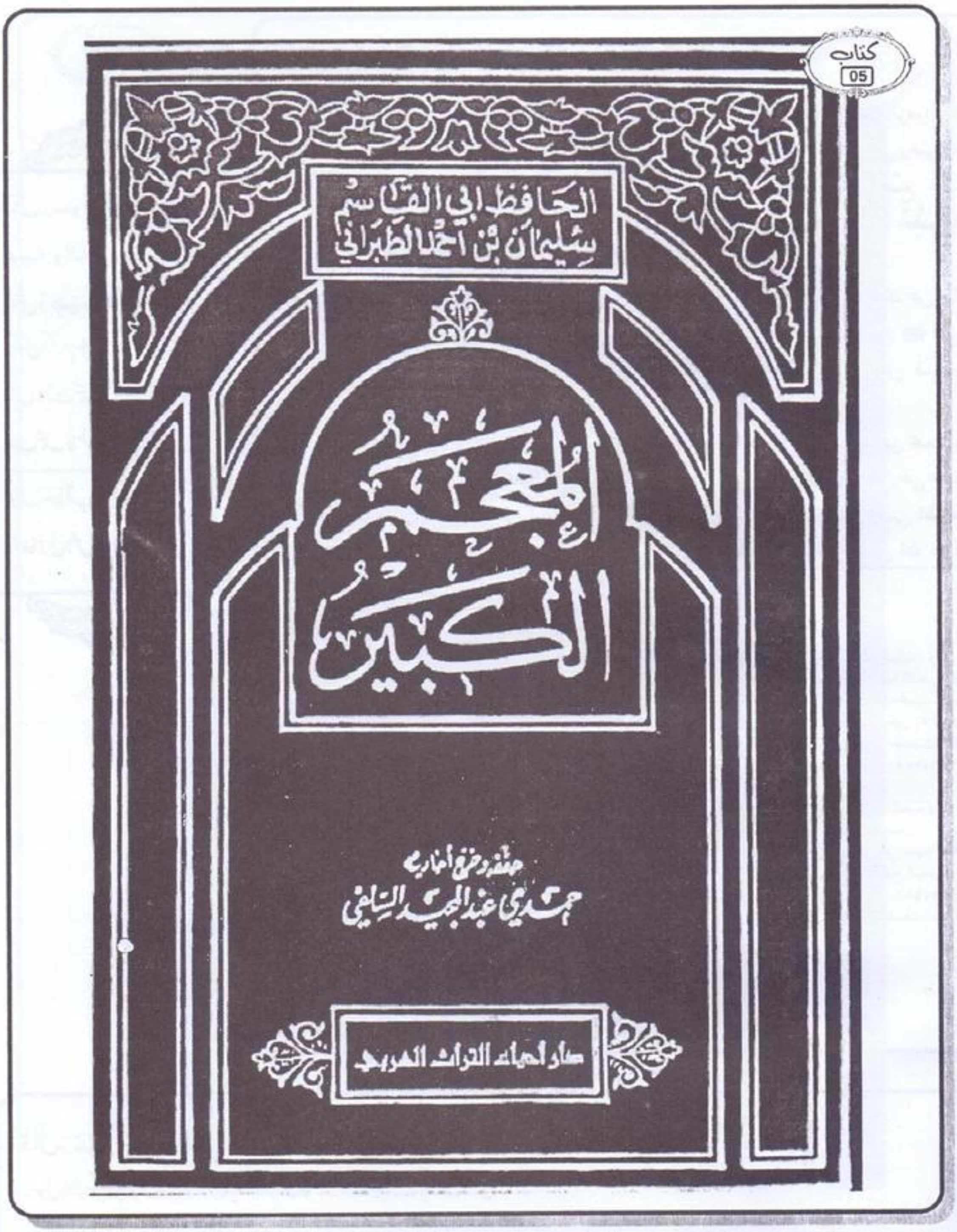

المعجم الکبیر

الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی۔

ج۱، ص۱۰۸، بیروت لبنان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 05

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {مَا رَضِيتُ حَتّٰى رَضِيَت فَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اُس وقت تک راضی نہیں ہوں، جب تک فاطمہ راضی نہ ہو۔

حوالہ: مناقب ال إمام علی لابن المغازلی: ص 342.

هذه».

١٨٠- حدثنا أبو مسلم الكشي ثنا عبدالحميد بن بحر الزهراني ثنا خالد بن عبدالله عن بيان عن الشعبي عن أبي جحيفة عن علي رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: «إذا كانَ يَوْمَ الْقِيامَةِ قيلَ يا أَهْلَ الْجَمْعِ غُضُّوا أَبْصارَكُمْ حَتّى تَمُرَّ فاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ﷺ فَتَمُرُّ وَعَلَيْها رِيطَتانِ خَضْراوانِ رضي الله عنها».

١٨١- حدثنا حفص بن عمر الرقي ثنا أبوحذيفة ثنا سفيان عن جابر عن أبي الطفيل عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال: «لَعَنَ الله سُهَيْلاً» ثلاث مرار «فَإِنَّهُ كانَ يُعَشِّرُ النّاسَ في الأَرْضِ فَمَسَخَهُ الله شِهاباً».

١٨٢- حدثنا محمد بن عبدالله الحضرمي حدثنا عبدالله بن محمد بن سالم القزاز حدثنا حسين بن زيد بن علي عن علي بن عمر بن علي عن جعفر بن محمد عن أبيه عن علي بن الحسين عن الحسين بن علي رضي الله عنه عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمة رضي الله عنها: «إِنَّ الله يَغْضَبُ لِغَضَبِكِ وَيَرْضى لِرِضاكِ».

١٨٠- أورده ابن الجوزي في الموضوعات (١/ ٤٢٣) من طريق العباس بن الوليد. وقد رواه بذلك الطريق تمام والحاكم (٣/ ١٥٣) وصححه على شرط الشيخين فتعقبه الذهبي بقوله موضوع العباس كذبه الدار قطني. ورواه الحاكم (٣/ ١٦١) من طريق عبدالحميد بن بحر هذا قال في المجمع (٩/ ٢١٢) ضعيف وقال ابن حبان في كتاب المجروحين (٢/ ١٤٢) يروي عن مالك وشريك والكوفيين مما ليس من حديثهم كان يسرق الحديث لا يحل الاحتجاج به. وكذا قال ابن عدي. فالحديث موضوع. ورواه ابن السني (٦٥٥و٦٥٦). وسيأتي (١٠٢٨ من الجزء ٢٢).

١٨١- قال في المجمع (٣/ ٨٩) وفيه جابر الجعفي وفيه كلام كثير وقد وثقه شعبة وسفيان الثوري. وكذبه بعضهم وقال النسائي متروك وقال الحافظ في التقريب ضعيف.

١٨٢- في هامش الأصل: هذا حديث صحيح الاسناد وروي من طرق عن علي عليه السلام رواه الحارث عن علي وروي مرسلا وهذا الحديث احسن شيء رأيته واصح اسناد قرأته. انتهى. وفي المجمع (٩/ ٢٠٣) واسناده حسن. وقال الذهبي في الميزان (٢/ ٤٩٢) في ترجمة محمد بن عبدالله انه اتي بها لا يعرف ثم ذكر هذا الحديث من طريق المصنف. وسيأتي (١٠٠١) من الجزء (٢٢).

-١٠٨-

قَالَ رَسُولُ اللهِ لِفَاطِمَةَ: إِنَّ اللهَ يَغْضِبُ لِغَضَبِكِ وَيَرْضَىٰ لِرِضَاكِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں۔

بے شک اللہ غضب ناک ہوتا ہے اے فاطمہؑ! آپ کے غضب ناک ہونے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے آپ کی رضا سے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

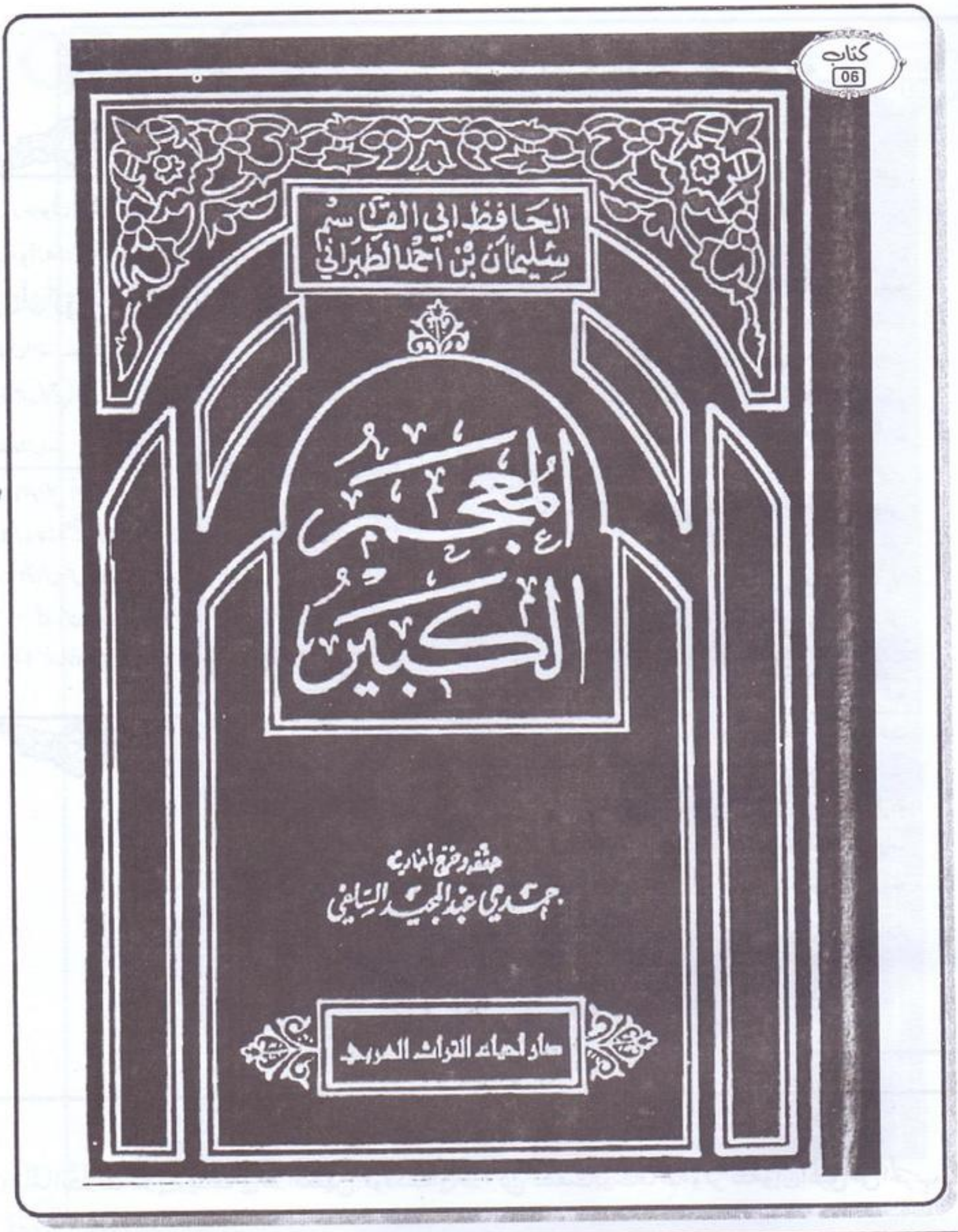

المعجم الكبير

الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی۔

ج۱،ص ۶۲، بیروت لبنان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قال رسول الله {صلی الله علیه وآله}: {یَا عَلِیُّ اِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَكَ فاطِمَةَ}.
اے علی اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ فاطمہ کو تمہاری زوجیت میں دے دوں۔

حوالہ: الصواعق المحرقة باب 11 ص 142 / ذخائر العقبی ص 30 و 31 / تذکرۃ الخواص ص 276 / مناقب ال إمام علی من الریاض النضرۃ ص 141 / نور الابصار ص 53.

ومما أسند أبو بكر الصديق رضي الله عنه
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

٤٣- حدثنا أبو الزنباع روح بن الفرج المصري ثنا سعيد ابن عفير حدثني علوان بن داود البجلي عن حميد بن عبدالرحمن بن حميد بن عبدالرحمن بن عوف عن صالح بن كيسان عن حميد بن عبدالرحمن بن عوف عن أبيه قال: دخلت على أبي بكر رضي الله عنه أعوده في مرضه الذي توفي فيه فسلمت عليه وسألته كيف أصبحت؟ فاستوى جالسا فقلت: اصبحت بحمد الله بارئاً، فقال: أما إني على ما ترى وجع وجعلتم لي شغلا مع وجعي، جعلت لكم عهداً من بعدي واخترت لكم خيركم في نفسي فكلكم ورم لذلك أنفه رجاء أن يكون الأمر له، ورأيت الدنيا قد أقبلت ولمّا تقبل وهي جائية وستنجدون بيوتكم بسور الحرير ونضائد الديباج، وتألمون ضجائع الصوف الأذري، كأن أحدكم على حسك السعدان، ووالله لأن يقدم أحدكم فيضرب عنقه في غير حد خير له من أن يسبح في غمرة الدنيا، ثم قال: أما إني لا آسي على شيء إلا على ثلاث فعلتهن وددت أني لم أفعلهن، وثلاث لم أفعلهن وددت أني فعلتهن، وثلاث وددت أني سألت رسول الله ﷺ عنهن، فأما الثلاث اللاتي وددت أني لم أفعلهن، فوددت أني لم أكن كشفت بيت فاطمة وتركته وأن أغلق علي الحرب، ووددت أني يوم سقيفة بني ساعدة كنت قذفت الأمر في عنق أحد الرجلين أبي عبيدة أو عمر، فكان أمير المؤمنين وكنت وزيراً، ووددت أني حيث كنت وجهت خالد بن الوليد إلى أهل الردة أقمت بذي القصة فان ظفر المسلمون ظفروا وإلا كنت رداءً أو مدداً. وأما اللاتي وددت أني فعلتها، فوددت أني يوم اتيت بالأشعث أسيراً ضربت

٤٣- في مجمع الزوائد (٥/٢٠٣) وفيه علوان بن داود البجلي وهو ضعيف وهذا الاثر مما انكر عليه. ومن طريقه رواه أبو نعيم في الحلية (١/٣٤).

-٦٢-

حضرت ابوبکر کی وصیت ۔ اقرارِ جرم

۱) فَأَمَّا الثَّلَاثُ اللَّاتِي وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْهُنَّ. فَوَدَدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ كَشَفْتُ بَيْتَ فاطِمَةَ وَتَرَكْتُهُ وَاِنْ أُغْلِقَ عَلَى الْحَرْبِ

(كَشَفْتُ): رسوا کرنا، ظاہر کرنا، کھولنا

(وَاِنْ أغلق على الْحَرْبِ): قرینہ ہے گھر پہ حملہ کرنے کا اور جلانے کا

پس حضرت ابوبکر نے زندگی کے آخری دِنوں میں افسوس کیا کہ تین کام میں انجام نہ دیتا کہاے کاش میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کی تفتیش نہ کراتا (گھر کی بے حرمتی نہ کرتا، گھر کو نہ کھلواتا) اگر چہ وہ گھر جنگ کرنے پر بند ہوتا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 07

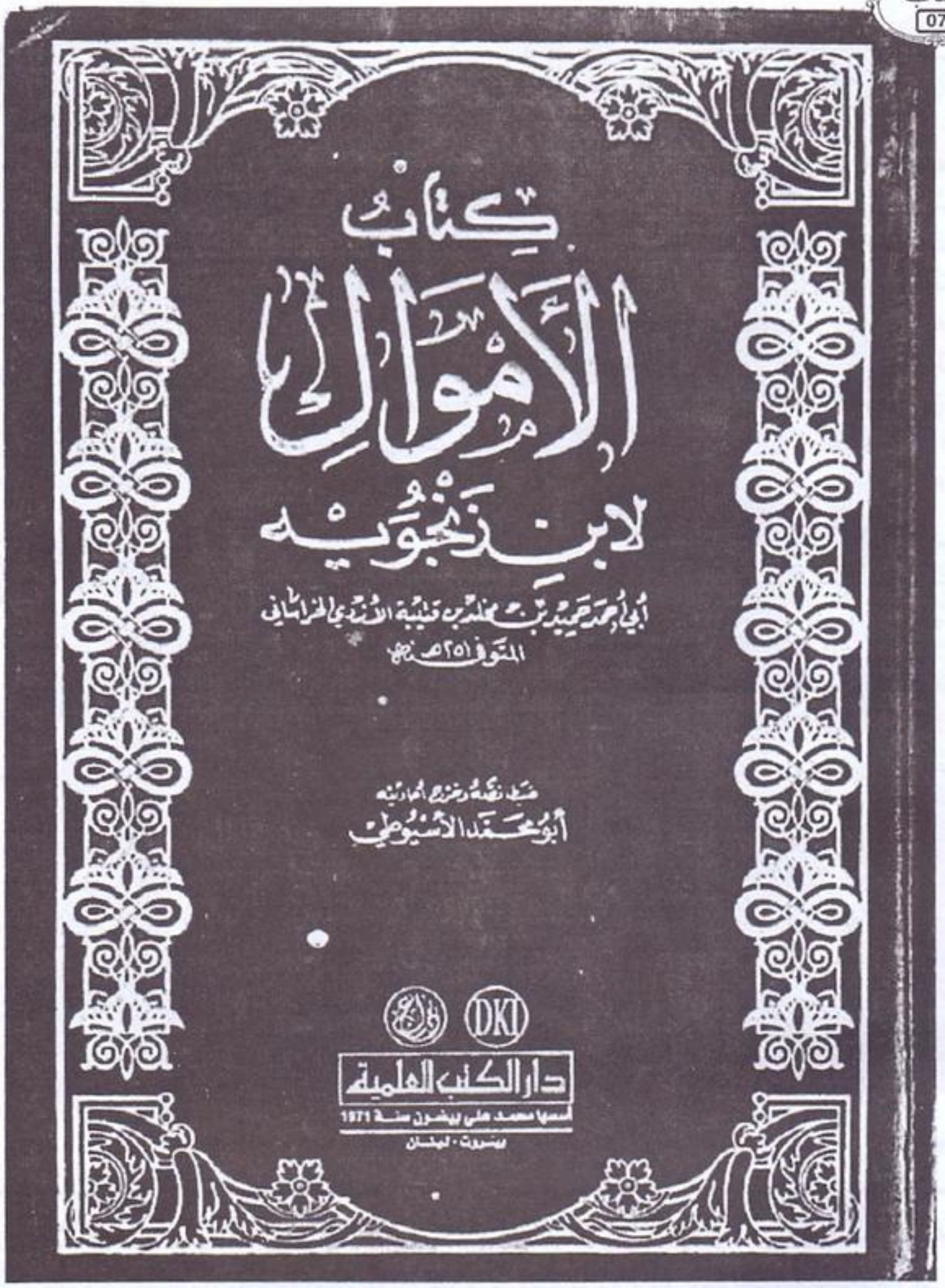

کتاب الاموال لابن زنجویہ

أبی احمد حمید بن مخلد بن قتیبۃ بن عبداللہ الازدی الخراسانی۔

ذھبی نے کہا ہے اس کی ولادت ۱۸۰ھ اور متوفی ۲۵۱ھ جو قدیم ہے اور زیادہ حدیث بیان کرنے والا ہے۔ص ۱۲۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {اِنَّ اللهَ زَوَّجَ عَلِيًّا مِنْ فَاطِمَةَ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے فاطمہ کو علی کی زوجیت میں دیا ہے۔

حوالہ: الصواعق المحرقہ ص 173.

۱۲٦ بَابٌ : الْحُكْمُ فِي رِقَابِ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنَ الأَسَارَى وَالسَّبْيِ

بَكْرٍ ، " أَتَرَاهُ ؟ " قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : نَعَمْ ، قَالَ : " إِنِّي عَلَى ذَلِكَ لَشَدِيدُ الْوَجَعِ ، وَلَمَا لَقِيتُ مِنْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ وَجَعِي ؛ لأَنِّي وَلَّيْتُ أَمْرَكُمْ خَيْرَكُمْ فِي نَفْسِي ، وَكُلُّكُمْ وَرِمَ مِنْ ذَلِكَ أَنْفُهُ ، يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ الأَمْرُ دُونَهُ ، ثُمَّ رَأَيْتُمُ الدُّنْيَا مُقْبِلَةً ، وَلَمَّا تُقْبِلْ وَهِيَ مُقْبِلَةٌ ، حَتَّى تَتَّخِذُوا سُتُورَ الْحَرِيرِ وَنَضَائِدَ الدِّيبَاجِ وَتَأْلَمُونَ الاضْطِجَاعَ عَلَى الصُّوفِ الأَذْرَبِيِّ كَمَا يَأْلَمُ أَحَدُكُمُ الْيَوْمَ أَنْ يَنَامَ عَلَى شَوْكِ السَّعْدَانِ ، وَاللَّهِ لأَنْ يُقَدَّمَ أَحَدُكُمْ ؛ فَتُضْرَبَ عُنُقُهُ فِي غَيْرِ حَدٍّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَخُوضَ غَمْرَةَ الدُّنْيَا ، وَأَنْتُمْ أَوَّلُ ضَالٍّ بِالنَّاسِ غَدًا ، تَصُفُّونَهُمْ عَنِ الطَّرِيقِ يَمِينًا وَشِمَالا ، يَا هَادِيَ الطَّرِيقِ ، إِنَّمَا هُوَ الْفَجْرُ أَوِ الْبَحْرُ " ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، فَقُلْتُ لَهُ : خَفِّضْ عَلَيْكَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّ هَذَا يُهِيضُكَ عَلَى مَا بِكَ ، إِنَّمَا النَّاسُ فِي أَمْرِكَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، إِمَّا رَجُلٌ رَأَى مَا رَأَيْتَ فَهُوَ مَعَكَ ، وَإِمَّا رَجُلٌ خَالَفَكَ ، فَهُوَ يُشِيرُ عَلَيْكَ بِرَأْيِهِ ، وَصَاحِبُكَ كَمَا تُحِبُّ ، وَلا نَعْلَمُكَ أَرَدْتَ إِلا الْخَيْرَ ، وَإِنْ كُنْتَ لَصَالِحًا مُصْلِحًا ، فَسَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ : مَعَ أَنَّكَ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مَا تَأْسَى عَلَى شَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا ، فَقَالَ : " أَجَلْ إِنِّي لا آسَى مِنَ الدُّنْيَا إِلا عَلَى ثَلاثٍ فَعَلْتُهُنَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُنَّ ، وَثَلاثٍ تَرَكْتُهُنَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي فَعَلْتُهُنَّ ، وَثَلاثٍ وَدِدْتُ أَنِّي سَأَلْتُ عَنْهُنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَمَّا اللاتِي وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُنَّ ، فَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ كَشَفْتُ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَنْ شَيْءٍ ، وَإِنْ كَانُوا قَدْ أَغْلَقُوا عَلَى الْحَرْبِ وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ حَرَقْتُ الْفُجَاءَةَ السُّلَمِيَّ ، لَيْتَنِي قَتَلْتُهُ سَرِيحًا ، أَوْ خَلَّيْتُهُ نَجِيحًا ، وَلَمْ أُحْرِقْهُ بِالنَّارِ ، وَوَدِدْتُ أَنِّي يَوْمَ سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ ، كُنْتُ قَذَفْتُ الأَمْرَ فِي عُنُقِ أَحَدِ الرَّجُلَيْنِ ، عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَمِيرًا ، وَكُنْتُ أَنَا وَزِيرًا ، وَأَمَّا اللاتِي تَرَكْتُهُنَّ ، فَوَدِدْتُ أَنِّي يَوْمَ أُتِيتُ بِالأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ أَسِيرًا ، كُنْتُ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ ، فَإِنَّهُ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَلا يَرَى شَرًّا إِلا أَعَانَ عَلَيْهِ وَوَدِدْتُ أَنِّي حِينَ سَيَّرْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أَهْلِ الرِّدَّةِ كُنْتُ أَقَمْتُ بِذِي الْقَصَّةِ ، فَإِنْ ظَفِرَ الْمُسْلِمُونَ ، ظَفِرُوا ، وَإِنْ هُزِمُوا كُنْتُ بِصَدَدِ لِقَاءٍ أَوْ مَدَدٍ ، وَوَدِدْتُ أَنِّي إِذْ وَجَّهْتُ خَالِدًا إِلَى الشَّامِ وَجَّهْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ إِلَى الْعِرَاقِ ، فَكُنْتُ قَدْ بَسَطْتُ يَدَيَّ كِلْتَيْهِمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَأَمَّا اللاتِي وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ سَأَلْتُ عَنْهُنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَدِدْتُ أَنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ هَذَا الأَمْرُ ...

فَقَالَ (ابوبکر) اِنِّيْ لَا آسٰى مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا عَلٰى ثَلَاثٍ فَعَلْتُهُنَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُنَّ، وَثَلَاثٍ تَرَكْتُهُنَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي فَعَلْتُهُنَّ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنِّي سَأَلْتُ عَنْهُنَّ رَسُولَ اللهِ أَمَّا اللَّاتِي وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُنَّ. فَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ كَشَفْتُ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَنْ شيءٍ وَاِنْ كَانُوا قَدْ أَغْلَقُوا عَلَى الْحَرْبِ.

(وَاِنْ كَانُوْ قَدْ أَغْلَقُوْا): قرینہ ہے جلانے کا

حضرت ابوبکر نے موت کے وقت کہا کہ بے شک مجھے افسوس نہیں ہے مگر تین چیزوں پر اور میری آرزو تھی کہ وہ تین کام میں ترک کر دیتا اور تین کام جن کو میں نے ترک کر دیا کاش وہ میں انجام دیتا اور وہ تین کام جو میں نے انجام دیئے ہیں (جن پر افسوس ہے) انجام نہ دیتا، ان کو ترک کرتا، پس میری یہ آرزو تھی کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کی تفتیش نہ کراتا کسی بھی چیز کے بارے میں، اگر چہ وہ لوگ دروازہ جنگ پر بند کر کے رکھتے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 08

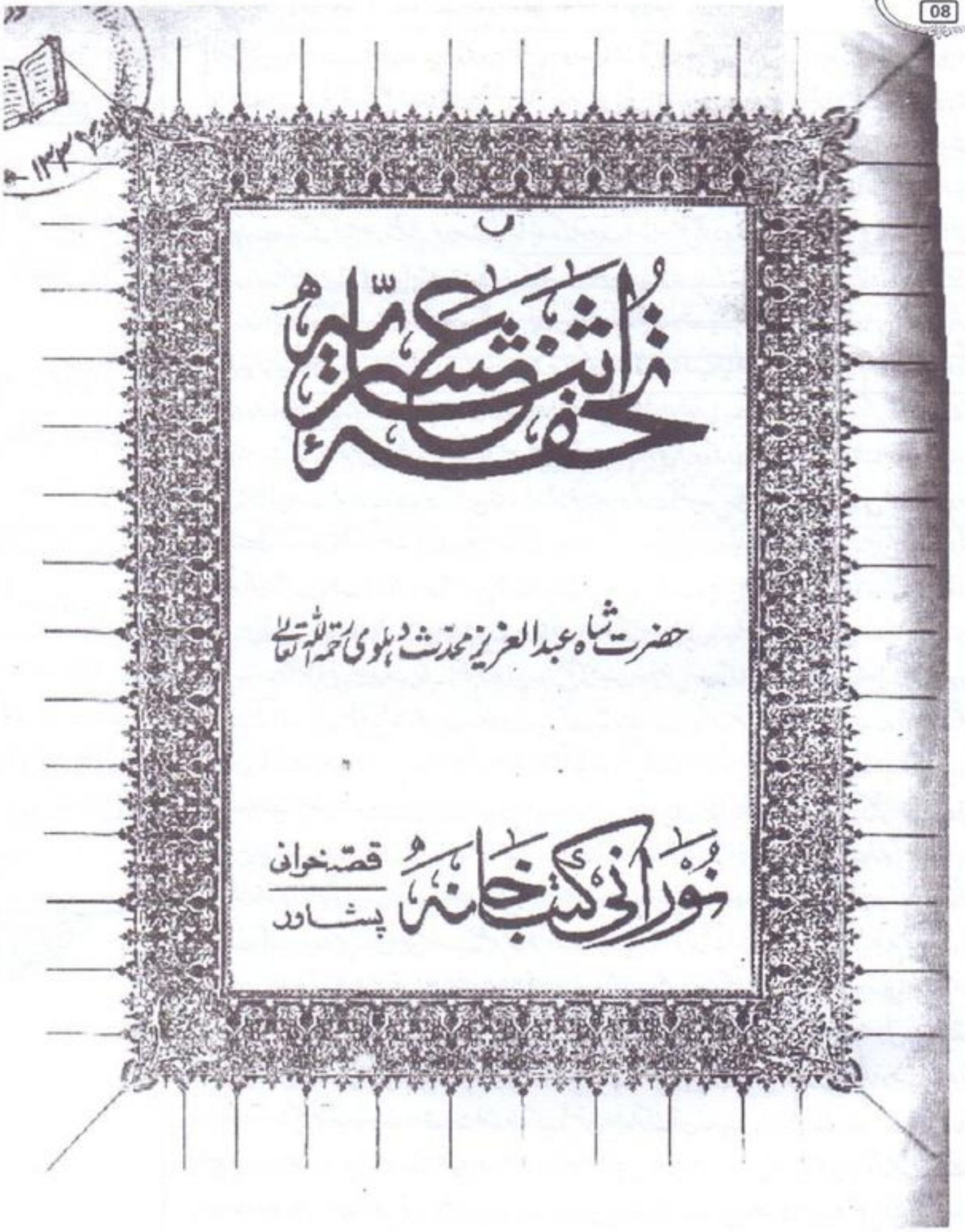
تحفہ اثنا عشریہ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالے

نورانی کتب خانہ قصہ خوانی پشاور

تحفۂ اثنا عشریہ

شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی، ص ۲۹۲۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امیر المؤمنین فرمودہ بود حضرت امیر را مولای ہر مومن و مومنہ ساختہ و آن قصہ مشہور آفاق و زبان زد خلق گشتہ بود اگر باوصف آن تقیید و تاکید و شہرت و تواتر موافق آن عمل نکنند ازین نوشتن خانگی کہ چند کس بیش از آنجا حاضر نبودند چہ می کشود بالجملہ بہیچ صورت در مانعت ازین کتابت حق امت تلف نشدہ و مہمات دینی در پردۂ خفا نماندہ و این خیال باطل بعینہ مثل خیال غیبت امام مہدی است (خدا یجدد) قدم بہ گام بہ گام اے قدم بہ قدم کہ وسواسے بیش نیست و مرض وسواس را علاجی نہ طعن دوم آنکہ عمر رضی اللہ عنہ خانۂ حضرت سیدۃ النساء را سوخت در پہلوے مبارک آن معصومہ بشمشیر خود صدمہ رسانیدہ کہ موجب اسقاط حمل گردید و این قصہ سراسر واہی و بہتان و افترا است ہیچ اصلے ندارد و لہذا اکثر امامیہ قائل این قصہ نیستند و گویند کہ قصد سوختن آن خانۂ مبارک کردہ بود و لکن بعمل نیاورد و قصہ از امور قلبیہ است کہ بران غیر از خدا تعالی دیگرے مطلع نمے تواند شد و اگر مراد ایشان از قصہ تخویف و تہدید زبانی است گفتن اینکہ من خواہم سوخت پس وجہ طعن نیست اگر این تخویف و تہدید کسانے را بود کہ خانۂ حضرت زہرا را ملجا و پناہ ہر صاحب جنایت دانستہ و حکم حرم مکہ معظمہ دادہ در آنجا جمع می شدند و فتنہ و فساد منظور رسید داشتند و بر ہم زدن خلافت خلیفۂ اول بلکہ اشتہار شور ہاے فساد انگیز قصد می کردند و حضرت زہرا ہم از این نشست و برخاست کہ سوء ناخوش بود و لکن بسبب کمال حسن خلق با آنہا بے پردہ نمی فرمود کہ در خانۂ من نیامدہ باشند عمر بن الخطاب چون دید کہ حال برین منوال است آن جماعہ را تہدید نمود کہ من خانہ را بر شما خواہم سوخت و تخصیص سوختن درین تہدید مبنی بر استنباط دقیق است از حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ آنحضرت نیز در حق کسانے کہ در جماعت حاضر نمی شدند و با امام اقتدا نمی کردند ہمین قسم ارشاد فرمودہ بود کہ این جماعہ اگر از ترک جماعت باز نخواہند آمد من خانہا را بر ایشان خواہم سوخت و چون ابو بکر نیز امام منصوب کردۂ پیغمبر بود در زمانۂ آنہا ترک اقتدای آن امام بحق بخاطر خود ہامی اندیشیدند و موافقت جماعت مسلمین درین باب نمی کردند مستحق ہمان تہدید پیغمبر شدند پس این قول عمر مشابہ است بفعل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ چون روز فتح مکہ بحضور او عرض نمودند کہ ابن خطل کہ یکے از شعراے کفار بود و بارہا ہجو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در اشعار خود کردہ خود را پناہ کردہ بنا و بخانۂ خدا یعنے کعبۂ معظمہ بردہ و در پردہ ہاے آن خانہ بجلی اشیائے خود را پنہان ساختہ در باب او چہ حکم است فرمود کہ او را ہمانجا بکشید و پاس نکنید و ہر گاہ این قسم مردودان جناب الٰہی را در خانۂ خدا پناہ نباشد در خانۂ حضرت زہرا چرا پناہ باید داد و حضرت زہرا چرا از سزا دادن اشرار فساد پیشہ مکدر گردد (تخلقوا باخلاق اللہ) ترجمہ خو گیرید بعادتہاے خدا شیوۂ آن پاک طینت بود و معہذا از روے اخبار صحیحہ ثابت است کہ حضرت زہرا نیز آن مردم را ازین اجتماعی منع فرمودہ بود و نیز قول عمر درینجا بسیار کمتر از فعل حضرت امیر است کہ چون بعد از شہادت عثمان رضی اللہ عنہ خلافت بر آنجناب قرار گرفت کسانے را کہ داعیۂ بر ہم زدن این منصب عظیم بخاطر آوردہ از مدینہ بر آمدہ بمکہ شتافتند و در پناہ سایہ حرم محترم رسول یعنی ام المومنین عائشہ صدیقہ در آمدہ دعوی قصاص عثمان رض از قتلہ او نمودہ آمادۂ جنگ و پیکار گشتند بقتل رسانیدہ و اصلا پاس حرم محترم رسول و رعایت ادب او در خود و او زجمیع مومنین بموجب نص قرآن نہ فرمود ہر چند درین بین آسیبے بجناب حرم محترم رسول را اہانتے و ذلے کہ رسید اظہر من الشمس است و فی الواقع ہر چہ حضرت امیر فرمود عین صواب و محض حق بود کہ درین قسم امور عظام کہ موجب فتنہ و فساد عام باشد بر رعایات مصالح جزئیہ مبادرے و مقدمات فتنہ را و آگنہ اختن و تدارک آن نرسیدن باعث کمال بے انتظامی امور دین و دنیا میباشد و چنانچہ خانۂ حضرت زہرا واجب التعظیم والاحترام بود ام المومنین و حرم محترم رسول و زوجۂ محبوبۂ او کہ محبوب آلہی بود نیز واجب التعظیم والاحترام بود بلکہ از عمر نہ محض قول و تخویف بنابر تہدید و ترہیب بوقوع آمدہ نہ فعل و حضرت امیر رض فعل را ہم باقصی الغایۃ رسانید پس درینمقام زبان طعن در حق عمر رض کشادن حالانکہ قول او بمراتب کمتر از فعل حضرت امیر رض است مبنی بر تعصب و عناد است لا غیر و در مقابلۂ اہل سنت فرق بر آوردن کہ خلافت حضرت امیر رض حق بود پس حفظ انتظام او ضرور افتاد و پاس ام المومنین و تعظیم حرم رسول ساقط گشت و خلافت ابو بکر صدیق ناحق بود براے حفظ انتظام آن خلافت فاسدہ و پاس خانۂ حضرت زہرا بنت الرسول نکردن وبال بر مال است کمال نادانی و بے عقلی است زیرا کہ اہل سنت ہر دو خلافت را برابر مے دانند و ہر دو را حق مے انگارند علی الخصوص و تشکیک

کتاب 08

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): {كُلُّ بَنِي أُمٍّ يَنْتَمُونَ إِلَى عُصْبَةٍ، إِلَّا وُلْدَ فَاطِمَةَ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کے بچے اپنے آبائی خاندان کی طرف منسوب ہوتے ہے، لیکن میری بیٹی فاطمہ کے دونوں بچے میری طرف منسوب ہیں۔

حوالہ: الصواعق المحرقۃ ص 156 و 187 / قریب من لفظہ فی مستدرک الصحیحین ج 3 ص 179 / کنز العمال ج 13 ص 101 / إسعاف الراغبین بذیل نور الأبصار ص 144.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اگر مرادِ قولِ حضرت عمر سے تخویف وتہدید زبانی ہے۔ "اگر مراد ایشان از قصد تخویف و تہدید زبانی است و گفتن اینکہ من خواہم سوخت پس وجہتش انست کہ این تخویف وتہدید کسانی را بود کہ خانہ حضرت زہرا را ملجاء و پناہ ہر صاحب خیانت دانستہ و حکم حرم مکہ معظمہ دادہ در انجا جمع می شدند و فتنہ و فساد منظور میداشتند و برہم زدن خلافت خلیفہ اول بکنکاشہا و شورہای فسادانگیز قصد می کردند، وحضرت زہرا سلام علیہا ہم از این نشست و برخاست کدرہ ناخوش بود لکن بسبب کمال حسن خلق یا آنہا بے پردہ نمی فرمود کہ در خانہ من نیامدہ باشند عمر ابن خطاب چون دید کہ حال برین منوال است آنجماعۃ را تہدید نمود کہ من خانہ را بر شما خواہم سوخت و تخصیص سوختن در این تہدید مبنی بر استنباط دقیق است از احادیث پیغمبر۔

اگر قولِ حضرت عمر سے مراد اِن کا خوف دلانا اور دھمکانا زبانی ہے کہ حضرت عمر کا کہنا کہ میں جلادوں گا، پس اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ خوف دلانا اور ڈرانا ان کو تھا جو حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر میں تھے، جو گھر ملجا اور پناہ گاہ تھا ہر صاحب خیانت کا، وہ یہ جانتے تھے کہ یہ گھر مکہ معظمہ کے حرم کا درجہ اور حکم رکھتا ہے، اس وجہ سے وہ جمع ہوتے تھے فتنہ وفساد ان کا منظورِ نظر تھا اور خلیفہ اوّل کی خلافت پر وہ سارے برہم ہوگئے اور فساد و بغاوت کا قصد کیا اور جناب زہرا سلام اللہ علیہا خود ان کی اس نشست و برخاست پر راضی نہیں تھیں لیکن حُسنِ اخلاق کے کمال کے سبب ان کے چہرے سے پردہ نہیں ہٹانا چاہتی تھیں کہ گھر میں آنے سے اُن کو منع کرتیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 09

الإمامة والسياسة

تأليف

الإمام أبي محمد عبد الله بن مسلم

ابن قتيبة الدينوري

المتوفى سنة ٢٧٦هـ

طبعة جديدة مصححة ومنقحة

الجزء الأول

DKI
دار الكتب العلمية
أسسها محمد علي بيضون سنة 1971
بيروت - لبنان

الامامة و السياسة

الامام ابی محمد عبد الله بن مسلم ابن قتیبة الدینوری

التوفی ۲۷۶ ج ص ۱۶-۱۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

والله إنه لفينا، فلا تتبعوا الهوى فتضلوا عن سبيل الله، فتزدادوا من الحق بعداً. فقال بشير بن سعد الأنصاري: لو كان هذا الكلام سمعته الأنصار منك يا عليّ قبل بيعتها لأبي بكر، ما اختلف عليك اثنان. قال: وخرج علي كرّم الله وجهه يحمل فاطمة بنت رسول الله ﷺ على دابة ليلاً في مجالس الأنصار تسألهم النصرة، فكانوا يقولون: يا بنت رسول الله، قد مضت بيعتنا لهذا الرجل ولو أن زوجك وابن عمك سبق إلينا قبل أبي بكر ما عدلنا به، فيقول علي كرّم الله وجهه: أفكنت أدع رسول الله ﷺ في بيته لم أدفنه، وأخرج أنازع الناس سلطانه؟ فقالت فاطمة: ما صنع أبو الحسن إلا ما كان ينبغي له، ولقد صنعوا ما الله حسيبهم وطالبهم.

كيف كانت بيعة علي بن أبي طالب كرّم الله وجهه

قال: وإن أبا بكر رضي الله عنه تفقد قوماً تخلفوا عن بيعته عند علي كرم الله وجهه، فبعث إليهم عُمر، فجاء فناداهم وهم في دار علي، فأبوا أن يخرجوا فدعا بالحطب وقال: والذي نفس عمر بيده. لتخرجن أو لأحرقنها على من فيها، فقيل له: يا أبا حفص. إن فيها فاطمة؟ فقال: وإن، فخرجوا فبايعوا إلا علياً فإنه زعم أنه قال: حلفت أن لا أخرج ولا أضع ثوبي على عاتقي حتى أجمع القرآن، فوقفت فاطمة رضي الله عنها على بابها، فقالت: لا عهد لي بقوم حضروا أسوأ محضر منكم، تركتم رسول الله ﷺ جنازة بين أيدينا، وقطعتم أمركم بينكم، لم تستأمرونا، ولم تردوا لنا حقاً. فأتى عمر أبا بكر، فقال له: ألا تأخذ هذا المتخلف عنك بالبيعة؟ فقال أبو بكر لقنفذ وهو مولى له: اذهب فادع لي علياً، قال: فذهب إلى علي: فقال له: ما حاجتك؟ فقال: يدعوك خليفة رسول الله، فقال علي: لسريع ما كذبتم على رسول الله. فرجع فأبلغ الرسالة، قال: فبكى أبو بكر طويلا. فقال عمر الثانية: لا تمهل هذا المتخلف عنك بالبيعة، فقال أبو بكر رضي الله عنه لقنفذ: عد إليه، فقل له: خليفة رسول الله يدعوك لتبايع، فجاءه قنفذ، فأدى ما أمر به، فرفع علي صوته فقال: سبحان الله؟ لقد ادعى ما ليس له، فرجع قنفذ، فأبلغ الرسالة، فبكى أبو بكر طويلاً ثم قام عُمر، فمشى معه جماعة، حتى أتوا باب فاطمة، فدقوا الباب، فلما سمعت أصواتهم نادت بأعلى صوتها: يا أبت يا رسول الله، ماذا لقينا بعدك من ابن الخطاب وابن أبي قحافة، فلما سمع القوم صوتها وبكاءها، انصرفوا باكين، وكادت قلوبهم تنصدع، وأكبادهم تنفطر، وبقي عُمر ومعه قوم، فأخرجوا علياً، فمضوا به إلى أبي بكر، فقالوا له: بايع، فقال: إن أنا لم أفعل فمه؟ قالوا: إذاً والله الذي لا إله إلا هو نضرب عنقك، فقال: إذاً تقتلون عبد الله وأخا رسوله، قال عُمر: أما عبد الله فنعم، وأما أخو رسوله فلا، وأبو بكر ساكت لا يتكلم، فقال له عُمر: ألا تأمر فيه بأمرك؟ فقال: لا أكرهه على شيء ما كانت فاطمة إلى جنبه، فلحق علي بقبر رسول الله ﷺ

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {كُلُّ بَنِيْ أُنْثٰى عَصَبَتُهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَاخَلَا وُلْدَ فَاطِمَةَ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر عورت کی اولاد اپنے آبائی خاندان کی طرف منسوب ہوتے ہیں، بجز فاطمہ کی اولاد کے۔

حوالہ: کنز العمال ج 13 ص 101 / الصواعق المحرقۃ ص 187 و 188 / إسعاف الراغبين بهامش نور الأبصار ص 144.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

يصيح ويبكي. وينادي: يابن أمّ إنّ القوم استضعفوني وكادوا يقتلونني.

فقال عمر لأبي بكر، رضي الله عنهما: انطلق بنا إلى فاطمة، فإنا قد أغضبناها، فانطلقا جميعاً، فاستأذنا على فاطمة، فلم تأذن لهما، فأتيا علياً فكلماه، فأدخلهما عليها، فلما قعدا عندها، حولت وجهها إلى الحائط، فسلما عليها، فلم ترد عليهما السلام، فتكلم أبو بكر فقال: يا حبيبة رسول الله والله إنّ قرابة رسول الله أحب إليّ من قرابتي، وإنك لأحبّ إليّ من عائشة ابنتي، ولوددت يوم مات أبوك أني متّ، ولا أبقى بعده، أفتراني أعرفك وأعرف فضلك وشرفك، وأمنعك حقك وميراثك من رسول الله إلا أني سمعت أباك رسول الله ﷺ يقول: «لا نورث، ما تركنا فهو صدقة» فقالت: أرأيتكما إن حدثتكما حديثاً عن رسول الله ﷺ تعرفانه وتفعلان به؟ قالا: نعم. فقالت: نشدتكما الله ألم تسمعا رسول الله يقول: «رضا فاطمة من رضاي، وسخط فاطمة من سخطي، فمن أحب فاطمة ابنتي فقد أحبني، ومن أرضى فاطمة فقد أرضاني، ومن أسخط فاطمة فقد أسخطني»؟ قالا: نعم سمعناه من رسول الله ﷺ؛ قالت: فإني أشهد الله وملائكته أنكما أسخطتماني وما أرضيتماني، ولئن لقيت النبي لأشكونكما إليه، فقال أبو بكر: أنا عائذ بالله تعالى منه سخطه وسخطك يا فاطمة؛ ثم انتحب أبو بكر يبكي، حتى كادت نفسه أن تزهق، وهي تقول: والله لأدعونّ الله عليك في كل صلاة أصليها، ثم خرج باكياً فاجتمع إليه الناس، فقال لهم: يبيت كل رجل منكم معانقاً حليلته مسروراً بأهله، وتركتموني وما أنا فيه، لا حاجة لي في بيعتكم، أقيلوني بيعتي.

قالوا: يا خليفة رسول الله، إنّ هذا الأمر لا يستقيم، وأنت أعلمنا بذلك، إنه إنْ كان هذا لم يقم لله دين، فقال: والله لولا ذلك وما أخافه من رخاوة هذه العروة ما بتّ ليلة ولي في عنق مسلم بيعة، بعد ما سمعت ورأيت من فاطمة. قال: فلم يبايع عليّ كرّم الله وجهه حتى ماتت فاطمة رضي الله عنهما، ولم تمكث بعد أبيها إلا خمساً وسبعين ليلة. قال: فلما توفيت أرسل عليّ إلى أبي بكر: أنْ أقبل إلينا، فأقبل أبو بكر حتى دخل على علي وعنده بنو هاشم فحمد الله وأثنى عليه، ثم قال: أما بعد يا أبا بكر: فإنه لم يمنعنا أن نبايعك إنكار لفضيلتك، ولا نفاسة عليك، ولكنا كنا نرى أن لنا في هذا الأمر حقاً، فاستبددت علينا، ثم ذكر علي قرابته من رسول الله ﷺ، فلم يزل يذكر ذلك حتى بكى أبو بكر. فقال أبو بكر رضي الله عنه: لقرابة رسول الله أحب إليّ من قرابتي، وإني والله لا أدع أمراً رأيت رسول الله يصنعهُ إلا صنعتهُ إن شاء الله تعالى. فقال عليّ: موعدك غداً في المسجد الجامع للبيعة إن شاء الله. ثم خرج فأتى المُغيرة بن شعبة[1]، فقال:

(١) المغيرة بن شعبة بن أبي عامر بن مسعود الثقفي، أبو عبد الله أسلم عام الخندق وشهد الحديبية، ولو في صلحها كلام مع عروة بن مسعود. سيرة ابن هشام ١/ ٣١٣.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قَالَ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رضی الله عنه تَفَقَّدَ قَوْمًا تَخَلَّفُوْا عَنْ بَيْعَتِهِ عِنْدَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عُمَرَ فَجَاءَ فَنَادَاهُمْ وَ هُمْ فِي دَارِ عَلِيٍّ. فَأَبَوْا أَنْ يَخْرُجُوْا فَدَعَا بِالْحَطَبِ وَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَتَخْرُجُنَّ أَوْ لَاُحْرِقَنَّهَا عَلَى مَنْ فِيْهَا. فَقِيْلَ لَهُ: يَا أَبَا حَفْص اِنَّ فِيْهَا فَاطِمَةَ؛ فَقَالَ، وَ إِنْ فَخَرَجُوْا فَبَايَعُوْا اِلَّا عليًّا فَإِنَّهُ زَعَمَ اَنَّهُ قَالَ حَلَفْتُ اَنْ لَا اَخْرُجَ وَلَا أَضَعَ ثَوْبِيْ عَلَى عَاتِقِي حَتَّى اَجْمَعَ الْقُرْآنَ فَوَقَفَتْ فَاطِمَةُ عَلَى بَابِهَا فَقَالَتْ لَا عَهْدَلِيْ بِقَوْمٍ حَضَرُوْا أَسْوَأَ مَحْضَرٍ مِّنْكُمْ تَرَكْتُمْ رَسُوْلَ اللهِ صلّی الله علیه و آله و سلّم. جَنَازَةً بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَ قَطَعْتُمْ أَمْرَكُمْ بَيْنَكُمْ لَمْ تَسْتَأْمِرُوْنَا وَلَمْ تَرِدُوا لَنَا حَقًّا فَأَتَى عُمَرُ اَبَابَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَلَا تَأْخُذُ هٰذَا لْمُتَخَلِّفَ عَنْكَ بِالْبَيْعَةِ؛ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِقُنْفُذ وَهُوَ مَوْلَى لَهُ: إِذْهَبْ فَادْعُ لِيْ عَلِيًّا قَالَ: فَذَهَبَ اِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ مَا حَاجَتُكَ؛ فقال: يَدْعُوْكَ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللهِ فَقَالَ عَلِيٌّ لِسَرِيْعٍ مَا كَذَبْتُمْ عَلٰى رسول الله .... ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَمَشَى مَعَهُ جماعةٌ حَتَّى أَتَوْا بَابَ فَاطِمَة فَدَقُّوْا الْبَابَ فَلَمَّا سَمِعَتْ أَصْوَاتَهُمْ نَادَتْ بِأَعْلَى صَوْتِهَا يَا اَبَتِ يَا رَسُوْلَ الله مَاذَا لَقِيْنَا بَعْدَكَ مِنْ اِبْنِ خَطَّاب وَ ابْنِ اَبِي قحافه فَلَمَّا سَمِعَ الْقَوْمُ صَوْتَهَا وَ بُكَاءَهَا اِنْصَرفوا بَاكِيْنَ وَ كَادَتْ قُلُوْبُهُمْ تَنْصَدِعُ وَ اَكْبَادُهُمْ تَنْفَطِرُ وَبَقِيَ عُمَرُ وَ مَعَهُ قومٌ فَأَخْرَجُوْا عَلِيًّا فَمَضَوْا بِهِ إِلى اَبِي بَكْرٍ فَقَالُوْا لَهُ بَايِعْ فَقَالَ إِنْ اَنَا لَمْ أَفْعَلْ فَمَه؛ قَالُوْا اِذًا وَاللهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نَضْرِبُ عُنُقَكَ فَقَالَ اِذًا تَقْتُلُوْنَ عَبْدَاللهِ وَ أَخَا رَسُوْلِهِ قَالَ عُمَرُ اَمَّا عَبْدُاللهِ فَنَعَمْ وَ أَمَّا أَخُوْ رَسُوْلِهِ فَلَا. وَ اَبُوْبَكْرٍ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَا تَأْمُرُ فِيهِ بِأَمْرِكَ؛ فَقَالَ لَا أُكْرِهُهُ عَلَى شَيْءٍ مَا كَانَتْ فَاطِمَةُ اِلَى جَنْبِهِ فَلَحِقَ عَلِيٌّ بِقَبْرِ رَسُوْلِ يَصِيْحُ وَ يَبْكِي وَيُنَادِيْ يَا ابْنَ أُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اِسْتَضْعَفُوْنِي و كَادُوْ يَقْتُلُوْنِي....

تنصدعُ: عداوت　　　تنفطرُ: پھٹنا

فَقَالَ عُمَرُ لِاَبِي بَكْرٍ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَى فَاطِمَة فَإِنَّا قَدْ أَغْضَبْنَا هَا فانطلقا جميعًا فَاسْتَأْذَنَا عَلَى فَاطِمَة فَلَمْ تَأْذَنْ لَهُمَا فَأَتَيَا عَلِيًّا فَكَلَّمَا ٥ فَأَدْخَلَهُمَا عَلَيْهَا فَلَمَّا قَعَدَا عِنْدَهَا حَوَّلَتْ وَجْهَهَا اِلَى الْحَائِطِ فَسَلَّمَا عَلَيْهَا فَلَمْ تَرُدْ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ....

فَقَالَتْ أَرَأيْتُكُمَا اِنْ حَدَّثْتُكُمَا حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ الله يَقُوْلُ رِضَا فَاطِمَةَ مِن رِضَايِ وَ سَخَط فَاطِمَةَ مِنْ سَخَطِي فَمَنْ أَحَبَّ فَاطِمَةَ اِبْنَتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَ مَنْ اَرْضَى فَاطِمَةَ فَقَدْ اَرْضَانِي وَ مَنْ اَسْخَطَ فَاطِمَةَ فَقَدْ أَسْخَطَنِي؛ قَالَا نَعَمْ سَمِعْنَا ٥ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ قَالَتْ فَإِنِّي أُشْهِدُ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ أَنَّكُمَا أَسْخَطْتُمَانِي وَمَا اَرْضَيْتُمَانِي وَلَئِنْ لَقِيْتُ النَّبِيَّ لَأَشْكُوَنَّكُمَا اِلَيْهِ.... وَهِيَ تَقُوْلُ وَ اللهِ لَأَدْعُوَنَّ اللهَ عَلَيْكُمَا فِي كُلِّ صَلَاةٍ أُصَلِّيْهَا.

(عليك۔ بدُعا کے لیے استعمال ہوتا ہے، ٰی کے معنی ''ضرر'' کے ہیں۔)

لك۔ دُعا کے لیے استعمال ہوتا ہے، لام کے معنی ''منفعت'' کے ہے۔)

(اَدْعُ لك اَدْعُ عليك)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت ابوبکر نے حضرت علیؑ کے پاس اپنی بیعت کی مخالفت کرنے والے افراد کی موجودگی کا پتا لگایا، تو حضرت عمر کو اُن کی طرف روانہ کیا۔ وہ افراد حضرت علیؑ کے گھر میں موجود تھے۔ اُس نے اُنھیں پکارا، تو اُنھوں نے باہر نکلنے سے انکار کیا، تو اُس نے لکڑیاں منگوائیں اور کہنے لگا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم لوگ نکلتے ہو یا میں اس گھر کو تم سمیت آگ لگا دوں۔ کسی نے کہا: اے اباحفص! گھر میں تو فاطمہؑ ہیں۔ اُس نے کہا، خواہ فاطمہ ہوں! سوائے حضرت علیؑ کے باقی افراد باہر نکل آئے اور اُنھوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کی۔ حضرت علیؑ نے قسم کھائی تھی کہ جب تک قرآن کی جمع آوری نہ کرلیں، اُس وقت تک گھر سے باہر نہیں نکلیں گے اور اپنے دوش پر عبا نہ رکھیں گے۔ اتنے میں جناب فاطمہؑ دروازے کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: میں نے تم سے برے لوگ نہیں دیکھے، جو اس بری طرح سے اکٹھے ہوئے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازے کو ہمارے سامنے رکھا ہے اور اپنے مابین خلافت کا فیصلہ کر ڈالا۔ ہم سے اس سلسلے میں مشورہ نہیں کیا اور ہمارے حق کو نظر انداز کر ڈالا۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا: تم بیعت کی مخالفت کرنے والے فرد (علیؑ) سے بیعت کا مطالبہ نہیں کرو گے؟ حضرت ابوبکر نے اپنے نوکر قنفذ سے کہا: جاؤ حضرت علیؑ کو میرے پاس بھیجو۔ وہ گیا اور حضرت علیؑ کو حضرت ابوبکر کا پیغام دیا۔ حضرت علیؑ نے اُس سے کہا: تم لوگوں نے کتنی جلدی جھوٹ باندھ لیا۔ وہ پلٹا اور اُس نے حضرت علیؑ کی بات حضرت ابوبکر کو پہنچا دی۔ حضرت ابوبکر نے بہت گریہ کیا۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے پھر سے کہا: حضرت علیؑ کو مہلت نہ دو۔ حضرت ابوبکر نے قنفذ سے کہا: حضرت علیؑ کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو پیغمبرؐ کے خلیفہ نے آپ کو طلب کیا ہے کہ آپ آ کے اُن کی بیعت کریں۔ جب قنفذ نے حضرت ابوبکر کا پیغام حضرت علیؑ کو پہنچایا تو حضرت علیؑ باآوازِ بلند بولے: سبحان اللہ! حضرت ابوبکر ایسی چیز کا دعویٰ کر رہے ہیں جس کے وہ روادار نہیں۔ قنفذ پلٹ گیا اور حضرت علیؑ کی بات حضرت ابوبکر کو پہنچا دی، حضرت ابوبکر پھر رو پڑے۔ اس وقت حضرت عمر ایک گروہ کے ہمراہ جناب فاطمہؑ کے گھر پر آ کر دروازہ پیٹنے لگے۔ جب بی بی سیدہؑ نے اُن کی آوازیں سنیں تو بلند آواز میں پکاریں: اے میرے بابا! یارسول اللہؐ! آپ کے بعد ہمیں خطاب کے بیٹے کے ہاتھوں کیا کچھ نہیں جھیلنا پڑا۔

اُس گروہ نے جب بی بی سیدہؑ کی آہ و فریاد سنی تو یوں روتے ہوئے پلٹنے لگے کہ گویا اُن کے دل پھٹ پڑیں اور ان کے جگر پارہ پارہ ہو جائیں۔ حضرت عمر اور کچھ افراد اپنی جگہوں پر کھڑے رہے اور حضرت علیؑ کو گھر سے باہر لے آئے اور حضرت ابوبکر کے پاس لے گئے اور آپ سے بیعت کرنے کو کہا گیا۔ حضرت علیؑ نے اُن سے کہا: اگر بیعت نہ کروں تو؟؟ وہ بولے: اُس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں، ہم آپ کی گردن مار دیں گے۔ حضرت علیؑ اُن سے بولے: اگر تم لوگ مجھے مار دو تو تم نے بندۂ خدا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی کو قتل کیا۔ حضرت عمر بولے: آپ کا بندۂ خدا ہونے کو تو ہم تسلیم کرتے ہیں، لیکن آپ کے برادرِ رسولؐ ہونے کو ہم قبول نہیں کرتے۔ اس دوران حضرت ابوبکر خاموش تھے، حضرت ر نے اُن سے کہا: کیا حضرت علیؑ سے متعلق اپنے فیصلے کو عملی جامہ نہیں پہناؤ گے؟ حضرت ابوبکر بولے: جب تک فاطمہؑ ان کے پاس ہیں، میں اِنھیں بیعت کے لیے مجبور نہیں کروں گا۔

حضرت علیؑ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی جانب گئے، جب کہ آپ گریہ کرتے ہوئے کہتے تھے: اے میرے ماں جائے، اِس گروہ نے مجھے لاچار کر دیا اور اِس کے افراد میرے قتل کے درپے تھے۔

حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا: ہم فاطمہؑ کے غضب کا باعث بنے، چلو اُن کے پاس چلتے ہیں۔ وہ دونوں جب اُن کے دَر پر پہنچے اور ان کی اجازت چاہی، آپ نے اِنھیں اجازت نہ دی۔ وہ دونوں حضرت علیؑ کے پاس آئے۔ حضرت علیؑ انھیں گھر لے آئے۔ بی بی سیدہؑ نے ان دونوں سے رُخ موڑ لیا اور دیوار کی جانب اپنا رُخ کر دیا۔

فاطمہؑ نے کہا: اگر میں پیغمبرؐ کی حدیث تم دونوں سے بیان کروں، تو تمھاری کیا رائے ہوگی؟ آپؐ فرماتے ہیں: فاطمہ جس سے راضی، اُس سے میں راضی، اُس کا غضب میرا غضب۔ جس کسی نے میری بیٹی فاطمہؑ سے محبت کی، بتحقیق اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اسے راضی کیا اُس نے مجھے راضی کیا، جس کسی نے فاطمہؑ کو ناراض کیا، اُس نے مجھے ناراض کیا۔ وہ دونوں بولے: جی ہاں! ہم نے یہ تمام باتیں رسول اللہؐ کی زبانی سنی ہیں۔ اس پر فاطمہؑ بولیں: میں اللہ اور اُس کے فرشتوں کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ تم دونوں نے مجھے غضب ناک کیا اور مجھے راضی نہ کیا اور جب میں نبیؐ سے ملاقات کروں گی تو اُن سے تم دونوں کی شکایت کروں گی اور بی بیؑ نے کہا: میں ہر نماز میں تم دونوں کو بددعا دوں گی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 10

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء

حکیم الامّت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۱۷۶ھ

مقصدِ اوّل

سہیل اکیڈمی لاہور

۱۳۹۶ھ پاکستان ۱۹۷۶ء

ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء

حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۔ ج ۲ ۔ ص ۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۹

پیش آمد این رجا آ من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم خرّوا علیه حتی کاد بعضهم یوسوس و فی بعض الفاظ الحدیث انهم اشتکوا الحدیث النفس وفی روایة محمد بن جبیر بن مطعم عن عثمان قال تمنیت ان اکون سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ذا ینجینا مما یلقی الشیطان فی انفسنا و علاج این داهیه متحیر شدند و ندانستند که نجات این امر چیست صدیق اکبر وجه نجات ازین داهیه شدیده ارشاد فرمود عن النبی صلی الله علیه وسلم ینجیکم من ذلکم ان تقولوا ما امرت به عمی ان یقوله فلم یقله اخرجه احمد و ابو یعلی بطرق مختلفة والفاظ متقاربة یفسر بعضها بعضا و حاصل این قصه آنست که قوم معتاد بودند بدوام صحبت آنحضرت صلی الله علیه وسلم و حالت اتصال که بیترو روح بکارهای خود مشغول باشند بصحبت آنجناب کسب میفرمودند چون سعادت صحبت از دست رفت آن حالات مفقود شد و در تفرقه افتادند و حدیث نفس برایشان مستولی گشت حضرت صدیق که خلیفه مطلق آنحضرت بود و نائب بر حق او صلی الله علیه وسلم در علم ظاهر و باطن طریقه ذکر تعلیم نمود و اینست منشأ آنچه که بعد جمیع طرق حدیث مفهوم گشت فلا تغفل اول الناس که ذکر را تین اول احیاء طریقه صوفیه است که از دست خلیفه اول رضی الله عنه واقع شد و ظهور یافت بعد از آن حضرت مرتضی رضی الله عنه صلوٰة استغفار از صدیق اکبر اخذ نمود و بآن اعتماد تمام فرمود عن علی قال کنت اذا سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا نفعنی الله به ما شاء منه واذا حدثنی عنه غیری استحلفته فاذا حلف لی صدقته وان ابا بکر حدثنی وصدق ابو بکر انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من عبد یذنب ذنبا فیتوضأ فیحسن الوضوء ثم یصلی رکعتین فیستغفر الله عز وجل الا غفر له اخرجه احمد و ابو یعلی بطرق متعدده پس از آن صعب ترین اشکالات آن بود که حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنها و حضرت عباس رضی الله عنه بظاهر عموم آیت یُوصِیکُمُ اللّٰهُ فِیۤ اَوۡلَادِکُمۡ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ تمسک شده میراث آنحضرت صلی الله علیه وسلم طلب کردند مشکل آنکه اگر میراث دهند مخالف قاعده شرع باشد و اگر ندهند ملال خاطر اهل بیت لازم آید حضرت صدیق در جناب حدیثی روایت کرد که میراث بردن را از پیغامبر صلی الله علیه وسلم و بدون این تحری سلوک صلی الله علیه وسلم برد و مقدمه را فسخ نمود و با حضرت فاطمه رضی الله عنها و سایر اهل بیت الغد ملاطفت فرمود که جبر نقصان آن آزرده گیها شد در همین ایام مشکل دیگر که فوق جمیع مشکلات توان شمرد پیش آمد و آن این بود که زبیر و جمعی از بنی هاشم در خانه حضرت فاطمه رضی الله تعالی عنها جمع شده در باب نقض خلافت مشورت اکابر میزدند حضرت تحقیق آن پیش نموده بر ایشان که بر هم زدند و تدارک طالی که بر خراج حضرت مرتضی عارض شده بود بحسن ملاطفت فرمود هر یکی چیزی را حفظ کرده و چیزی ترک نموده در اینجا چند روایت بنویسیم تا قضیه منقح گردد عن زید بن اسلم عن ابیه انه حین بویع لابی بکر بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم کان علی و الزبیر یدخلان علی فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم فیشاورونها و یرتجعون فی امرهم فلما بلغ ذلک عمر بن الخطاب خرج حتی دخل علی فاطمة فقال یا بنت رسول الله والله ما من الخلق احد احب الینا من ابیک وما من احد احب الینا بعد ابیک منک وایم الله ما ذاک بمانعی ان اجتمع هؤلاء النفر عندک ان آمر بهم ان یحرق علیهم البیت قال فلما خرج عمر جاؤها فقالت تعلمون ان عمر قد جاءنی وقد حلف بالله لئن عدتم لیحرقن علیکم البیت وایم الله لیمضین لما حلف علیه فانصرفوا راشدین فروا رأیکم ولا ترجعوا الی

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی عورتوں کی سردار فاطمہ ہیں۔

حوالہ: الجامع الصغیر ج1 ح203 ص37/ الصواعق المحرقۃ ص 191/ ینابیع المودۃ ج 2 باب 59 ص 479/ کنز العمال ج13 ص93۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ اَنَّهٗ حِيْنَ بُوْيِعَ لِأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَانَ عَلِيٌّ وَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلَانِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَيُشَاوِرُوْنَهَا وَ يَرْتَجِعُوْنَ فِيْ أَمْرِهِمْ فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ فقال يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اللّٰهِ مَامِنَ الْخَلْقِ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ أَبِيْكِ وَمَا مِنْ اَحَدٍ اَحَبُّ اِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيْكِ مِنْكِ و اَيْمُ اللّٰهِ مَاذَاك بِمَانِعِيْ اِنْ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ اَنْ آمُرَهُمْ اَنْ يُحَرَّقَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ جَاءُوْهَا فَقَالَتْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِيْ وَ قَدْ حَلَفَ بِاللّٰهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُحَرِّقَنَّ عَلَيْكُمُ الْبَيْتَ وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَيُمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ.

یہ اسلم سے روایت صحیح ہے علی شرط شیخین ایضاً ۱۷۹

ترجمہ: اسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس وقت حضرت ابوبکر کی بیعت کی جا رہی تھی، اس دوران حضرت علیؑ اور زبیر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسول اللہؐ کے گھر میں داخل ہوئے اور خلافت کے بارے میں مشورہ اور رفت و آمد کرنے لگے۔ پس جب یہ بات حضرت عمر ابن خطاب تک پہنچی، وہ نکلے، یہاں کہ جناب سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر پر آئے اور کہا: اے بنتِ رسول اللہؐ! مجھے مخلوق میں آپ کے بابا سے بڑھ کر کوئی بھی محبوب نہیں ہے اور نہ ہی مجھے آپ کے بابا کے بعد آپ سے بڑھ کر کوئی عزیز ہے۔ خدا کی قسم! یہ بات مجھے گھر کا دروازہ جلانے کا حکم دینے سے مانع نہیں ہے، اگر یہ لوگ آپ کے پاس اسی طرح جمع ہوئے، پس حضرت عمر کے جانے بعد یہ افراد بی بیؑ کے پاس آئے، تو جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے ان سے کہا، تم جانتے ہو کہ عمر آیا تھا، اُس نے اللہ کی قسم اُٹھائی ہے کہ اگر تم پلٹ کر آئے تو وہ یقیناً دروازے کو تم پر جلا دے گا اور خدا کی قسم! اُس نے جس کام کے کرنے کی قسم اٹھائی، اُسے ضرور کر ڈالے گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 11

جمع الجوامع

الجامع الكبير في الحديث والجامع الصغير وزوائده

تأليف

الإمام الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي

المتوفى سنة ٩١١ هـ

تخريج وتعليق وضبط

خالد عبد الفتاح شبل

قسم المسانيد

مقدمة بالعشرة ثم الباقي على حروف المعجم في الأسماء

ثم الكنى كذلك

الجزء الحادي عشر

المحتوي:

مسند أبي بكر الصديق، ومسند عمر بن الخطاب

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

جمع الجوامع

الامام الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، ج ۱۱، ص ۱۶۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الآية. (خ في تاريخه، وعثمان بن سعيد الدّارمي في الرّدّ على الجهميّة، والأصبهاني في الحجة، قال ابن كثير: رجال إسناده ثقات).

٤٢ ـ عن عائشة رضي الله عنها: «أنّ فاطمة بنت رسول الله ﷺ سألت أبا بكر بعد وفاة رسول الله ﷺ أن يقسم لها ميراثها ممّا ترك رسول الله ﷺ ممّا أفاء الله، فقال لها أبو بكر: إن رسول الله ﷺ قال: لا نورث ما تركنا صدقة، فغضبت فاطمة فهجرت أبا بكر، فلم تزل مهاجرةً له حتى توفّيت، وعاشت بعد رسول الله ﷺ ستة أشهر، فكانت فاطمة تسأل أبا بكر نصيبها ممّا ترك رسول الله ﷺ من خيبر وفدك وصدقته بالمدينة فأبى أبو بكر ذلك، وقال: لست تاركاً شيئاً كان رسول الله ﷺ يعمل به إلا عملت به، فإنّي أخشى إن تركت شيئاً من أمره أن أزيغ، فأمّا صدقته بالمدينة فدفعها عمر إلى عليّ والعبّاس فغلب عليّ عليها، وأمّا خيبر وفدك فأمسكهما عمر وقال: هما صدقة رسول الله ﷺ كانتا لحقوقه الّتي تعروه ونوائبه وأمرهما إلى من ولي الأمر، قال: فهما على ذلك إلى اليوم». (حم خ م هق).

٤٣ ـ عن أنس رضي الله عنه أنّ أبا بكر كان رديف النّبيّ ﷺ من مكّة إلى المدينة، وكان أبو بكر يختلف إلى الشّام، فكان يعرف، وكان النّبيّ ﷺ لا يعرف، فكانوا يقولون يا أبا بكر من هذا الغلام بين يديك؟ فيقول: هاد يهديني السّبيل، فلمّا دنوا من المدينة نزلا بحزة، وبعث إلى الأنصار فجاءوا، قال: فشهدته يوم دخل المدينة، فما رأيت يوماً كان أحسن ولا أضوأ من يوم دخل علينا فيه، وشهدته يوم مات فما رأيت يوماً كان أقبح ولا أظلم من يوم مات فيه» .(ش).

٤٤ ـ قال الديلمي في مسند الفردوس: حدثنا والدي وقال: أنا أحبّها منذ سمعت شيخي أبا إسحاق إبراهيم بن أحمد المراغي والمطهر بن محمّد بن جعفر البيع بأصبهان قالا: إنّا نحبّها منذ سمعنا من أبي سعيد إسماعيل بن علي بن الحسين السمان قال: أنا أحبّها منذ سمعت من أحمد بن محمّد بن أحمد بن عبد الله بن حفص الصّوفي قال: أنا أحبّها منذ سمعت من أبي بكر محمّد بن محمود الفارسي الزاهد ببلخ قال: أنا أحبّها منذ سمعت أبا سهيل ميمون بن محمد بن يونس الفقيه قال: أنا أحبّها منذ سمعت من عبد الله بن موسى السلامي قال: أنا أحبّها منذ سمعت من إبراهيم بن محمّد قال: أنا أحبّها منذ سمعت من أحمد بن العباس الحضرمي قال: أنا أحبّها منذ سمعت من

٤٢. (٥) حم (١/ ٤ و٦ و٩ و١٠ و٤٧ و٤٩ و٦٠ و٢٠٨)، خ (٤/ ٩٦)، ن (٧/ ١٣٢)، د (٢٩٦٣ و٢٩٦٨ و٢٩٦٩)، عب (٩٧٧٢)، ت (١٦٠٨ و١٦١٠) وهق (٦/ ٢٩٩ و٣٠٠ و٣٠١ و٣٠٢).

کتاب 11

قال رسول اللہ {صلی اللہ علیہ وآلہ}: {خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ وَآسِيَةُ وَخَدِيْجَةُ وَفَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عالمین کی بہترین خواتین چار ہیں: مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ۔

حوالہ: الجامع الصغیر ج 1 ح 4112 ص 469 / الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ج 4 ص 378 / البدایۃ والنہایۃ ج 2 ص 60 / ذخائر العقبیٰ ص 44.

جناب زہرا سلام اللہ علیہا غضب ناک تھیں حضرت ابوبکر پر۔

عن عائشہ "اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ سَأَلَتْ أَبَابَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ اَنْ يُقَسِّمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ... فَغَضَبَتْ فَاطِمَةُ فَهَجَرَتْ اَبَابَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَةً لَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ فَهَجَرَتْ (اظہار ناراضگی، مسلسل یہ عمل رہا)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسول اللہؐ نے سوال کیا حضرت ابوبکر سے رسول اللہؐ کی وفات کے بعد کہ ان کا میراث ترکہ رسول اللہؐ سے دیا جائے جو اللہ نے مالِ غنیمت میں سے عطا کیا ہے رسولؐ کو، حضرت ابوبکر نے دینے سے انکار کیا۔ پس جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا غضب ناک ہوگئیں، پس حضرت ابوبکر پر ناراض ہوگئیں۔ پس یہ ناراضگی برقرار رہی، پس ناراضگی کی حالت میں دُنیا سے رُخصت ہوگئیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 12

الاستيعاب في معرفة الأصحاب

لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر القرطبي
المتوفى سنة ٤٦٣ هـ

تحقيق وتعليق
الشيخ علي محمد معوض
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود

قدم له وقرظه
الأستاذ الدكتور محمد عبد المنعم البري جامعة الأزهر
الدكتور جمعة طاهر النجار جامعة الأزهر

الجزء الثالث

المحتوى
تتمة حرف العين - حرف الميم

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

الاستيعاب فى معرفة الاصحاب

لابي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر القرطبي، المتوفى سنة ٤٦٣هـ، ص ١٠٠

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب
12

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): (سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ).

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی عورتوں کی سردار فاطمہ ہیں۔

حوالہ: کنز العمال ج13 ص94 / صحیح البخاری، کتاب الفضائل، باب مناقب فاطمہ / البدایۃ والنہایۃ ج2 ص61.

[حدّثنا محمد بن أحمد، حدّثنا محمد بن أيوب](١)، حدّثنا أحمد بن عمرو البزار، حدّثنا أحمد بن يحيى، حدّثنا محمد بن نسير، حدّثنا عبد الله بن عمر، عن زيد بن أسلم، عن أبيه ـ أن علياً والزّبير كانا حين بُويع لأبي بكر يدخلان على فاطمة رضي الله عنهم فيشاورانها ويتراجعان في أمرهم، فبلغ ذلك عمر، فدخل عليها عمر، فقال: يا بنت رسول الله [والله](٢) ما كان من الخلق أحدٌ أحبّ إلينا من أبيك، وما أحد أحبّ إلينا بعده منك، ولقد بلغني أنّ هؤلاء النّفر يدخلون عليك، ولئن بلغني لأفعلنّ ولأفعلنّ. ثم خرج وجاءوها، فقالت لهم: إن عمر قد جاءني وحلف لئن عدتم ليفعلنّ، وايم الله ليفينّ بها، فانظروا(٣) في أمركم، ولا ترجعوا إليّ. فانصرفوا فلم يرجعوا حتى بايعوا لأبي بكر.

وحدّثنا أحمد بن محمد، حدّثنا أحمد بن الفضل، حدّثنا محمد بن جرير، حدّثنا محمد بن سلمة، عن ابن إسحاق، عن عبد الله بن أبي بكر، أنّ خالد بن سعيد(٤) لما قدم من اليمن بعد وفاة رسول الله ﷺ تربّص ببيعته لأبي بكر شهرين، ولقي عليّ بن أبي طالب، وعثمان بن عفان، وقال: يا بَني عبد مناف، لقد طبتم نفساً عن أمركم يليه غيركم، فأما أبو بكر فلم يحفل بها، وأما عمر فاضطغنها عليه، فلما بعث أبو بكر خالد بن سعيد أميراً على ربع من أرباع الشّام، وكان أول من استعمل عليها، فجعل عمر يقول أتؤمّره، وقد قال ما قال، فلم يزل بأبي بكر حتى عزله، وولّى يزيد بن أبي سفيان، وقال ابن أبي عزة القرشيّ الجمحيّ: [الكامل]:

شُكْراً لِمَنْ هُوَ بِالثَّنَاءِ خَلِيقُ	ذَهَبَ اللَّجَاجُ وَبُويِعَ الصِّدِّيقُ
مِنْ بَعْدِ مَا رَكَضَتْ بِسَعْدٍ بَغْلَةٌ	وَرَجَا رَجَاءً دُونَهُ الْعَيُّوقُ
جَاءَتْ بِهِ الأَنْصَارُ عَاصِبَ رَأْسِهِ	فَأَتَاهُمُ الصِّدِّيقُ وَالْفَارُوقُ
وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَالَّذِينَ إِلَيْهِمُ	نَفْسُ الْمُؤَمَّلِ لِلْبَقَاءِ تَتُوقُ
كُنَّا نَقُولُ لَهَا عَلِيٌّ وَالرِّضَا	عُمَرٌ، وَأَوْلاَهُمْ بِتِلْكَ عَتِيقُ
فَدَعَتْ قُرَيْشٌ بِاسْمِهِ فَأَجَابَهَا	إِنَّ الْمُنَوَّهَ بِاسْمِهِ الْمَوْثُوقُ

وحدّثنا خلف بن قاسم، حدّثنا الحسن بن رشيق، حدّثنا أبو بشر الدولابيّ، حدّثنا إبراهيم، حدّثنا الحميديّ، حدّثنا سفيان، قال: حدّثنا الوليد بن كثير، عن ابن صياد، عن سعيد بن المسيّب، قال: لما قُبض رسول الله ﷺ ارتجّت مكّة، فسمع بذلك أبو قحافة،

(١) في أ: حدثنا محمد بن إبراهيم حدثنا محمد بن أحمد حدثنا محمد بن أيوب.
(٢) سقط في ط. (٣) في أ: فانظروا. (٤) في أ: سعد بن حميد.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ۔۔اَنّ علیًا و الزّبیر کَانَا حِیْنَ بُوْیِعَ لِأَبِی بکر یَدْخُلَانِ عَلٰی فَاطِمَۃَ فَیُشَاوِرَانِہَا وَیَتَرَاجَعَانِ فِی اَمْرِھِمْ۔ فَبَلَغَ ذَالِکَ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَیْہَا عُمَرُ فَقَالَ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ اللّٰہِ مَا کَانَ مِنَ الْخَلْقِ اَحَدٌ أَحَبُّ اِلَیْنَا مِنْ أَبِیْکِ وَمَا اَحَدٌ أَحَبُّ اِلَیْنَا بَعْدَہٗ مِنْکِ وَلَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّ ھٰؤُلَاءِ النَّفَرَ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْکِ وَلَئِنْ بَلَغَنِیْ لَأَفْعَلَنَّ وَلَأَفْعَلَنَّ. ثُمَّ خَرَجَ وَجَاءُوْھَا فَقَالَتْ لَھُمْ اِنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِیْ وَحَلَفَ لَئِنْ عُدْتُمْ لَیَفْعَلَنَّ وَ اَیْمُ اللّٰہِ لَیَفِیَنَّ بِہَا فَانْظُرُوْا فِیْ اَمْرِکُمْ وَلَا تَرْجِعُوْا اِلَیَّ فَانْصَرَفُوْا فَلَمْ یَرْجِعُوْا حَتّٰی بَایَعُوْا لِأَبِی بکر۔

لَیُحَرِّقَنَّ. لَیُحْرِقَنَّ کی عبارت کو ہٹانے کے بعد لَیَفْعَلَنَّ. لَیَفْعَلَنَّ لکھ کر خیانتِ علمی کی گئی ہے۔

حضرت ابوبکر کی بیعت کے وقت حضرت علیؑ اور زبیر بی بی فاطمہؑ کے گھر میں داخل ہوئے اور اپنے اُمور کے سلسلے میں اُن سے مشاورت کی۔ اس بات کی خبر حضرت عمر کو ملی تو بی بی فاطمہؑ کے گھر میں داخل ہوئے اور بولے، اللہ کی قسم! آپ کے والد سے زیادہ محبوب ہمیں مخلوق میں سے کوئی فرد نہیں اور اُن کے بعد آپ سے زیادہ کوئی اور محبوب نہیں۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ چند افراد آپ کے گھر آئے ہیں، اگر مجھے ان افراد کے آنے کی خبر ہوئی تو میں کچھ کر بیٹھوں گا۔ پھر حضرت عمر چلے گئے۔ اُن کے بعد وہ افراد آئے تو حضرت فاطمہؑ نے اُن سے کہا، حضرت عمر میرے پاس آئے تھے اور اُنھوں نے قسم کھائی کہ اگر تم لوگ دوبارہ آئے تو وہ کچھ کر بیٹھیں گے۔ اللہ کی قسم! وہ اپنی قسم پوری کریں گے۔ اب تم لوگ سوچ لو! میرے پاس پلٹ کر نہ آنا۔ وہ افراد چلے گئے، دوبارہ پلٹ کر نہیں آئے، یہاں تک کہ اُنھوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کر لی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 13

فرائد السمطين

في فضائل المرتضى و البتول و السبطين و الأئمة من ذريتهم عليهم السلام

تأليف

المحدث الكبير ابراهيم الجويني الخراساني

من اعلام القرن السابع و الثامن الهجري

الجزء الثاني

تحقيق و تعليق

العلامة الشيخ محمد باقر المحمودي

دار الحبيب
للطباعة و النشر و التوزيع و الترجمة

فرائد السمطين

المحدث الكبير ابراهيم الجويني الخراساني، ج ٢، ص ٣٥

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 13

قال رسول الله (صلّى الله عليه وآله): {إِذَا اشْتَقْتُ إِلَى ثِمَارِ الْجَنَّةِ قَبَّلْتُ فَاطِمَةَ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے بہشت کے پھلوں کی خواہش ہوتی، تو میں فاطمہ کا بوسہ لیتا۔

حوالہ: نور الابصار ص 51.

وإمام كل مؤمن وقائد كل تقيّ وهو وصيي وخليفتي على أهلي وأمتي في حياتي وبعد موتي ومحبّه محبّي ومبغضه مبغضي وبولايته صارت أمّتي مرحومة ، وبعداوته صارت المخالفة له ملعونة ؛ وإني بكيت حين أقبل لأني ذكرت غدر الأمّة به بعدي حتى إنّه يزال عن مقعدي وقد جعله الله له بعدي ثم لا يزال الأمر به حتى يضرب على قرنه ضربة تخضّب منها لحيته في أفضل الشهور شهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن .

وأمّا ابنتي فاطمة فإنّها سيّدة نساء العالمين من الأولين والآخرين وهي بضعة مني وهي نور عيني وهي ثمرة فؤادي وهي روحي التي بين جنبيّ وهي الحوراء الأنسيّة متى قامت في محرابها بين يدي ربها جلّ جلاله زهر نورها لملائكة السماء كما يزهر نور الكواكب لأهل الأرض ويقول الله عزّ وجلّ لملائكته يا ملائكتي انظروا إلى أمتي فاطمة سيّدة إمائي قائمة بين يديّ ترعد فرائصها من خيفتي وقد أقبلت بقلبها على عبادتي أشهدكم أني قد أمنت شيعتها من النار. وإني لمّا رأيتها ذكرت ما يصنع [بها] بعدي كأني بها وقد دخل الذلّ بيتها وانتهكت حرمتها وغصب حقها ومنعت إرثها وكسر جنبها وأسقطت جنينها وهي تنادي يا محمداه فلا تجاب وتستغيث فلا تغاث ، فلا تزال بعدي محزونة مكروبة باكية (فتتذكر انقطاع الوحي من بيتها مرّة وتتذكر فراقي أخرى وتستوحش إذا جنّها الليل لفقد صوتي التي كانت تستمع إليه إذا تهجّدت بالقرآن. ثم ترى نفسها ذليلة بعد أن كان في أيام أبيها عزيزة وعند ذلك يؤنسها الله تعالى فيناديها بما نادى به مريم ابنة عمران فيقول : يا فاطمة إن الله اصطفاك وطهّرك واصطفاك على نساء العالمين ، يا فاطمة اقنتي لربّك واسجدي واركعي مع الراكعين ، ثم يبتدئ بها الوجع فتمرض فيبعث الله عزّ وجلّ إليها مريم ابنة عمران تمرّضها وتؤنسها في علّتها فتقول عند ذلك: يا رب إني قد سئمت الحياة وتبرّمت بأهل الدنيا فألحقني بأبي فيلحقها الله عزّ وجلّ بي فتكون أوّل من يلحقني من أهل بيتي ، فتقدم عليّ محزونة مكروبة مغمومة مغصوبة مقتولة ، يقول رسول الله [صلى الله عليه وآله وسلم] عند ذلك : اللّهمّ العن من ظلمها وعاقب من غصبها وذلّل من أذلّها وخلّد في نارك من ضرب جنبها حتى ألقت ولدها فتقول الملائكة عند ذلك آمين .

وأمّا الحسن عليه السلام فإنّه إبني وولدي ومنّي وقرة عيني وضياء قلبي وثمرة فؤادي وهو سيّد شباب أهل الجنّة وحجّة الله على الأمّة أمره أمري وقوله قولي ، من تبعه فإنّه منّي ومن عصاه فانه ليس منّي وإني إذا نظرت إليه تذكرت ما يجري عليه من الذلّ بعدي ولا يزال الأمر به حتى يقتل بالسمّ ظلماً وعدواناً فعند ذلك تبكي الملائكة والسبع الشداد لموته ويبكيه كل شيء حتى الطير في جوّ السماء والحيتان في

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نقشِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَإِنِّي لَمَّا رَأَيْتُهَا ذَكَرْتُ مَا يُصْنَعُ بِهَا بَعْدِي، كَأَنِّي بِهَا وَقَدْ دَخَلَ الذُّلُّ بَيْتَهَا، وَانْتُهِكَتْ حُرْمَتُهَا، وَغُصِبَتْ حَقُّهَا، وَمُنِعَتْ إِرْثُهَا، وَكُسِرَ جَنْبُهَا، وَأُسْقِطَتْ جَنِينُهَا، وَهِيَ تُنَادِي: يَا مُحَمَّدَاه! فَلَا تُجَابُ، وَتَسْتَغِيثُ فَلَا تُغَاثُ، فَلَا تَزَالُ بَعْدِي مَحْزُونَةً، مَكْرُوبَةً، بَاكِيَةً، تَتَذَكَّرُ انْقِطَاعَ الْوَحْيِ عَنْ بَيْتِهَا مَرَّةً، وَتَتَذَكَّرُ فِرَاقِي أُخْرَى، .... فَتَقْدَمُ عَلَيَّ مَحْزُونَةً، مَكْرُوبَةً، مَغْمُومَةً، مَغْصُوبَةً، مَقْتُولَةً، يَقُولُ رَسُولُ الله عِنْدَ ذَلِكَ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ مَنْ ظَلَمَهَا، وَعَاقِبْ مَنْ غَصَبَهَا، وَذَلِّلْ مَنْ أَذَلَّهَا، وَخَلِّدْ فِي نَارِكَ مَنْ ضَرَبَ جَنْبَهَا حَتّٰى أَلْقَتْ وَلَدَهَا، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ: آمين.

جب میں اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھتا ہوں مجھے ان پر ہونے والے مظالم یاد آتے ہیں جو میرے بعد ان پر ہوں گے۔ گویا میں اپنی بچی کے ساتھ ہوں اس مصیبت میں اور ذلیل لوگ ان کے گھر میں داخل ہوں گے اور میری بچی کی حرمت و احترام کو پارہ پارہ کیا جائے گا اور ان کا حق غصب کیا جائے گا، انھیں میراث نہیں دی جائے گی اور ان کے پہلو کو شکستہ کیا جائے گا اور ان کے بچے کو ساقط کیا جائے گا اور یہ فریاد کرے گی، یا محمد، پس کوئی جواب نہ دے گا، کوئی مدد نہیں کرے گا اور میرے بعد ان کا حزن و غم برقرار رہے گا اور کرب و مصیبت اور گریہ میں رہے گی اور اپنے گھر سے وحی کے منقطع ہونے کو یاد کرے گی ایک دفعہ اور دوسری دفعہ میری جدائی کو یاد کرے گی۔

پس وہ میرے پاس آئے گی حزن و رنجیدہ ہوکر، کرب و مصیبت میں مبتلا ہوکر غمگین حالت میں، وراثت سے ترک شدہ اور مقتولہ کیفیت میں آئے گی۔ اُس وقت اللہ کے رسول فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ لعنت بھیج اس پر جس نے فاطمہ سلام اللہ علیہا پر ظلم کیا اور سخت سزا دے جس نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حق غصب کیا اور اس کو ذلیل کر جس نے احترام فاطمہ سلام اللہ علیہا کو پارہ پارہ کیا اور ہمیشہ اسے جہنم میں رکھ جس نے زہرا کے پہلو پر ضربت ماری یہاں تک کہ ان کا بچہ ساقط ہوگیا۔ پس اس وقت ملائکہ نے آمین کہا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 14

اِزالۃ الخفاء

عن خلافۃ الخلفاء

مترجم

تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

مترجمہ

حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب

جلد چہارم

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء

مترجم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی، ج ۴، ص ۱۳۱، ۱۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب
14

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): {كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ وَآسِيَةُ وَخَدِيجَةُ وَفَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں بہت سے افراد کمال کو پہنچے، لیکن عورتوں میں فقط چار عورتیں کمال کو پہنچی ہیں: مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ۔

حوالہ: نورالابصار ص 51

قرابتک وما آتاک اللہ من العلم والفقہ فاتق اللہ وإن ولیت ہذا الأمر فلا تحملن بنی ... علی رقاب الناس وقال لعثمان یا عثمان ... إن ہؤلاء القوم لعلہم یعرفون لک صہرک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسنک وشرفک فإن أنت ولیت ہذا الأمر فاتق اللہ ولا ترفع بنی فلان علی رقاب الناس ... ادعوا لی صہیبا فقال صل بالناس ثلاثا ... وینتجی ہؤلاء الرہط فلیخلوا فإن أجمعوا علی رجل فاضربوا رأس من خالفہم. احمد بن حنبل ... الزہری عن ربیعۃ بن دراج أن علی بن أبی طالب سبح بعد العصر رکعتین فی طریق مکۃ فرآہ عمر فتغیظ علیہ ثم قال أما واللہ لقد علمت أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہما. أبو بکر عن أسلم بإسناد صحیح علی شرط الشیخین أنہ حین بویع لأبی بکر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان علی والزبیر یدخلان علی فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیشاورونہا ویرتجعون فی أمرہم فلما بلغ ذلک عمر بن الخطاب خرج حتی دخل علی فاطمۃ فقال یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما من الخلق أحد أحب إلینا من أبیک وما من أحد أحب إلینا بعد أبیک

بوقت وفات فرمایا کہ میرے پاس بلا کر لاؤ علی کو اور طلحہ اور زبیر کو اور عثمان کو اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد کو۔ کہا کہ پھر ان میں سے کسی نے گفتگو نہ کی پھر علی اور عثمان کے، تو عمرؓ نے کہا کہ اے علی غالباً یہ سب لوگ پہچانتے ہیں آپ کی قرابت کو اور اس علم اور دین کی سمجھ کو جو اللہ نے آپ کو دی ہے تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور اگر تم اس امر خلافت کے ذمہ دار بنا دیئے جاؤ تو بنی فلاں کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کر دینا۔ اور عثمانؓ سے فرمایا کہ اے عثمان اُمید ہے کہ یہ لوگ تم کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری دامادی کے تعلق کو اور تمہاری عمر کو اور تمہارے شرف کو پہچانیں گے تو اگر تم اس امر کے (یعنی خلافت کے) ذمہ دار بنا دیئے گئے تو اللہ سے ڈرنا اور بنی فلاں کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کر دینا۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس صہیب کو بلا کر لاؤ (جب وہ آگئے) تو فرمایا کہ تین دن تم لوگوں کو نماز پڑھانا اور چاہئے کہ یہ جماعت اکٹھی ہو کر تخلیہ میں فیصلہ پر غور کریں پھر اگر کسی ایک شخص پر متفق ہو جائیں تو جو ان کی مخالفت کرے اس کی گردن مار دینا۔ احمد بن حنبل، زہری سے وہ ربیعہ بن دراج سے کہ علی بن ابی طالب نے بعد عصر دو رکعت نوافل مکہ کے راستہ میں پڑھیں، اس کو عمرؓ نے دیکھا تو وہ علیؓ پر ناراض ہوئے پھر فرمایا خبردار واللہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا ہے۔ ابو بکر، اسلم سے روایت کرتے ہیں باسناد صحیح شیخین کی شرط پر کہ یہ واقعہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر سے بیعت کر لی گئی اور علی اور زبیر فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جا کر اُن سے مشورہ کیا کرتے تھے اور اپنے امر (بیعت) کے بارے میں تبادلۂ آراء کرتے۔ جب اس اجتماع کی اطلاع عمر بن الخطاب کو پہنچی تو وہ نکل کر فاطمہؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی خدا کی قسم مخلوق میں سے کوئی ہم کو تمہارے باپ سے زیادہ پیارا نہیں تھا اور تمہارے باپ کے بعد اب ہمیں

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حِينَ بُويِعَ لِأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ كَانَ عَلِيٌّ وَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلَانِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ فَيُشَاوِرُونَهَا وَ يَرْتَجِعُونَ فِي أَمْرِهِمْ فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ فَقَالَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ وَ اللهِ مَا مِنَ الْخَلْقِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَبِيكِ وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيكِ مِنْكِ وَ أَيْمُ اللهِ مَاذَاكِ بِمَانِعِي إِنِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ عِنْدَكِ أَنْ آمُرَهُمْ أَنْ يُحَرَّقَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتُ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ جَاءُوهَا فَقَالَتْ تَعْلَمُونَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِي وَ قَدْ حَلَفَ بِاللهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُحَرِّقَنَّ عَلَيْكُمُ الْبَيْتَ وَ أَيْمُ اللهِ لَيُمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شک. وایم اللہ ما ذلک بمانعی ان اجتمع
ہؤلاء النفر عندک ان آمر بہم ان یحرق علیہم
البیت قال فلما خرج عمر جاؤہا فقالت تعلمون
ان عمر قد جاءنی وقد حلف باللہ لئن عدتم
لیحرقن علیکم البیت وایم اللہ لیمضین لما
حلف علیہ فانصرفوا راشدین فروا رایکم و
لا ترجعوا الیّ فانصرفوا عنہا فلم یرجعوا الیہا حتی
بایعوا لابی بکر. مالک عن اسلم مولی عمر ان
عمر بن الخطاب رأی علی طلحۃ بن عبید اللہ
ثوبا مصبوغا وہو محرم فقال عمر ما ہذا الثوب
المصبوغ یا طلحۃ فقال طلحۃ یا امیر المؤمنین انما ہو
مدر فقال عمر انکم ایہا الرہط ائمۃ یقتدی بکم
الناس فلو ان رجلا جاہلا رأی ہذا الثوب لقال
ان طلحۃ بن عبید اللہ قد کان یلبس الثیاب
المصبغۃ فی الاحرام فلا تلبسوا ایہا الرہط
شیئا من ہذہ الثیاب المصبغۃ. احمد بن حنبل
عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت عمر بن الخطاب
یقول لطلحۃ بن عبید اللہ ما لی اراک قد شعثت
واغبررت منذ توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلک ساءک یا طلحۃ امارۃ ابن عمک
قال معاذ اللہ انی لاجدرکم ان لا افعل ذلک
انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول انی لاعلم کلمۃ لا یقولہا رجل عند حضرۃ

تم سے زیادہ پیارا کوئی نہیں اور خدا کی قسم اگر یہ جماعت (بنو ہاشم) اگر
تمھارے پاس جمع ہوئی تو یہ بات (یعنی آپ کا پیارا ہونا) مجھے اس بات
سے نہ روک سکے گی کہ میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کر لوں کہ ان کے اوپر اس
گھر کو جلا دیا جائے کہا کہ جب عمرؓ نکلے تو یہ لوگ فاطمہؓ کے پاس پہنچے تو انہوں
نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ عمر میرے پاس آیا اور اُس نے خدا کی قسم کھائی ہے کہ
اگر تم پھر جمع ہوئے تو وہ ضرور تمھارے اوپر اس گھر کو جلا دے گا اور خدا کی
قسم جس چیز پر وہ قسم کھا کر گیا ہے اُس کو وہ ضرور کر گزرے گا تو عافیت کے
ساتھ لوٹ جاؤ اور جو رائے مشورہ کرتے ہو کئے جاؤ مگر میرے پاس لوٹ کر نہ
آؤ تو یہ سب اُن کے پاس سے واپس ہو گئے اور پھر لوٹ کر اُن کے پاس نہیں
آئے یہاں تک کہ انہوں نے ابوبکر سے بیعت کر لی۔ مالک۔ اسلم مولیٰ عمرؓ
سے کہ عمر بن الخطاب نے طلحہ بن عبید اللہ کے بدن پر رنگا ہوا کپڑا دیکھا
جب کہ وہ مُحرِم تھے۔ تو عمرؓ نے کہا کہ اے طلحہ (بحالت احرام) یہ رنگا ہوا کپڑا
کیسا ہے تو طلحہ نے کہا اے امیر المومنین یہ تو مٹی سے رنگا ہوا ہے (اس میں کیا
حرج ہے) تو عمرؓ نے کہا اے جماعتِ صحابہ تم ایسے ائمہ ہو کہ لوگ تمھاری
اقتداء کرتے ہیں تو اگر کسی جاہل نے اس کپڑے کو دیکھا تو وہ ضرور یہ کہے گا کہ
طلحہ بن عبید اللہ احرام کی حالت میں زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے
پہنتے تھے۔ تو اے جماعتِ صحابہ ان رنگے کپڑوں کو نہ پہنو۔ احمد بن حنبل، جابر بن
عبد اللہ سے کہ میں نے عمر بن الخطاب سے سُنا جو طلحہ بن عبید اللہ سے کہہ رہے تھے کہ کیا بات ہے کہ
میں تم کو اس حال میں دیکھتا ہوں کہ تمھارے بال بکھرے رہتے ہیں اور چہرہ غبار آلود رہتا ہے جب
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ شاید تمھارے چچا کے
بیٹے کی امارت تم کو ناگوار ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ معاذ اللہ میں تم سب سے
زیادہ شایاں ہوں کہ ایسا کروں (یعنی حسد، پریشانی میں مگر اس بات
کا سبب کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے

زید ابن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر سے بیعت کر لی گئی اور حضرت علی اور زبیر فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر جا کر ان سے مشورہ کیا کرتے تھے اور اپنے امر (بیعت) کے بارے میں تبادلہ آراء کرتے۔ جب اس اجتماع کی اطلاع حضرت عمر بن الخطاب کو پہنچی تو وہ نکل کر فاطمہ کے پاس پہنچے اور کہا، اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی خدا کی قسم! مخلوق میں سے کوئی ہم کو تمھارے باپ سے زیادہ پیارا نہیں تھا اور تمھارے باپ کے بعد اب ہمیں تم سے زیادہ پیارا کوئی نہیں اور خدا کی قسم! اگر یہ جماعت ''بنو ہاشم'' آ کر تمھارے پاس جمع ہوئی تو یہ بات ''یعنی آپ کا پیارا ہونا'' مجھے اس بات سے نہ روک سکے گی کہ میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کر لوں کہ ان کے اوپر اس گھر کو جلا دیا جائے، کہا کہ جب حضرت عمر نکلے تو یہ لوگ بی بی فاطمہ کے پاس پہنچے تو اُنھوں نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ عمر میرے پاس آیا اور اُس نے خدا کی قسم کھائی کہ اگر تم پھر جمع ہوئے تو وہ ضرور تمھارے اوپر اس گھر کو جلا دے گا اور خدا کی قسم جس چیز پر وہ قسم کھا کر گیا اُس کو وہ ضرور کر گزرے گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 15

تاریخ طبری

جلد اوّل۔ دوم یکجا

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

جلد اوّل

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاریخ اسلام کے قدیم ترین اور مستند مورخ علامہ جریر الطبری کی تاریخ الامم والملوک کا پہلا حصہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ کی تمام تفصیلات معتبر اور اصل راویوں تک مکمل سلسلۂ اسناد کے ذریعہ بیان کی گئی ہیں، یہی وہ نایاب تاریخ ہے جو زمانہ قدیم سے لے کر عصر حاضر تک سیرت مبارکہ کی معتبر اور مستند ماخذ رہی ہے تاریخ اسلام کے تمام مورخین نے اسی کی خوشہ چینی کی ہے

ترجمہ: سید محمد ابراہیم (ایم اے) ندوی — ترتیب و تبویب: شبیر حسین قریشی ایم اے

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

تاریخ طبری

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ، ج اوّل، ص ۵۲۹ھ۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

قال رسول الله {صلی الله علیه وآله}: {أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے فرد علی اور فاطمہ ہیں۔

حوالہ: نور الأبصار ص 52 / قریب من لفظہ فی کنزالعمال ج13 ص95.

...دم کیا ہے یہ کہہ کر عمرؓ نے ابوبکرؓ کی بیعت کی اور سب لوگوں نے ان کی بیعت کر لی، مگر اس وقت تمام انصار نے یا ان میں سے بعض نے یہ کہا کہ ہم تو صرف علیؓ کی بیعت کریں گے۔

زیاد بن کلیب کی روایت

زیاد بن کلیب سے مروی ہے کہ وہاں سے عمرؓ بن الخطاب علیؓ کے مکان پر آئے وہاں طلحہؓ زبیر رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صاحبہ موجود تھے۔ عمرؓ نے کہا چل کر بیعت کرو ورنہ میں اس گھر میں آگ لگا کر تم سب کو جلا دوں گا۔ زبیرؓ تلوار نکال کر عمرؓ پر بڑھے مگر فرش میں پاؤں اُلجھ جانے کی وجہ سے گرے اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی تب اور لوگوں نے فوراً زبیر پر یورش کر کے ان کو قابو میں کر لیا۔

حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ابوبکرؓ مدینہ کی کسی بستی میں تھے۔ مدینے آ کر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ کھولا اور بوسہ دیا اور کہا میرے والدین آپ پر نثار ہوں آپ کی زندگی اور موت دونوں کس قدر پاک ہوئیں۔ رب کعبہ کی قسم محمدؐ مر گئے۔ پھر وہ مسجد میں منبر پر آئے انھوں نے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو دھمکا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ رسولؐ اللہ زندہ ہیں ہرگز نہیں مرے اور وہ بہت جلد واپس آئیں گے اور آپ کی موت کی خبر بیان کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں قطع کریں گے۔ ابوبکرؓ نے تقریر شروع کی، عمرؓ نے کہا چپ رہو مگر انہوں نے نہ مانا۔ ابوبکرؓ نے اپنی تقریر میں لوگوں سے کہا کہ اللہ نے خود اپنے نبیؐ سے کہا ہے کہ انك ميت وانهم ميتون ثم انكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون (ترجمہ: بے شک تم مرو گے اور سب مریں گے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے جھگڑو گے) اور اس کے بعد ابوبکرؓ نے یہ پوری آیت وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل، افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم پڑھی اور کہا جو محمدؐ کے پرستار تھے ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا معبود مر گیا، اور جو اللہ وحدہٗ لاشریک کے پرستار ہیں ان کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ وہ زندہ ہے جسے کبھی موت نہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کا انصار کو خطاب

بعض صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب تک ابوبکرؓ نے ان دونوں

زیاد بن کلیب کی روایت ہے عمر نے کہا چل کر بیعت کرو ورنہ میں اس گھر میں آگ لگا کر تم سب کو جلا دوں گا۔ (اُردو)

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 16
ذخائر العرب
٣٠

تاريخ الطبري

تاريخ الرسل والملوك

لأبي جعفر محمد بن جرير الطبري
٢٢٤ - ٣١٠ هـ

الجزء الثالث

تحقيق
محمد أبو الفضل إبراهيم

الطبعة الرابعة

دار المعارف

عربی-تاریخ الطبری

تاریخ الرسل والملوک لابی جعفر محمد بن جریر الطبری ۲۲۴-۳۱۰ھ، الجزء الثالث،
تحقیق، محمد ابوالفضل ابراہیم، ص ۲۰۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 16

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): {أُنْزِلَتْ آيَةُ التَّطْهِيرِ فِيْ خَمْسَةٍ فِيَّ وَفِيْ عَلِيٍّ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَ فَاطِمَةَ}.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آیۂ تطہیر پانچ افراد کے بارے میں نازل ہوئی: میں، علی، حسن، حسین اور فاطمہ۔

حوالہ: إسعاف الراغبين ص 116 / صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ۔

فقالوا : منّا أميرٌ ومنكم أمير ، فقال أبو بكر : منّا الأمراء ومنكم الوزراء .
ثم قال أبو بكر : إنّي قد رضيتُ لكم أحدَ هذين الرجلين : عمر أو أباعبيدة .
إنّ النبيّ صلى الله عليه وسلم جاءه قومٌ فقالوا : ابعث معنا أمينًا فقال :
١٨١٨/١ لأبعثنّ معكم أمينًا حقَّ أمين ، فبعث معهم أبا عبيدة بن الجراح ، وأنا أرضى
لكم أبا عُبيدة . فقام عمر ، فقال : أيّكم تطيب نفسه أن يخلُف قدَمَيْن
قدّمهما النبيّ صلى الله عليه وسلم ! فبايعه عمر وبايعه الناس ، فقالت
الأنصار — أو بعض الأنصار ، لا نبايع إلاّ عليًّا .

حدّثنا ابنُ حميد ، قال : حدّثنا جرير ، عن مغيرة ، عن زياد بن
جلد 1 ص ٣٢٩ كليب ، قال : أتى عمرُ بن الخطاب منزلَ عليّ وفيه طلحة والزبير ورجالٌ
من المهاجرين ، فقال : والله لأحرقنّ عليكم أو لتخرجُنّ إلى البَيْعة . فخرج
عليه الزبير مُصْلِتًا بالسيف ، فعثر فسقط السيفُ من يده ، فوثبوا عليه
فأخذوه .

حدّثنا زكرياء بن يحيى الضرير ، قال : حدّثنا أبو عوانة ، قال :
حدّثنا داود بن عبد الله الأوْديّ ، عن حُميد بن عبد الرحمن الحميريّ ،
قال : تُوُفّيَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر في طائفة من المدينة ،
فجاء فكشف الثوبَ عن وجهه فقبّله ، وقال : فِداك أبي وأمي ! ما أطيبَك
حيًّا وميتًا ! مات محمدٌ وربِّ الكعبة ! قال : ثم انطلق إلى المنبر ، فوجد عمر
ابن الخطاب قائمًا يُوعِد الناس ، ويقول : إنّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم
حيٌّ لم يمت ، وإنّه خارج إلى من أرْجَفَ به ، وقاطع أيديهم ، وضارب
أعناقهم ، وصالبهم . قال : فتكلّم أبو بكر ، وقال : أنْصِتْ . قال : فأبى
عمر أن يُنصت ، فتكلّم أبو بكر ، وقال : إن الله قال لنبيّه صلى الله عليه وسلم :
١٨١٩/١ ﴿ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ
تَخْتَصِمُونَ ﴾ (١) . ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ
مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ . . . ﴾ (٢) ، حتى ختم الآية ، ثم

(١) سورة الزمر ٣٠ ، ٣١ . (٢) سورة آل عمران ١٤٤ .

عن زياد بن كليب قال أَتَى عُمَرُ ابن الخطاب مَنْزِلَ عَلِيٍّ وَ فِيْهِ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَرِجَالٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ وَ اللهِ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْكُمْ أَوْلَتَخْرُجُنَّ إِلَى الْبَيْعَةِ.

زیاد بن کلیب سے روایت ہے کہ عمر ابن خطاب علی علیہ السلام کے گھر آیا جس میں حضرت علیؑ اور زبیر و طلحہ اور مہاجرین میں سے کچھ مرد موجود تھے، پس حضرت عمر نے کہا، خدا کی قسم! ضرور تم سمیت گھر جلا دوں گا یا تم ضرور نکلو گے بیعت کی طرف۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 17

سيدة نساء أهل الجنة

فاطمة الزهراء

أو

إتحاف السائل

بما لفاطمة من المناقب

تأليف

العلامة محمد عبد الرؤوف بن علي بن زين العابدين المناوي

المتوفى سنة ١٠٣١هـ

تحقيقه وتعليقه

الشيخ علي أحمد عبد العال الطهطاوي

[illegible]

تنبيه :

[illegible]

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

سیدة نساء اہل الجنة فاطمة الزہراء

اواتحاف السائل بما لفاطمة من المناقب

تالیف العلامة محمد عبدالرؤوف بن علی بن زین العابدین المناویؒ، المتوفی ۱۰۳۱ھ، ص ۳۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 17

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: مَرْيَمُ وَآسِيَةُ وَخَدِيجَةُ وَفَاطِمَةُ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل بہشت کی برترین (افضل) عورتیں: مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ۔

حوالہ: سیر أعلام النبلاء: ج 2 ص 126 / ذخائر العقبی ص 44.

[٢٧] ـ عن أم هانىء(١) بنت أبي طالب أن فاطمة أتت أبا بكر رضي الله عنه تسأله سهم ذوي القربى فقال لها، أبو بكر: سمعت رسول الله ﷺ يقول: سهم ذوي القربى لهم في حياتي وليس لهم بعد موتي (ابن راهويه، وفيه الكلبي(٢) متروك).

[٢٨] ـ عن عبد الرحمن بن عوف أن أبا بكر الصديق قال له في مرض موته: إني لا آسي(٣) على شيء إلا على ثلاث فعلتهن، ووددت أني لم أفعلهن، وثلاث لم أفعلهن ووددت أني فعلتهن، وثلاث وددت أني سألت رسول الله ﷺ عنهن فأما التي فعلتها ووددت أني لم أفعلها وددت أني لم أكن أكشف بيت فاطمة وتركته، وأني أغلق على الحرب ووددت أني يوم سقيفة بني ساعدة كنت قذفت الأمر في عنق أحد الرجلين أبي عبيدة بن الجراح أو عمر فكان أميراً وكنت وزيراً ووددت أني حيث وجهت خالداً إلى أهل الردة أقمت بذي القصة فإن ظهر(٤) المسلمون ظهروا(٥) أو إلا كنت بصدد لقاء [أو(٦)] مدد. وأما الثلاث التي تركتها ووددت أني فعلتها فوددت أني يوم أتيت بالأشعث أسيراً ضربت عنقه فإنه يخيل إلي أنه لا يرى شراً إلا أعان عليه، ووددت أني يوم أتيت بالفجاءة(٧) لم أكن أحرقته و [كنت(٦)] قتلته سريحاً أو طلقته نجيحاً(٨) ووددت أني حيث وجهت خالداً إلى [أهل(٦)] الشام كنت وجهت عمر إلى العراق فأكون قد بسطت يدي(٩) يميناً وشمالاً(٩) في سبيل الله، وأما الثلاث التي وددت أني [كنت] سألت عنهن رسول الله ﷺ فوددت أني سألته فيمن هذا

(١) راجع تهذيب التهذيب لابن حجر ١٢/٤٨.
(٢) وهو محمد بن السائب.
(٣) من كتاب الأموال ص ١٣١، وفي الأصل. لا أسيء.
(٤) في رواية أبي عبيد: ظفر.
(٥) في رواية: ظفروا.
(٦) زيد من كتاب الأموال.
(٧) من كتاب الأموال، وفي الأصل: بالعجاءة ـ خطأ.
(٨) من كتاب الأموال: وفي الأصل: زحيحاً ـ خطأ.
(٩ - ٩) في كتاب الأموال: بيميني وشمالي.

فَامّا الَّتِي فَعَلْتُهَا وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ اَفْعَلْهَا وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ اَكْشُفْ بَيْتَ فَاطِمَةَ وَتَرَكْتُهُ وَإِنْ أُغْلِقَ عَلَى الْحَرْبِ

افسوس تین کام انجام نہ دیتا مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں ... فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کو منکشف نہ کرتا اور اس گھر کو ویسے ہی چھوڑ دیتا اگر چہ وہ دروازہ بند ہوتا جنگ پر بھی۔ وان أُغْلِقَ عَلَى الْحَرْب۔ قرینہ ہے جلانے پر۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 18

ميزان الاعتدال

في نقد الرجال

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٨ هجرية

تحقيق

علي محمد البجاوي

القسم الثالث

دار إحياء الكتب العربية

عيسى البابي الحلبي وشركاه

ميزان الاعتدال فى نقدالرجال

تاليف أبي عبدالله محمد بن احمد بن عثمان الذهبي ، ج ٣، ص١٠٩

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب
18

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): {أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فاطِمَةُ}.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی فرد فاطمہ ہیں۔

حوالہ: ینابیع المودۃ ج2 ص322 باب56.

— ١٠٩ —

الشرى حالسا فقلت: أصبحتَ بحمد الله بارئا. فقال: أمّا إنى على ماترى بى، وليت لى معشر المهاجرين شغلا مع وجعى، جعلت لكم عهدا من بعدى، واخترت لكم خيركم فى نفسى، فكلّكم من ذلك ورم أنفه، رجاء أن يكون الأمرُ له، ورأيتم الدنيا وقد أقبلت ولما تقبل وهى جائية فتتخذون ستور الحرير، ونضائد الديباج، وتألمون من ضجائع الصوف الأذربى، حتى كان أحدكم على حسك السّعدان، ووالله لأن يقدم[1] أحدُكم فتضرب عنقه فى غير حدّ خير له من أن يسبح فى غمرة الدنيا. وأنتم أول ضالّ بالناس تصفقون بهم عن الطريق يمينا وشمالا، ياهاديَ الطريق جرتَ عن الفجر أو البحر.

فقال له عبدُ الرحمن: لا تكثر على ما بك؛ فوالله ما أردت إلا الخير، وما الناس إلا رجلان: رجل رأى ما رأيتَ، ورجل رأى غير ذلك، فإنما يشير عليك برأيه. فسكت. ثم قال عبد الرحمن[2]: ما أرى بك بأسا والحمد لله، فلا تأسَ على الدنيا. فوالله إنْ علمناك إلا كنت صالحا مصلحا. فقال: إنى لا آسى على شىء إلا على ثلاث وددت أنى لم أفعلهن: وددتُ أنى لم أكشف بيتَ فاطمة وتركته، وأن أغلق على الحرب. ووددت أنى يوم السقيفة كنت قذفتُ الأمر فى عنق أبى عُبيدة أو عمر، فكان أميرا وكنتُ وزيرا. ووددت أنى كنت حيث وجهت خالد بن الوليد إلى أهل الردّة أقمتُ بذى القصّة؛ فإنْ ظفر المسلمون ظفروا وإلّا كنت بصدد لقاء أو مددا.

وثلاث تركتها: وددتُ أنى كنت فعلتها؛ فوددتُ أنى يوم أتيت بالأشعث أسيرا ضربتُ عنقه؛ فإنه قد خُيّل إلىّ أنه لا يرى شرّا إلّا أعان عليه، ووددت أنّى يوم أتيت بالفجاءة لم أكن حرقته وقتلته سريحا أو أطلقته نجيحا. ووددت أنّى حيث وجهتُ خالدا إلى الشام كنت وجهتُ عمرَ إلى العراق فأكون قد بسطت يمينى وشمالى فى سبيل الله.

(١) س: لا يقدم. (٢) س: ياعبد الرحمن. والمثبت فى ل.

اقرارِ جرم

فَقَالَ إِنِّي لَا آسَى عَلَى شَيْءٍ إِلَّا عَلَى ثَلَاثٍ وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْهُنَّ وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكْشِفْ بَيْتَ فَاطِمَةَ وَ تَرَكْتُهُ وَإِنْ أُغْلِقَ عَلَى الْحَرْبِ.

حضرت ابوبکر نے کہا مجھے کسی عام پر افسوس نہیں، بجز تین کاموں کے۔ اے کاش میں ان تین کاموں کو انجام نہ دیتا، ان کاموں میں سے ایک یہ کہ کاش میں فاطمہ کا گھر نہ کھلواتا اور اس سے کوئی سروکار نہ رکھتا اگر چہ وہ جنگ کی خاطر بند کیا گیا ہوتا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 19

لسان الميزان

للإمام الحافظ شهاب الدين أبي الفضل
أحمد بن علي بن حجر العسقلاني المتوفى سنة ٨٥٢ هجرية

الجزء الرابع

مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند
محروسة حيدرآباد الدكن عمرها الله الى اقصى الزمن
سنة (١٣٣١) هجريه

الطبعة الاولى فى اباكستان

ادارة تاليفات اشرفية
بيرون بوهر گيٹ ○ ملتان

لسان المیزان فی اسماء الرجال

الجزء الرابع ـ المتوفی ۱۳۳۱ ہجریہ ص ۱۸۹ ـ

Presented By: https://jafrilibrary.com

{حرف العین} {۱۸۹} {لسان المیزان (٤) ج}

بنمائد الدیباج وبالوان ضجائع الصوف الاذربي حتی كان احدكم علی حسك السعدان والله لان تقدم احدكم فتضرب عنقه فی غیر حد خیر له من ان یسبغ فی غمرة الدنیا وانتم اول ضال بالناس تصفقون بهم عن الطریق یمینا وشمالا یا هادی الطریق جز انما هو الفجر او البحر فقال له عبدالرحمن لا تكثر علی ما لك ر والله ما ردت الا الخیر وما الناس الا رجلان رجل رأی ما رأیت ورجل رأی غیر ذلك فانما یشیر علیك برأیه فسكت ، ثم قال عبدالرحمن له ما اری بك باسا والحمد لله فلا تأس علی الدنیا فوالله ان علمناك الا كنت صالحا مصلحا فقال انی لا اسی علی شیء الا علی ثلاث وددت انی لم افعلهن وددت انی لم اكشف بیت فاطمة وتركته وان اغلق علی الحرب ووددت انی یوم السقیفة كنت قذفت الامر فی عنق ابی عبیدة او عمر فكان امیرا وكنت وزیرا ووددت انی كنت حیث وجهت خالد بن الولید الی اهل الردة اقمت بذی القصة فان ظفر المسلمون ظفروا والا كنت بصدد اللقاء او مددا وثلاث تركتها وددت انی كنت فعلتها ووددت انی یوم اتیت بالاشعث اسیرا ضربت عنقه ، فانه قد خیل الی انه لا یری شرا الا اعان علیه ووددت انی یوم اتیت بالفجاءة لم اكن حرقته وقتلته سریحا او اطلقته نجیحا ووددت انی حیث وجهت خالدا الی الشام كنت وجهت عمر الی العراق فاكون قد بسطت یمینی وشمالی فی سبیل الله وثلاث وددت انی سألت عنهن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وددت انی سألت فیمن هذا الامر فلا ینازعه اهله ووددت انی كنت سألته هل للانصار فی هذا الامر شیء ووددت انی سألته عن میراث العمة وبنت الاخت فان فی نفسی منها حاجة ، قال وحدثناه یحیی بن عثمان حدثنا ابو صالح حدثنی اللیث حدثنی علوان عن صالح بن كیسان اخبرنی حمید بن عبدالرحمن مرسلا ، وحدثناه روح بن الفرج

(ما بك)

كتاب 19

قال رسول الله {صلی الله علیه وآله}: {اَلْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری عترت میں مہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہیں۔

حوالہ: الصواعق المحرقہ ص 237.

اقرار جرم

فَقَالَ اِنِّیْ لَا آسٰی عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا عَلٰی ثَلَاثٍ وَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَفْعَلْهُنَّ وَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَکْشُفْ بَیْتَ فَاطِمَةَ وَ تَرَکْتُهٗ وَ اِنْ اُغْلِقَ عَلَی الْحَرْبِ۔

حضرت ابوبکر نے کہا مجھے کسی عام پر افسوس نہیں، بجز تین کاموں کے۔ اے کاش میں ان تین کاموں کو انجام نہ دیتا، ان کاموں میں سے ایک یہ کہ کاش میں فاطمہ کا گھر نہ کھلواتا اور اس سے کوئی سروکار نہ رکھتا اگرچہ وہ جنگ کی خاطر بند کیا گیا ہوتا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 20

المعارف

لابن قتيبة

أبي محمد عبد الله بن مسلم

٢١٣ هـ (٨٢٨ م) — ٢٧٦ هـ (٨٨٩ م)

صححه وعلق عليه وراجعه على نسخة جوتنجن ونسخة خطية أخرى
فى دار الكتب المصرية

محمد اسماعيل عبد الله الصاوي

وقدم له

ثروت عكاشه

ناشر

قديمي كتب خانه

آرام باغ — كراچي

المعارف لابن قتبة

ابي محمد عبد الله بن مسلم، ٢١٣ ہجری، ٢٧٦ ہجری، ص ٩٢

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب
20

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَطَمَ ابْنَتِيْ فَاطِمَةَ وَوُلْدَهَا وَمَنْ أَحَبَّهُمْ مِّنَ النَّارِ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةَ).

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزّوجل نے میری بیٹی فاطمہ، ان کی اولاد اور ان کے محبین کو آتشِ جہنم سے الگ رکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کا نام فاطمہ رکھا گیا ہے۔

حوالہ: کنز العمال ج6 ص219۔

على أنفسهم وعبيد الله وأبا بكر أمهما ليلى بنت مسعود بن خالد النَّهشلي وعُمر ورُقية أمهما تغلبية وكان خالد بن الوليد سباها فى الردة فاشتراها على ويحيى أمه أسماء بنت عُميس وجعفرا والعباس وعبد الله أمهم أم البنين بنت حرام الوحيدية (١) ورملة وأم الحسن أمهما أم سعيد بنت عُروة بن مسعود الثقفى وأم كلثوم الصغرى وزينب الصغرى وجُمانة ومَيمونة وخديجة وفاطمة وأم الكِرام ونفيسة وأم سلمة وأُمامة وأم أبيها لأمهات أولاد شتى .

(بنات على بن أبى طالب) فأما زينب الكبرى بنت فاطمة فكانت عند عبد الله بن جعفر فولدت له أولادا قد ذكرناهم ه وأما أم كلثوم الكبرى وهى بنت فاطمة فكانت عند عمر بن الخطاب وولدت له ولدا قد ذكرناهم فلما قتل عمر تزوجها محمد بن جعفر بن أبى طالب فات عنها ثم تزوجها عون بن جعفر بن أبى طالب فماتت عنده وكان سائر بنات على عند ولد عقيل وولد العباس خلا أم الحسن فانها كانت عند جعدة بن هُبيرة المخزومى وخلا فاطمة فانها كانت عند سعيد بن الاسود من بنى الحارث ابن أسد (~~محسن بن~~ على بن أبى طالب رضى الله تعالى عنهما) وأما محسن بن على فهلك وهو صغير (الحسن بن على) وأما الحسن بن على رضى الله عنهما فكان يكنى أبا محمد ولما قتل على بويع له بالكوفة وبويع لمعاوية بالشام وبيت المقدس فسار معاوية يريد الكوفة وسار الحسن يريده فالتقوا بمسكن من أرض الكوفة فصالح الحسن معاوية وبايع له ودخل معه الكوفة ثم انصرف معاوية عن الكوفة إلى الشام واستعمل على الكوفة المغيرة بن شعبة وعلى البصرة عبد الله بن عامر ثم جمعهما لزياد وانصرف الحسن إلى المدينة فات بها ويقال إن امرأته جَعدة بنت الأشعث بن قيس سمته وكانت وفاته فى شهر ربيع الأول من سنة تسع وأربعين وهو يومئذ ابن سبع وأربعين سنة وصلى عليه سعيد بن العاص وهو أمير المدينة فولد الحسن حسنا أمه خولة بنت منظور بن زبّان الفَزارية وزيدا وأم الحسن أمهما بنت عُقبة بن مسعود البدرى وعُمر وأمه ثقفية والحسين الأثرم لأم ولد وطلحة وأمه أم اسحق بنت طلحة بن عُبيد الله وأم عبد الله لأم ولد ه فأما الحسن بن الحسن

(١) بنو الوحيد قوم من بنى كلاب ، والوحيدة من أعراض المدينة بينها وبين مكة .

مُحسِنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَ أَمَّا مُحسِنُ بْنُ عَلِيٍّ فَهَلَكَ وَهُوَ صَغِيْرٌ

دلیل ہے کہ بچہ محسن تھا کہ جن کو مارا گیا ہے اس حالت میں کہ وہ صغیر تھا شکم میں تھا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 21

سلسلة في الدراسات الفلسفية والأخلاقية

يشرف على إصدارها الدكتور محمود قاسم أستاذ الفلسفة بجامعة القاهرة

كتاب الملل والنحل

للإمام الشهرستاني

المتوفى ٥٤٨ هـ

الطبعة الثانية

القسم الأول

تخريج

محمد بن فتح الله بدران

أستاذ بكلية أصول الدين بالأزهر الشريف

توثيق

① لسان الميزان ص ٢٦٣ ج ٣

② وفيات الأعيان ج ٣ ص ٣٠

③ دول الإسلام ذهبى ص ١٨٠

الناشر
مكتبة الأنجلو المصرية
١٦٥ شارع محمد فريد
القاهرة

كتاب الملل و النحل

للإمام الشهرستاني ج ١ ـ ٢ ص ٥٩

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrililibrary.com

كتاب
21

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لُحُوقًا بِي}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ تم میرے اہلبیت میں سے پہلی فرد ہو، جو مجھ سے ملحق ہوگی۔

حوالہ: حلیۃ الأولیاء، ج 2 ص 40 / صحیح البخاری کتاب الفضائل / کنز العمال ج 13 ص 93 / منتخب کنز العمال ج 5 ص 97.

الحادية عشرة : ميله إلى « الرفض » ، ووقيعته فى كبار الصحابة ؛ قال : أولا : لا إمامة إلا « بالنص » و « التعيين » ظاهراً مكشوفاً ، وقد نص النبى صلى الله عليه وسلم على « علىّ » رضى الله عنه فى مواضع ، وأظهره إظهاراً لم يشتبه على الجماعة ، إلا أن « عمر » كتم ذلك ، وهو الذى تولى بيعة أبى بكر يوم « السقيفة ». ونسبه إلى الشك يوم « الحديبية » فى سؤاله الرسول عليه السلام حين قال : ألسنا على الحق ؟ أليسوا على الباطل ؟ قال : « نعم » ، قال « عمر » : فلم نعطىَ الدنية فى ديننا ؟ . قال : هذا شك وتردد فى الدين ، ووجدان حرج فى النفس مما قضى وحكم . وزاد فى الفرية [1] ؛ فقال : إن « عمر » ضرب بطن « فاطمة » يوم البيعة حتى ألقت الجنين من بطنها ، وكان يصيح : احرقوا [دار] ها [2] بمن فيها ؛ وما كان فى الدار غير : « على » ، و « فاطمة » ، و « الحسن » ، و « الحسين » . وقال : تغريبه « نصر بن الحجاج » من « المدينــة » إلى « البصرة » ؛ وإبداعه « التراويح » ؛ ونهيه عن متعة الحج ؛ ومصادرته العمال . . . كل ذلك أحداث . ثم وقع فى أمير المؤمنين « عثمان » ، وذكر أحداثه : من رده « الحكيم بن أمية » إلى المدينة ؛ وهو طريد رسول الله عليه السلام ، ونفيه « أبا ذر » إلى « الربذة » ؛ وهو صديق رسول الله ، وتقليده « الوليد بن عقبة » الكوفة ؛ وهو من أفسد الناس ، و « معاوية » الشام ، و « عبدالله بن عامر » البصرة . وتزويجه « مروان بن الحكم » ابنته ؛ وهم أفسدوا عليه أمره ، وضربه « عبدالله بن مسعود » على إحضار المصحف ، وعلى القول الذى شاقه به ... كل ذلك أحداثه . ثم زاد على خزيه ذلك ؛ بأن عاب « علياً » و « عبدالله بن مسعود » لقولها : أقول فيها برأيى ، وكذب « ابن مسعود »

(١) الفرية [بكسر فسكون] : أشد الكذب وأفحشه .
(٢) ولعل « دار » سقطت من تحت أعين النساخ أو من فوق أقلامهم فلم يقفوا عندها ، مع أن السياق يحتمها : ليتساوق المعنى ، وليستقيم عود الضمير « ها » فى قوله : بمن فيها » ، وليتضح معنى اسم الموصول « من » فى قوله : « بمن فيهــا » ، وليمكن توضيح اسم الموصول بالأعلام المذكورين بعد ، وأخيراً ، ليتسق الكلام مع لاحقه : « وما كان فى الدار غير . . .

فقال: اِنَّ عُمَرَ ضَرَبَ بَطْنَ فَاطِمَةَ يَوْمَ الْبَيْعَةِ حَتّٰى أَلْقَتِ الْجَنِيْنَ مِنْ بَطْنِهَا وَ كَانَ يَصِيْحُ اَحْرِقُوْا دَارَهَا بِمَنْ فِيْهَا وَ مَا كَانَ فِي الدَّارِ غَيْرَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسنِ وَ الْحُسَيْنِ.

بتحقیق حضرت عمر نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پیٹ پر مارا بیعت کے دن یہاں تک کے بچہ شکم مبارک سے ساقط ہوگیا اور حضرت عمر چیخ رہے تھے کہ فاطمہ کے گھر کو اس میں موجود افراد سمیت جلا ڈالو اور گھر میں کوئی نہ تھا سوائے علیؑ و فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین علیہم السلام کے۔

Presented By: https://jafrililibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 22

كفاية الطالب

في مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام

ويليه

البيان في أخبار صاحب الزمان عليه السلام

للإمام الحافظ

أبي عبد الله محمد بن يوسف بن محمد القرشي الكنجي الشافعي

المقتول ٦٥٨

تحقيق وتصحيح وتعليق

محمد هادي الأميني

كفاية الطالب فى مناقب على ابن ابى طالب علیہ السلام

للامام الحافظ ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن محمد القرشی الکنجی الشافعی المقتول ۶۵۸ ص ۴۱۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنّي، يُرِيبُنِي مَا رَابَهَا. وَ يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا}

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے ناپسند ہے وہ مجھے ناپسند ہے اور جس نے اسے ایذا پہنچائی، اُس نے مجھے ایذا پہنچائی۔

حوالہ: صحیح مسلم ج 5 ص 54 / خصائص الامام علی للنسائی ص 121 و 122 / مصابیح السنۃ ج 4 ص 185 / ال اصابۃ ج 4 ص 378 / سیر اعلام النبلاء ج 2 ص 119 / کنز العمال ج 13 ص 97 / وقریب من لفظہ فی سنن الترمذی ج 3 باب فضل فاطمۃ ص 241 / حلیۃ الاولیاء ج 2 ص 40 / منتخب کنز العمال بہامش المسند ج 5 ص 96 / معرفۃ ما یجب لآل البیت النبوی من الحق علی من عداہم ص 58 / ذخائر العقبی ص 38 / تذکرۃ الخواص ص 279 / ینابیع المودۃ ج 2 باب 59 ص 478.

٤١٣

وكانت تخرج الى المسجد وهي جارية فيمازحها علي عليه السلام ويقول لها من خوالك؟ فتقول (وه وه) تعني كلباً ، فجميع ولد علي « ع » اصلبه في هذه الرواية اربعة عشر ولداً وعشرون امرأة .

هكذا ذكره غير واحد من أهل السير ، (وأسقط ابو عبد الله) المفيد العون من الحنفية وجعل ابا بكر كنية لمحمد الأصغر ، ولم يذكر محمد الأوسط ، وذكر ابو الفرج علي الأموي الاصبهاني في مقاتل آل ابي طالب الذين قتلوا مع امير المؤمنين : أبي عبد الله الحسين « ع » : جعفراً ، وعلياً ، وعثمان والعباس ، ومحمد الأصغر ، وأسقط عبيد الله ، وما ذكره المفيد اشبه عندي بالصواب ، وأسقط المفيد من البنات اربعاً : وهن رملة الصغرى ، وأم كلثوم الصغرى ، وأم جعفر جعلها كنية لجمانة ، وهذا قريب ، ولم يذكر الابنة التي هلكت وهي جارية.

وزاد على الجمهور ، وقال : إن فاطمة عليها السلام اسقطت بعد النبي ذكراً ، كان سماه رسول الله ﷺ محسناً ؛ وهذا شيء لم يوجد عند أحد من اهل النقل إلا عند ابن قتيبة .

فاعدة في ذكر المعقبين من أولاد أمير المؤمنين عليه السلام

ومن قتل ومن مات وهو صغير رضوان الله عليهم اجمعين

أولهم امير المؤمنين الحسن بن علي عليه السلام ، كنيته ابو محمد ، ولد بالمدينة ليلة النصف من رمضان سنة ثلاث من الهجرة ، وكان اشبه الناس برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم .

لما اخبرنا ابن الزبيدي ، اخبرنا ابو الوقت السنجري ، اخبرنا الداودي

وَزَادَ عَلَى الْجُمْهُورِ وَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسْقَطَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ ذَكَرًا كَانَ سَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مُحَسِّنًا .

اسے ابن قتیبہ نے بھی ذکر کیا۔

اور جمہور علماء پر اضافہ کیا ہے اور کہا کہ بتحقیق نبی مکرمؐ کے بعد فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بچہ ساقط ہوا، جس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محسن رکھا تھا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب
23

كتاب
الأموال

تأليف
إمام الحديث والفقه واللغة والأدب
أبي عبيد القاسم بن سلام
(١٥٧ - ٢٢٤هـ / ٧٧٤ - ٨٣٧م)

تقديم ودراسة وتحقيق
أ. د. محمد عمارة

دار السلام
للطباعة والنشر والتوزيع والترجمة

كتاب الاموال

تاليف: امام الحديث و الفقه و اللغة و الادب ابي عبيد القاسم بن سلام - ص ١٩٣ -

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

٣٥١ – عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الفَتْحِ وعليه مِغْفَرٌ(١) من حديد، فقيل: هذا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقًا بأَسْتَارِ الكَعْبَةِ، فقال: « اقتلوه ».

قال أبو عبيد: فهذا ما رُوِيَ عن رسول الله ﷺ في قتل الأسارَى، وقد عَمِلَتْ به الخلفاء بعده.

٣٥٢ – كُتِبَ إلى أبي بكر الصديق: في أسير من المشركين قد أُعْطِيَ به كذا وكذا، فكتب: أن لا تفادوا به، واقتلوه.

٣٥٣ – عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف عن أبيه عبد الرحمن قال: « دخلتُ على أبي بكر أعوده في مرضه الذي تُوُفِّيَ فيه، فسلمت عليه وقلتُ: ما أرى بأسًا، والحمد لله، ولا بأس على الدُّنيا، فو الله إنْ عَلِمناكَ إلَّا كنتَ صالحًا مُصلِحًا، فقال: أما إني لا آسَى على شيء إلا على ثلاثٍ فَعَلْتُهُنَّ، وَدِدْتُ أني لمْ أفْعَلْهُنَّ، وثلاثٍ لم أفعلهن وَدِدْتُ أني فعَلتهن، وثلاثٍ وَدِدْتُ أنِّي سَأَلْتُ رسول الله ﷺ عَنْهن، فأمَّا التَّي فعلتُها وَوَدِدْتُ أني لم أفعلها: فوددت أني لم أكن فعلت كذا وكذا – لخلَّة ذكرها – قال أبو عبيد: لا أريد ذكرها – ووددت أني يَوْمَ سَقِيفَةِ بَني سَاعِدَةَ كُنْتُ قَذَفْتُ الأمر في عُنُق أَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: عمر، أو أبي عُبَيْدَةَ، فكان أميرًا، وكُنت وَزيرًا، وَوَدِدْتُ أني حيثُ كنتُ وَجَّهْت خَالدًا إلى أهل الرِّدَّةِ أقمت بِذِي القَصَّة، فإن ظفر المسلمون ظفروا وإلا كنت بصدد لقاء أو مددٍ، وأما الثلاث التي تركتها ووددت أني فعلتها: فوددت أني يوم أُتِيتُ بالأَشْعَث بن قَيْس أسيرًا كنتُ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، فإنه يُخيل إليَّ أنه لا يرى شَرًّا إلَّا أعان عليه، وَوددْتُ أني يوم أُتِيتُ بالفُجاءَةِ لم أكُنْ أحْرَقْتهُ، وكنتُ قتلته سَرِيحًا(٢)، أو أطلقته نَجيحًا(٣)، وَوددْتُ أني

٣٥١ – السند: [قال: حدثنا يحيى بن بُكير، عن مالك بن أنس، عن ابن شهاب ..].

٣٥٢ – السند: [قال: حدثنا حجاج، عن ابن جُريج، عن معمر، عن عبد الكريم قال: ..].

٣٥٣ – السند: [قال: حدثني سعيد بن عُفير، قال: حدثني علوان بن داود – مولى أبي زُرْعة بن عمرو بن جرير – عن حُميد بن عبد الرحمن بن حُميد بن عبد الرحمن بن عوف، عن صالح بن كيسان ..].

(١) المغفر – بكسر الميم وسكون الغين –: زرد يلبسه المحارب تحت القلنسوة، والجمع: مغافر.

(٢) أي قتله قتلًا عاجلًا.

(٣) أي صابرًا.

كتاب 23

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يَسُرُّنِي مَا يَسُرُّهَا}.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے خوش کرتی ہے، وہ مجھے خوش کرتی ہے۔

حوالہ: الصواعق المحرقہ ص 180 و 232 / مستدرک الحاکم / معرفۃ ما یجب لآل البیت النبوی من الحق علی من عداہم ص 73 / ینابیع المودۃ ج 2 باب 59 ص 468.

خیانت کی ہے وصیت حضرت ابوبکر میں کذا کذا کہہ کر پہلے خیانت کی تھی دروازہ جلانے کے مسئلے میں۔

فَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 24

تاريخ أبي الفداء

المسمّى

المختصر في أخبار البشر

تأليف

الملك المؤيد عماد الدين أبي الفداء إسماعيل بن علي بن محمود
ابن عمر بن شاهنشاه بن أيوب
المتوفى سنة ٧٣٢هـ

علّق عليه ووضع حواشيه

محمود ديوب

الجزء الأول

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

تاريخ أبى الفداء المسمّى المختصر فى أخبار البشر

تاليف: الملك المويد عماد الدين ابي الفداء اسماعيل بن علي بن محمود ابن عمر بن شاهنشاه بن ايوب

المتوفى ٧٣٢هـ - الجزء الاول ص ٢١٩

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 24

قال رسول الله {صلی الله علیه وآله}: {فَاطِمَةُ سِيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ}
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

حوالہ: صحیح البخاری ج 3 کتاب الفضائل باب مناقب فاطمہ ص 1374 / مستدرک الصحیحین ج 3 باب مناقب فاطمہ ص 164 / سنن الترمذی ج 3 ص 226 / کنز العمال ج 13 ص 93 / منتخب کنز العمال ج 5 ص 97 / الجامع الصغیر ج 2 ص 654 ح 5760 / سیر أعلام النبلاء ج 2 ص 123 / الصواعق المحرقہ ص 187 و 191 / خصائص ال إمام علی للنسائی ص 118 / ینابیع المودۃ ج 2 ص 79 / الجوہرۃ فی نسب علی وآلہ ص 17 / البدایہ والنہایہ ج 2 ص 60.

الكتاب بقتل الأسود في خلافة أبي بكر رضي الله عنه، فكان كما أخبر به رسول الله ﷺ، وروى عبد الله بن ابي بكر: ان رسول الله ﷺ قال: «أيها الناس إني قد رأيت ليلة القدر، ثم انتزعت مني، ورأيت في يدي سوارين من ذهب فكرهتهما فنفختهما فطارا، فاولتهما هذين الكذابين صاحب اليمامة وصاحب صنعاء، ولن تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون دجالاً كل منهم يزعم انه نبي» وكان قتل الأسود المذكور قبل وفاة رسول الله ﷺ بيوم وليلة، وكان من اول خروج الاسود إلى ان قتل أربعة أشهر، وأما صاحب اليمامة فهو مسيلمة الكذاب، وسنذكر خبره ومقتله في خلافة أبي بكر رضي الله عنه.

(ذكر أخبار أبي بكر الصديق وخلافته رضي الله عنه)

لما قبض الله نبيه، قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه: من قال: إنّ رسول الله ﷺ مات علوت رأسه بسيفي هذا، وإنما ارتفع إلى السماء، فقرأ أبو بكر ﴿وما محمد إلا رسول قد خلت من قبله الرسل أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم﴾ [آل عمران: ١٤٤] فرجع القوم إلى قوله وبادروا سقيفة بني ساعدة، فبايع عمر أبا بكر رضي الله عنهما، وانثال الناس عليه يبايعونه، في العشر الاوسط من ربيع الأول سنة إحدى عشرة، خلا جماعة من بني هاشم والزبير وعتبة بن أبي لهب وخالد بن سعيد ابن العاص والمقداد بن عمرو وسلمان الفارسي وأبي ذر وعمار بن ياسر والبراء بن عازب وأبي بن كعب ومالوا مع علي بن ابي طالب، وقال في ذلك عتبة بن ابي لهب:

ما كنت أحسب أن الامر منصرف ... عن هاشم ثم منهم عن أبي حسن
عن أول الناس إيماناً وسابقه ... وأعلم الناس بالقرآن والسنن
وآخر الناس عهداً بالنبي من ... جبريل عون له في الغسل والكفن
من فيه ما فيهم لا يمترون به ... وليس في القوم ما فيه من الحسن

وكذلك تخلف عن بيعة ابي بكر ابو سفيان من بني أمية ثم إن ابا بكر بعث عمر بن الخطاب إلى علي ومن معه ليخرجهم من بيت فاطمة رضي الله عنها، وقال: إن ابوا عليك فقاتلهم. فاقبل عمر بشيء من نار على أن يضرم الدار، فلقيته فاطمة رضي الله عنها وقالت: إلى أين يا ابن الخطاب؟ اجئت لتحرق دارنا؟ قال: نعم، او تدخلوا فيما دخل فيه الأمة فخرج علي حتى اتى ابا بكر فبايعه، كذا نقله القاضي جمال الدين بن واصل، واسنده إلى ابن عبد ربه المغربي. (وروى) الزهري عن عائشة قالت: لم يبايع علي ابا بكر حتى ماتت فاطمة، وذلك بعد ستة أشهر لموت

وَقَالَتْ إِلَى أَيْنَ يَا ابْنَ الْخَطَّاب، أَجِئْتَ لِتُحْرِقَ دَارَنَا، قَالَ: نَعَمْ.

حضرت عمر ابن خطاب جب جناب زہرا سلام اللہ علیہا کے دروازے پر آیا تو شہزادی حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: اے ابن خطاب! تو کہاں آیا ہے، کیا تو اس لیے آیا ہے کہ ہمارے گھر کو جلا دے۔ حضرت عمر نے کہا: جی ہاں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 25

العقد الفريد

تأليف

الفقيه أحمد بن محمد بن عبد ربه الأندلسي

المتوفى ٣٢٨ هـ

تحقيق

الدكتور عبد المجيد الترحيني

الجزء الخامس

DKI

دار الكتب العلمية

أسسها محمد علي بيضون سنة 1971

بيروت - لبنان

العقد الفريد

تاليف: الفقيه احمد بن محمد بن عبد ربه الاندلسي، ص ١٣

المتوفى ٣٢٨ هـ المجلد الخامس - بيروت - لبنان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

أقبل على أبيّ فقال: هذا ما قلت لك قال: فأوص بنا . فخرج يخط برجليه حتى صار على المنبر ثم قال:

يا معشر المهاجرين إنكم أصبحتم تزيدون، وأصبحت الأنصار كما هي لا تزيد، ألا وإن الناس يكثرون وتقل الأنصار حتى يكونوا كالملح في الطعام فمن ولي من أمرهم شيئاً فليقبل من محسنهم ويعف عن مسيئهم .

ثم دخل، فلما توفي، قيل لي: هاتيك الأنصار مع سعد بن عبادة يقولون: نحن أولى بالأمر . والمهاجرون يقولون: لنا الأمر دونكم! فأتيت أبيا فقرعت بابه، فخرج إليّ ملتحفاً، فقلت: ألا أراك قاعداً ببيتك مُغلقاً عليك بابك، وهؤلاء قومك في بني ساعدة ينازعون المهاجرين، فأخرج إلى قومك فخرج، فقال:

إنكم والله ما أنتم من هذا الأمر في شيء، وإنه لهم دونكم: يليها من المهاجرين رجلان، ثم يقتل الثالث، وينزع الأمر فيكون ههنا ـ وأشار إلى الشام ـ وإن هذا الكلام لمبلول بريق رسول الله ﷺ ثم أغلق بابه ودخل .

ومن حديث حذيفة قال: كنا جلوساً عند رسول الله ﷺ، فقال: «إني لا أدري ما بقائي فيكم، فاقتدوا باللذين من بعدي ـ وأشار إلى أبي بكر وعمر ـ واهتدَوا بهدى عمّار، وما حدثكم ابن مسعود فصدّقوه .

الذين تخلفوا عن بيعة أبي بكر

عليّ، والعباس، والزبير، وسعد بن عبادة. فأما علي والعباس والزبير فقعدوا في بيت فاطمة حتى بعث إليهم أبو بكر عمرَ بن الخطاب ليخرجوا من بيت فاطمة . وقال له: إنْ أبوا فقاتلهم . فأقبل بقبس من نار على أن يضرم عليهم الدار، فلقيته فاطمة فقالت: يا ابن الخطاب: أجئت لتحرق دارنا؟ قال: نعم، أو تدخلوا فيما دخلت فيه الأمة! فخرج علي حتى دخل على أبي بكر فبايعه، فقال له أبو بكر: أكرهت إمارتي؟ فقال: لا، ولكني آليت أن لا أرتدي بعد موت رسول الله ﷺ

١٣

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي}.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے غضب ناک کیا اُس نے مجھے غضب ناک کیا۔

حوالہ: صحیح البخاری ج 3 کتاب الفضائل باب مناقب فاطمہؑ ص 1374 / خصائص ال إمام علیؑ للنسائی ص 122 / الجامع الصغیر ج 2 ص 653 ح 5858 / کنز العمال ج 3 ص 93 97 / منتخب بہامش المسند ج 5 ص 96 / مصابیح السنۃ ج 4 ص 185 / إسعاف الراغبین ص 188 / ذخائر العقبی ص 37 / ینابیع المودۃ ج 2 ص 79,52.

فَقَالَتْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَجِئْتَ لِتُحْرِقَ دَارَنَا؛ قَالَ نَعَمْ

حضرت عمر ابن خطاب جب جناب زہرا سلام اللہ علیہا کے دروازے پر آیا تو شہزادی حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: اے ابن خطاب! تو کہاں آیا ہے، کیا تو اس لیے آیا ہے کہ ہمارے گھر کو جلا دے۔ حضرت عمر نے کہا: جی ہاں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 26

مُرُوجُ الذَّهَب

وَمَعَادِنُ الجَوْهَر

تصنيف الرحالة الكبير والمؤرخ الجليل أبي الحسن علي بن الحسين بن علي المسعودي
المتوفى في عام ٣٤٦ من الهجرة

الجزء الثاني

تمتاز هذه الطبعة بدقة فهارسها
التي وضعها العلامة الاستاذ
يوسف اسعد داغر

من منشورات دار الهجرة
ايران - قم

مروج الذهب و معاون الجوهر

الجزء الثاني ـ المتوفى ٣٤٦هـ (اقرار جرم)، ص ٣٠١

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 26

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): (فَاطِمَةُ خُلِقَتْ حُورِيَّةً فِي صُورَةٍ إِنْسِيَّةٍ).

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ ایسی حوریہ ہیں، جو انسانی قالب میں خلق ہوئی ہیں۔

حوالہ: مناقب الامام علی ابن المغازلی ص296۔

من هذا الكتاب ومقتله في أخبار معاوية بن أبي سفيان .

موت أبي قحافة : ومات أبو قُحافة في خلافة عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه ، وهو ابن تسع وتسعين سنة ، وذلك في سنة ثلاث عشرة من الهجرة ، وهي السنة التي استخلف فيها عمر بن الخطاب رضي الله عنه ، وقد قيل : أنه مات في سنة أربع عشرة .

يوم السقيفة : ولما بويع أبو بكر في يوم السَّقيفة وجددت البيعة له يوم الثلاثاء على العامة خرج علي فقال : أفسدت علينا أمورنا ، ولم تستشر ، ولم تَرْعَ لنا حقاً ، فقال أبو بكر : بلى ؛ ولكني خشيت الفتنة ، وكان للمهاجرين والانصار يوم السَّقيفة خطب طويل ، ومجاذبة في الإمامة ، وخرج سعد بن عبادة ولم يبايع ، فصار إلى الشام ، فقتل هناك في سنة خمس عشرة ، وليس كتابنا هذا موضعاً لخبر مقتله ولم يبايعه أحد من بني هاشم حتى ماتت فاطمة رضي الله عنها .

عدي بن حاتم الطائي : ولما ارتدت العرب إلا أهل المسجدين ، ومَنْ بينهما وأناساً من العرب ؛ قدم عدي بن حاتم بإبل الصدقة إلى أبي بكر رضي الله تعالى عنه ، ففي ذلك يقول الحارث بن مالك الطائي :

وَفَيْنَا وفاء لم يَرَ الناسُ مثله وسَرْبَلَنَا مجداً عديُّ بن حاتم

علته : وكان أبو بكر رضي الله عنه قد سمته اليهود في شيء من الطعام ؛ وأكل معه الحارث بن كَلَدَة فعمي ، وكان السم لسنة ، ومرض أبو بكر قبل وفاته بخمسة عشر يوماً .

كلام له : ولما احْتُضِرَ قال : ما آسى على شيء إلا على ثلاث فعلتها وددت أني تركتها ، وثلاث تركتها وددت أني فعلتها ، وثلاث وددت أني سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عنها ؛ فأما الثلاث التي فعلتها ، فوددت أني تركتها ؛ فوددت أني لم أكن فتشت بيت فاطمة ، وذكر في ذلك كلاماً كثيراً ، ووددت أني لم أكن حرقت الفجاءة وأطلقته نجيحاً أو قتلته صريحاً ، ووددت أني يوم سقيفة بني ساعدة قَذَفْتُ الأمر

فَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَتَّشْتُ بَيْتَ فَاطِمَةَ.

حضرت ابوبکر کی وصیت کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر کی تفتیش نہ کرتا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 27

كتاب جمل من أنساب الأشراف

صنفه

الإمام أحمد بن يحيى بن جابر البلاذري

المتوفى ٢٧٩هـ/٨٩٢م

الجزء الثاني

الشمائل النبوية وأخبار الإمام علي بن أبي طالب

حققه وقدم له

الأستاذ الدكتور سهيل زكار الدكتور رياض زركلي

بإشراف

مكتب البحوث والدراسات

في

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

كتاب جمل من انساب الاشراف

امام احمد بن يحی بن جابر البلاذری المتوفی ۲۷۹ھ، الجزء الثانی ص ۲۶۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

بذلك أبايعك . فبسط يده فبايعه . ثم قال للزبير : تقول أنا ابن عمة رسول الله وحواريه وفارسه وأنا أحق بالأمر ؛ لا ها الله لأنا أحق به منك . فقال : لا تثريب يا خليفة رسول الله ، ابسط يدك ، فبسط يده فبايعه .

ـ المدائني ، عن مسلمة بن محارب ، عن سليمان التيمي ، وعن ابن عون

أن أبا بكر أرسل إلى عليّ يريد البيعة ، فلم يبايع . فجاء عمر ، ومعه قبس فتلقته فاطمة على الباب ، فقالت فاطمة : يا ابن الخطاب ، أتراك محرّقاً عليّ بابي ؟ قال : نعم . وذلك أقوى فيما جاء به أبوك . وجاء عليّ ، فبايع وقال : كنت عزمت أن لا أخرج من منزلي حتى أجمع القرآن .

ـ وقال أبو مخنف : لما استخلف عثمان ، دخل العباس على عليّ ، فقال : ما قدّمتك إلا تأخرت . قلتُ لك وقد احتضر النبي ﷺ : تعال ، فاسأله عن هذا الأمر لمن هو بعده ، فقلت : أكره أن لا يقول لكم . فلا نستخلف أبداً . ثم توفي ، فقلتُ : أبايعك ، فلا يختلف عليك اثنان . فأبيت . ثم توفي عمر ، فقلتُ : قد أطلق الله يدك ، وليس عليك تبعة . فلا تدخل في الشورى . فأبيت . فما الحيلة ؟

ـ المدائني ، عن أبي جزيّ ، عن معمر ، عن الزهري ، عن عروة ، عن عائشة قالت :

لم يبايع عليّ أبا بكر حتى ماتت فاطمة بعد ستة أشهر . فلما ماتت ، ضرع إلى صلح أبي بكر ، فأرسل إليه أن يأتيه . فقال له عمر : لا تأته وحدك . فقال : وماذا يصنعون بي ؟ فأتاه أبو بكر . فقال علي : والله ما نفسنا عليك ما ساق الله إليك من فضل وخير ، ولكنا نرى أن لنا في الأمر

ـ ٧٧٠ ـ

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): (فَاطِمَةُ حَوْرَاءُ آدَمِيَّةٌ لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمَثْ).

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ انسانی قالب میں حور ہے، جس نے نہ خون حیض دیکھا اور نہ کوئی دوسرا خون۔

حوالہ: الصواعق المحرقہ ص 160/ اسعاف الراغبین ص 188/ کنز العمال ج 13 ص 94/ منتخب کنز العمال ج 5 ص 97.

أَنَّ اَبَابَكْرٍ أَرْسَلَ اِلٰى عَلِيٍّ يُرِيْدُ الْبَيْعَةَ فَلَمْ يُبَايِعْ فَجَاءَ عُمَرُ وَمَعَهُ قَبَسٌ فَتَلَقَّتْهُ فَاطِمَةُ عَلَى الْبَابِ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَتَرَاكَ مُحَرِّقًا عَلَيَّ بَابِيْ، قَالَ نَعَمْ

حضرت ابوبکر نے بھیجا جب علی علیہ السلام کی طرف بیعت لینے کے ارادے سے پس جب حضرت علیؑ نے بیعت نہیں کی پس حضرت عمر آیا ان کے ساتھ آگ کا شعلہ تھا، پس حضرت عمر سے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ملاقات دروازے پر ہوئی، پس شہزادی نے فرمایا: یا ابن خطاب! کیا تم میرے دروازے کو آگ لگانے والے ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔ (''لا'' نہیں کہا بلکہ ''نعم'' کہا ہے)

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 28

ميزان الاعتدال

في نقد الرجال

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٨ هجرية

تحقيق

علي محمد البجاوي

القسم الأول

دار إحياء الكتب العربية
عيسى البابي الحلبي وشركاه

ميزان الاعتدال فى نقد الرَجال

تاليف: اَبي عبدالله محمد ابن احمد بن عثمان الذهبي، ص ۱۳۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): {فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤذِيني مَا آذَاهَا وَيَنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا}.
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے غضب ناک کرتی ہے، وہ مجھے غضب ناک کرتی ہے اور جو چیز اسے محزون کرتی ہے وہ مجھے محزون کرتی ہے۔

حوالہ: مستدرک الصحیحین ج 3 ص 173/ سنن الترمذی ج 3 باب فضل فاطمہ ص 240/ کنز العمال ج 13 ص 93/ منتخب کنز العمال بہامش المسند ج 5 ص 96/ الصواعق المحرقۃ الفصل الثالث ص 190۔

— ١٣٩ —

ـدث بها عن عبيدة بن حميد .

قال الدارقطني : لا يحتجّ به . وقال الخطيب . روى عنه محمد بن مخلد ، وما ... أحاديثه إلا مستقيمة .

٥٥٢ -- أحمد بن محمد(١) بن السرى بن يحيى بن أبي دارم المحدّث . أبو بكر الكوفى الرافضى الكذاب .

مات فى أول سنة سبع وخمسين وثلاثمائة .

وقيل : إنه لحق إبراهيم القصار .

حدث عن أحمد بن موسى والحمّار وموسى بن هارون وعدة .

روى عنه الحاكم ، وقال : رافضى ، غير ثقة .

وقال محمد بن أحمد بن حماد الكوفى الحافظ ـ بعد أن أرّخ موته : كان مستقيم ... عامّةَ دهره ، ثم فى آخر أيامه كان أكثر ما يقرأ عليه المثالب ، حضرتُه ورجل ... عليه : إنّ عمر رفس فاطمة حتى أسقطت بمحسن . وفى خبر آخر فى قوله تعالى: ... فرعون عمر وقبله أبو بكر والمؤتفكات عائشة وحفصة ، فوافقته على ذلك ؛ ثم ... حين أذّن الناس بهذا الأذان المحدث وضع حديثا متنه : تخرج نار من قعر عدن ... مبغضى آل محمد ، ووافقتُه عليه .

وجاءنى ابن سعيد فى أمر هذا الحديث ، فسألنى ، فكبُر عليه ، وأكثر الذكر ... كل قبيح ، وتركت حديثه ، وأخرجت عن يدى ما كتبته عنه . ويحتجون به ... الأذان . زعم أنه سمع موسى بن هارون ، عن الحمّانى ، عن أبى بكر بن عياش ، ... عبد العزيز بن رفيع ، عن أبى محذورة ، قال : كنتُ غلاما ، فقال النبى صلى ... عليه وسلم : اجعل فى آخر أذانك حىّ على خير العمل . وهذا حدثنا به جماعة عن ... ى ، عن يحيى الحمّانى . وإنما هو اجعَلْ فى آخر أذانك : الصلاة خير من النوم . ... ولم أحضر جنازته .

(١) هذه الترجمة لم ترد فى خ .

إنَّ عُمَرَ رَفَسَ فَاطِمَةَ حَتّى أَسْقَطَتْ بِمُحْسِن

تحقیق حضرت عمر نے حضرت فاطمہ کے سینے پر مارا جس کے باعث محسن ساقط ہو گیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب
29

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "الف"

لُغَاتُ الحَدِیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزّماں رحمۃ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لُغات وسعی مالاکلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

کتاب (الف) لغات الحدیث

تالیف: علامہ وحید الزمان، جلد اول، ص ۹۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): (فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُغْضِبُنِي مَا يُغْضِبُهَا وَيَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا).

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے غضب ناک کرتی ہے، وہ مجھے غضب ناک کرتی ہے اور جو چیز اسے خوش حال کرتی ہے وہ مجھے خوش حال کرتی ہے۔

حوالہ: الصواعق المحرقۃ ص 188 / قریب من لفظہ فی مستدرک الصحیحین ج 3 ص 172 / الجامع الصغیر ج 2 ص 653 ح 5859۔

جغرافیہ دانوں کی اصطلاح میں سمندر کے اُس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو دور تک خشکی میں چلا جائے (جیسے خلیج فارس، اسکندرونہ خلیج سویس وغیرہ)
کَانَ بَيْنَهُ خَلِيجٌ۔ وہاں ایک گہرا نالا تھا۔
لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔ تیرے دل میں ایسا کوئی کھانا نہ چبھے جس میں تو نصاریٰ کی مشابہت سمجھ (یعنی کھانے پینے میں نصاریٰ یا اور کسی دوسری قوم والوں کی مشابہت سے کچھ نہ ڈرنا چاہئے۔ یہ کھانا پینا پہننا وغیرہ دین سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب کے پکائے ہوئے کھانے بشرطیکہ وہ کوئی حرام چیز نہ پکائیں یا اُن کے سب جو اقسام کھانے کے طیار کئے جاتے ہیں ان سب کا کھانا مسلمانوں کو درست ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے اگر تو ایسا کریگا تو نصاریٰ کی مشابہت کریگا کیونکہ نصاریٰ کے درویش (راہب) ہر شخص کا کھانا کھانے میں تامل کرتے ہیں جیسے ہندو تامل کرتے ہیں)۔
لَوْلَا عَهْدٌ عَهِدَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ لَأَوْرَدْتُ الْمُخَالِفِينَ خَلِيجَ الْمَنِيَّةِ۔ اگر آنحضرت ﷺ نے مجھ سے ایک عہد نہ لیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ پر اُتارتا (ان کا کام تمام کر دیتا اصل میں خلیج گہرے نالے کو کہتے ہیں یا اس نہر کو جو بڑی نہر سے نکالی جائے) یہ حضرت علیؓ کا قول ہے۔
إِنَّ الْحِكْمَةَ تَكُونُ فِي صَدْرِ الْمُنَافِقِ فَتَتَلَجْلَجُ فِي صَدْرِهِ حَتَّى تَخْرُجَ فَتَسْكُنَ إِلَى صَوَاحِبِهَا فِي صَدْرِ الْمُؤْمِنِ۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا حکمت کی بات (یعنی علم) جہاں ہو وہاں سے حاصل کر یہ نہیں کہ علم حاصل کرنے میں شرم کرے اگر کافر کے پاس ہو تو اُس سے بھی حاصل کرے مراد دنیوی علوم و فنون ہیں) بات یہ ہے کہ منافق کے دل میں حکمت کی بات کھٹکتی رہتی ہے یہاں تک کہ نکل کر حکمت کی دوسری باتوں کیساتھ مل کر مومن کے دل میں آن کر ٹھہر جاتی ہے۔ دم لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن کا سینہ علم کا خزانہ ہے، مومن ہر طرف سے علم حاصل کر کے اپنے سینے کو علم کا گنجینہ بناتا ہے اور اُس پر عمل کرتا ہے منافق کیا کرتا ہے اگر علم کی کوئی بات حاصل بھی کر لیتا ہو تو اُس پر عمل نہیں کرتا نہ وہ اُس کے دل میں جمتی ہے آخر اُسکے دل میں سے نکل کر مومن کے دل میں جا کر قرار پکڑتی ہے)۔
إِخْتِلَاجٌ۔ ایک بیماری ہے یعنی پھڑکنا۔
تَخَلَّجَتْهُ أُمُورُ الدُّنْيَا۔ دنیا کے کاموں نے اُسکو مشغول کر دیا۔ پھنسا دیا۔
لَا يَتَخَالَجُ فِي صَدْرِي مِنْهُ شَيْءٌ۔ اُسکی طرف سے مجھے کچھ شبہ ہے۔
هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْخَلَنْجِ تُقْشَرُ وَلِعَاءٌ حَتَّى لِحَاءٍ حَتَّى تَصِلَ إِلَى جَوْهَرٍ۔ جو شخص اپنے باپ دادا پر فخر کرتا ہو خود کوئی جوہر نہ رکھتا ہو اُس کی مثال خلنج کی سی ہے (جو ایک درخت ہے) اُس کو چھیلتا جاتا ہے ایک پوست کے اندر دوسرا پوست (مغز کا نام نہیں) بڑی مشکل سے کہیں مغز تک پہنچتا ہے۔
خَوْلَنْجَانُ۔ ایک مشہور دوا ہے، جڑی ذکہا۔
فِي صِحَافِ الْخَلَنْجِ خلنج کے پیالوں میں۔
خَلْخَلَةٌ۔ حرکت کرنا مچو کل ہونا۔

لَوْلَا عَهْدٌ عَهِدَهُ رَسُولُ اللهِ إِلَيَّ لَأَوْرَدْتُ الْمُخَالِفِينَ خَلِيجَ الْمَنِيَّةِ.

ترجمہ: اگر آنحضرتؐ نے مجھ سے ایک عہد نہ لیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ اُتارتا (ان کا کام تمام کر دیتا، اصل میں خلیج گہرے نالے کو کہتے ہیں اور اس نہر کو جو بڑی نہر سے نکالی جائے یہ حضرت علیؑ کا قول ہے۔)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 30

الوافي بالوفيات

تأليف

صلاح الدين خليل بن أيبك الصفدي

الجزء الرابع

طبعة جديدة منقحة مصححة

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

الوافى بالوفيات

الجزء الرابع ـ تاليف: صلاح الدين خليل بن ايبك الصفدى ـ ص ۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 30

قال رسول الله {صلی الله علیه وآله}: {فَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ يَا عَلِيُّ وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ مجھے زیادہ محبوب ہیں اور آپ مجھے فاطمہ سے زیادہ عزیز ہیں۔

حوالہ: مجمع الزوائد ج 9 ص 202/ الجامع الصغیر ج 2 ص 654 ح 5761/منتخب کنز العمال ج 5 ص 97/ اُسد الغابۃ ج 5 ص 522/ ینابیع المودۃ ج 2 باب 56 ص 79/ الصواعق المحرقۃ الفصل الثالث ص 191.

ومنها أن القرآن ليس إعجازه من جهة فصاحته وإنّما إعجازه بالنظر إلى الأخبار عن الأمور الماضية والمستقبلة، قلت: وهذا ليس بشيء، لأن الله تعالى أمره أن يتحدّى العرب بسورة من مثله وغالب السور ليس فيها أخبار عن ماضٍ ولا مستقبل فدلّ على أن العجز كان عن الفصاحة.

ومنها أنّه قال: الإجماع ليس بحجّة في الشرع وكذلك القياس ليس بحجّة وإنّما الحجّة قول الإمام المعصوم.

ومنها ميله إلى الرفض ووقوعه في أكابر الصحابة رضي الله عنهم وقال: نصّ النبيُّ ﷺ على أن الإمام عليٌّ وعيّنه وعرفت الصحابة ذلك ولكن كتمه عمر لأجل أبي بكر رضي الله عنهما، وقال: إنّ عمر ضرب بطن فاطمة يوم البيعة حتى ألقت المحسّن من بطنها، ووقع في جميع الصحابة فيما حكموا فيه بالاجتهاد، فقال: لا يخلو إمّا أن جهلوا فلا يحلّ لهم أو أنهم أرادوا أن يكونوا أرباب مذاهب فهو نفاق، وعنده الجاهل بأحكام الذين كافر والمنافق فاسق أو كافر وكلاهما يوجب الخلود في النار.

ومنها أنّه قال: مَن سرق مائة درهم وتسعة وتسعين درهمًا أو ظلمها لم يفسق حتى يبلغ النصاب في الزكاة وهو مائتان. نعوذ بالله من هوًى مُضِلّ وعقل يؤدّي إلى التديّن بهذه العقائد الفاسدة.

وقد ذهب جماعة من العلماء إلى أن النظّام كان في الباطن على مذهب البراهمة الذين ينكرون النبوّة وأنه لم يظهر ذلك خوفًا من السيف، فكفّره معظم العلماء وكفّره جماعة من المعتزلة حتى أبو الهذيل والإسكافي وجعفر بن حرب كلٌّ منهم صنّف كتابًا في تكفيره، وكان مع ذلك فاسقًا مدمنًا على الخمر وكان آخر كلامه أن القدح كان في يده وهو سكران، فقال وهو في علّيّة له يشرب فيها [الكامل]:

اشربْ على طربٍ وقُلْ لمهدّدٍ ... هوّنْ عليك يكون ما هو كائنُ

فلما فرغ من كلامه سقط من العليّة فمات من ساعته في سنة ثلاثين ومائتين تقريبًا. وشعره في غاية الجودة لكنه يبالغ في مقاصده حتى يُخرج كلامه إلى المحال، من ذلك قوله [الطويل]:

توهّمه طرفي فآلم خدَّهُ ... فصار مكان الوهم من نظري أثرُ

انّ عمر ضرب بطن فاطمة یوم البیعة حتی القت المحسن من بطنها

حضرت عمر نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پیٹ پر مارا بیعت کے دن یہاں تک کے بچہ شکم مبارک میں ساقط ہوگیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 31

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

صحیح بخاری شریف

مترجم

جلد دوم

جس کو رئیس المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرمایا

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

صحیح بخاری شریف

جلد دوم، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ، ترجمہ علامہ وحید الزماں ص ۴۵۵-۶۷۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

٩٠٨ – حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي)).

٩٠٩ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ)).

((فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ)).

٣٩٦ – بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ((هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ.

٩١٠ – حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ ((أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصَى، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: اسْتَخْلِفْ. قَالَ: وَقَالُوهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَمَنْ؟ فَسَكَتَ. فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ – أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ – فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ. فَقَالَ عُثْمَانُ: وَقَالُوا؟

۹۰۸– ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرا ایک ٹکڑا (جگر گوشہ) ہے جو شخص اس کو ناحق غصہ دلائے اس نے مجھ کو غصہ دلایا۔

۹۰۹– ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مرض الموت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی صاحبزادی کو بلایا پہلے (کان میں) چپکے سے ان سے کچھ فرمایا وہ رونے لگیں پھر ان کو بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں– حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا پہلے آپ نے فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں میں رونے لگی پھر چپکے سے مجھ کو یہ فرمایا میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تو میرے پاس آئے گی اس وقت میں ہنس دی–

باب: حضرت زبیر بن عوام کی فضیلت

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا وہ آنحضرت ﷺ کے حواری تھے اور حواریوں کو (جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے) حواری اس لئے کہتے ہیں کہ وہ سفید کپڑے پہنا کرتے تھے–

۹۱۰– ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ کو مروان بن حکم نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک سال میں نکسیر پھوٹنے کی بیماری عام ہو گئی تھی– نکسیر پھوٹی اور بہت سخت آتی کہ وہ حج کو نہ جا سکے– اور انہوں نے وصیت کی اس وقت قریش کا ایک شخص (نام نامعلوم) ان کے پاس گیا کہنے لگا تم کسی کو خلیفہ بنا جاؤ– انہوں نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں؟ یہ سن کر وہ چپ ہو رہا پھر ایک دوسرا شخص گیا میں سمجھتا ہوں وہ حارث تھا– اس نے یہی کہا کسی کو خلیفہ بنا جاؤ– حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے

کتاب 31

قال رسول اللّٰہ {صلی اللّٰہ علیہ وآلہ}: {فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي وَهِيَ قَلْبِي وَهِيَ رُوحِي الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيَّ}.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور یہ میرے دونوں پہلوؤں میں موجود میرا دل اور میری روح ہے۔

حوالہ: نور الابصار ص 52.

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّي. فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي۔

مسور بن مخرمہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا ایک ٹکڑا (جگر گوشہ) ہے جو شخص اس کو ناحق غصہ دلائے، اس نے مجھ کو غصہ دلایا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُوبَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلاً وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنِ ائْتِنَا وَلاَ يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ : لاَ وَاللهِ لاَ تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَمَا عَسَيْتَهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي وَاللهِ لآتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَقَالَ : إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالأَمْرِ وَكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا

ہم مال واسباب چھوڑ جائیں' وہ سب صدقہ ہے۔ البتہ اس میں شک نہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی اولاد اسی مال میں سے کھائیں گے اور میں تو آنحضرت ﷺ کی خیرات اسی حال پر رکھوں گا جیسے آنحضرت ﷺ کی زندگی میں تھی اور جیسا آنحضرت ﷺ کیا کرتے تھے' میں بھی ویسا ہی کرتا رہوں گا– (جس جس کو آپؐ دیتے تھے میں بھی انہی کو دیتا رہوں گا) غرض ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ کو اس ترکہ میں سے کچھ بھی دینا منظور نہ کیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ابو بکر رضی اللہ عنہ پر غصہ آیا انہوں نے ان کی ملاقات ترک کر دی اور مرنے تک ان سے بات نہ کی۔ وہ آنحضرت ﷺ کے بعد صرف چھ مہینے تو زندہ رہیں جب ان کی وفات ہوئی ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رات ہی کو ان کو دفن کر دیا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی وفات کی خبر نہ دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان پر نماز پڑھی' اور جب تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا زندہ تھیں تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بہت توجہ رکھتے تھے (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خیال سے) جب ان کی وفات ہو گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا لوگوں کے منہ ان کی طرف سے پھرے معلوم ہوتے ہیں– اس وقت انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے صلح کر لینا اور ان سے بیعت کر لینا چاہا۔ اس سے پہلے چھ مہینے تک انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی تھی– پھر انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ تم اکیلے آؤ اور کسی کو اپنے ساتھ نہ لاؤ' ان کو یہ منظور نہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ آئیں۔ حضرت عمر نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا خدا کی قسم تم اکیلے ان کے پاس نہ جانا۔ ابو بکر نے کہا کیوں وہ میرے ساتھ کیا کریں گے؟ میں تو خدا کی قسم ضرور ان کے پاس جاؤں گا– آخر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خدا کو گواہ کیا اور کہنے لگے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم کو تمہاری فضیلت اور بزرگی معلوم ہے جو اللہ نے تم کو عنایت فرمائی اور اللہ نے جو عزت تم کو دی (مسلمانوں کا حاکم بنایا) اس پر ہم کچھ حسد نہیں کرتے مگر ہم کو یہی برا معلوم ہوا کہ تم نے اکیلے ہی اکیلے خلافت اڑالی (ہم سے صلاح نہ لی) ہم یہ خیال کرتے تھے کہ اس مشورے میں ہم لوگ ضرور شریک کئے جائیں گے کیونکہ ہم کو آنحضرت ﷺ سے رشتہ داری اور قرابت تھی– (حضرت علی رضی

فَلَمۡ تُکَلِّمہ حَتّیٰ تُوُفِّیَتۡ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو حضرت ابوبکر پر غصہ آیا انھوں نے ان کی ملاقات ترک کردی اور مرنے تک ان سے بات نہ کی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب
32

شرح نهج البلاغة

لابن أبي الحديد

بتحقيق
محمد أبو الفضل ابراهيم

لسان المیزان جلد ۱ ص۲۹۴

الجزء الأول

دار احياء الكتب العربية
عيسى البابي الحلبي وشركاه

شرح نہج البلاغہ لا بن ابی الحدید
الجزء الاول، بتحقیق: محمد ابوالفضل ابراہیم، ص ۴۵۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 2

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): (فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي).

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری امت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

حوالہ: سیر أعلام النبلاء، ج 2 ص 127/ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب فاطمة/ مجمع الزوائد ج 2 ص 201/ إسعاف الراغبين ص 187.

قال أحمد بن عبد العزيز : وحدّثني المغيرة بن محمد المهلّبي قال : ذاكرت إسماعيل ابن إسحاق القاضي بهــذا الحديث ، وأنّ أبا سفيان قال لعثمان : بأبي أنت ! أنفق ولا تــكنْ كأبي حجر ، وتداولوها يابني أمية تداول الولدانِ الــكُرة ، فوالله مامن جَنّة ولا نار — وكان الزّبير حاضرا ، فقال عثمان لأبي سفيان: اعْزُب ، فقال : يابنيّ أهاهنا أحدا قال الزبير: نعم والله لا كتمتُها عليك — قال : فقال إسماعيل: هذا باطل. قلت: وكيف ذلك؟ قال : ما أنــكر هذا من أبي سفيان، ولــكن أنــكر أن يكون سَمِعه عثمان، ولم يضرب عنقه.

وروى أحمد بن عبد العزيز ، قال : جاء أبو سفيان إلى عليّ عليــه الســلام ، فقال : وليّتم على هذا الأمر أذلّ بيت في قريش ، أما والله لئن شئت لأملأنّها على أبي فصيل خيلا ورجلا ، فقال عليّ عليه السلام : طالما غششتَ الإسلام وأهلَه فــما ضررتَهُم شيئا ! لا حاجة لنا إلى خيلك ورجلك ، لولا أنّا رأينا أبا بكر لها أهلا ، لما تركناه .

وروى أحمد بن عبد العزيز ، قال : لما بويع لأبي بكر كان الزبير والمقداد يختلفان في جماعة من الناس إلى عليّ وهو في بيت فاطمة، فيتشاورون ويتراجعون أمورهم، فخرج عمر حتى دخل على فاطمة عليها السلام ، وقال: يابنتَ رسول الله، مامن أحد من الخلق أحبّ إلينا من أبيك ، ومامن أحد أحبّ إلينا منك بعــد أبيك ، وايمُ الله ماذاك بمانعي إن اجتمع هؤلاء النَّفَر عندك أنْ آمرَ بتحريق البيت عليهم . فلــما خرج عمر جاءوها ، فقالت : تعلَمون أنّ عمر جاءني ، وحلف لي بالله إن عُدتم لَيحرقَنّ عليــكم البيت، وايمُ الله ليمضين لما حَلَف له ، فانصرفوا عنا راشدين . فلم يرجعوا إلى بيتها ، وذهبوا فبايعوا لأبي بكر .

* * *

وروى أحمد — وروى المبرّد في " الــكامل " صدر هذا الخبر[1] — عن عبدالرحمن

(١) والخبر أيضاً في تاريخ الطبري : (٣ : ٢٣٤) وما بعدها .

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وروی احمد بن عبدالعزیز . قال: لما بویع لأبی بکر کان الزبیر و المقداد یختلفان فی جماعة من الناس الی علی و هو فی بیت فاطمة، فیتشاورون و یتراجعون امورهم. فخرج عمر حتی دخل علی فاطمة علیها السلام. و قال: یا بنت رسول الله، ما من أحد من الخلق احب الینا من ابیك، و ما من احد احب الینا منك بعد ابیك. و ایم الله ما ذاك بمانعی ان اجتمع هولاء النفر عندك ان آمر بتحریق البیت علیهم. فلما خرج عمر جاء وها. فقالت: تعلممون ان عمر جاءنی، وحلف لی بالله ان عُدتم لَیحرقن علیکم البیت، وایمُ الله لیمضین لما حَلَف له. فانصر فوا عنا راشدین. فلم یرجعوا الی بیتها، وذهبوا فبایعوا الابی بکر.

ترجمہ: جب حضرت ابوبکر کی بیعت لی گئی زبیر، مقداد کچھ لوگوں کے ہمراہ حضرت علیؑ کے پاس بی بی فاطمہؑ کے گھر رفت و آمد کر رہے تھے اور اپنے اُمور کے سلسلے میں باہم مشاورت کر رہے تھے۔ حضرت عمر بی بی فاطمہؑ کے گھر میں داخل ہوئے اور کہا: اے بنت رسول اللہ! مخلوق میں سے کوئی بھی آپ کے والد سے زیادہ ہمیں محبوب نہیں اور آپ کے والد کے بعد آپ سے زیادہ کوئی اور ہمیں محبوب نہیں۔ اگر یہ افراد دوبارہ اکٹھے ہوئے تو با خدا آپ کی یہ محبوبیت مجھے اس بات سے نہیں روک پائے گی کہ اس گھر کو اِن افراد سمیت جلا ڈالنے کا حکم صادر کروں۔ جب حضرت عمر چلے گئے تو یہ افراد بی بی سیّدہؑ کے پاس آئے تو بی بی سیّدہؑ نے ان سے کہا تمھیں معلوم ہے کہ حضرت عمر میرے پاس آئے تھے اور اللہ کی قسم کھائی ہے کہ اگر تم لوگ دوبارہ آئے تو وہ گھر کو تم سمیت جلا ڈالیں گے اور اللہ کی قسم وہ اپنی قسم ضرور پوری کریں گے۔ یہ سن کر وہ افراد چلے گئے، دوبارہ پلٹ کر نہیں آئے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 33

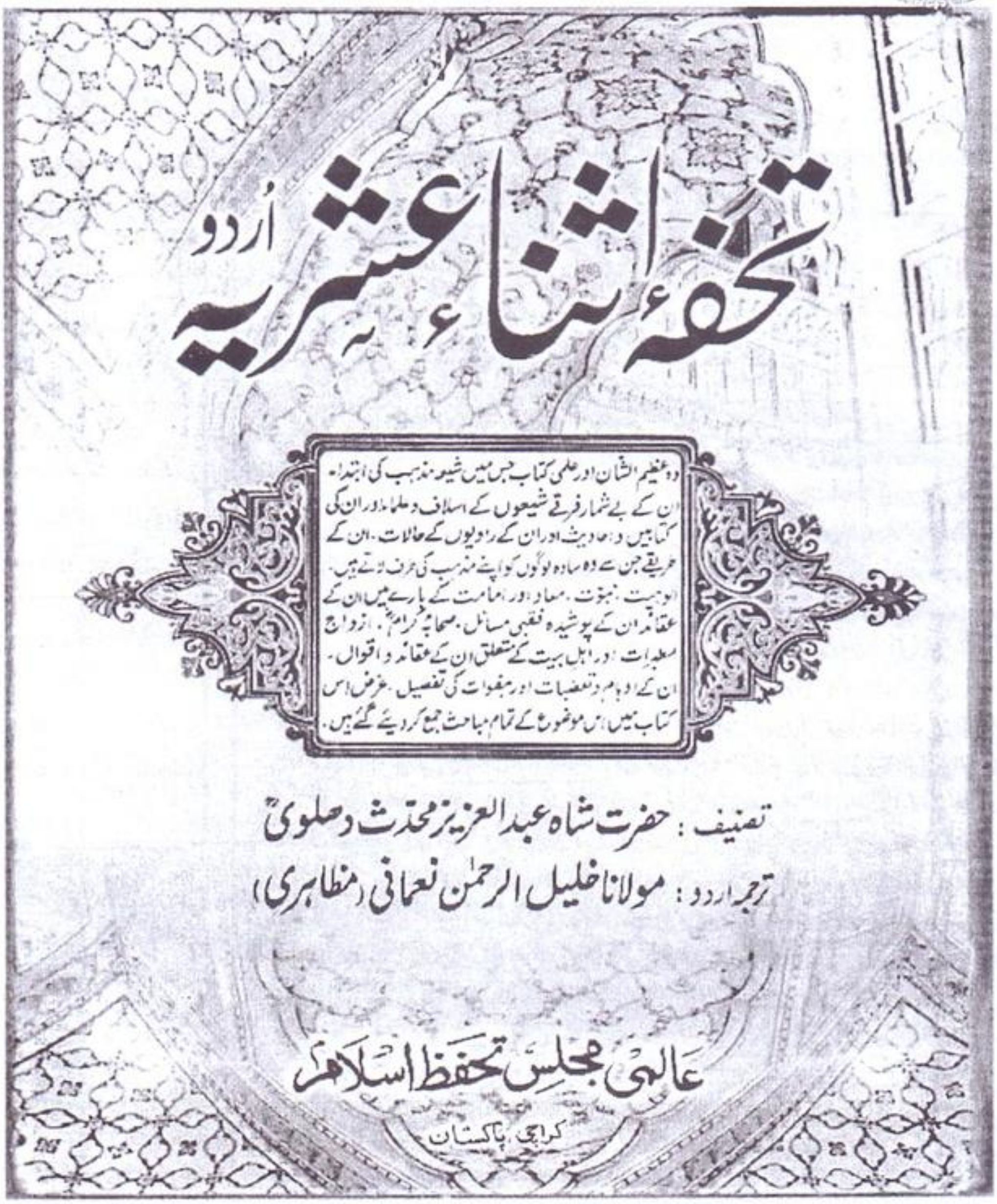

تحفہ اثنا عشریہ (اُردو)

تصنیف: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ، ترجمہ اُردو: مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی (مظاہری)۔ص ۵٦۸ تا ۵۷۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 33

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): {فاطِمَةُ شُجْنَةٌ مِنّي يَبْسُطُني ما يَبْسُطُها وَيَقْبِضُني ما يَقْبِضُها}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری شاخ ہے۔ جو چیز اسے خوش کرتی ہے، وہ مجھے خوش کرتی ہے اور جو چیز اسے اذیت دیتی ہے، وہ مجھے اذیت دیتی ہے۔

حوالہ: مستدرک الصحیحین ج 3 باب مناقب فاطمہ ص 168 / کنز العمال ج 13 ص 96 / منتخب کنز العمال ج 5 ص 97 / سیر أعلام النبلاء ج 2 ص 132.

تحفۂ اثنا عشریہ اردو

۵۶۸

اور یہ قصہ مشہور عوام اور زبان زد خلق تھا۔ اگر اتنی پابندی، تاکید، شہرت اور تواتر کے باوجود بھی عمل نہ کریں تو چند حضرات کے سامنے لکھی ہوئی نبی کی تحریر ان پر کیا اثر ڈالتی۔

حاصل کلام یہ کہ کسی بھی صورت میں اس تحریر سے روکدینے سے امت کی حق تلفی نہیں ہوتی، نہ مہمات دینی پردہ خفا میں رہتے ہیں۔ ان کا یہ خیال باطل بھی امام مہدی کی غیبت کے لغو خیال کا چربہ ہے۔ کہ اسکی حقیقت بھی وسوسہ اور وہم کے سوا کچھ نہیں اور وہم کی بیماری کا علاج کسی کے پاس بھی نہیں، حتی کہ لقمان حکیم کے پاس بھی نہیں۔

الحتر الحق (۲) دوسرا طعن و اعتراض یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جناب سیدۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا مکان جلا دیا۔ اور آپ کے پہلوئے مبارک میں تلوار کا کچوکا دیا کہ اس کے صدمہ سے آپ کا حمل ساقط ہوگیا۔ یہ قصہ سراسر بہتان اور بدترین افترا اور جھوٹ ہے اسکی کوئی اصلیت نہیں۔ اس لئے امامیہ حضرات کی اکثریت اس قصہ کی قائل ہی نہیں۔ اتنا کہتے ہیں کہ گھر جلانے کا ارادہ کیا تھا مگر وہ ارادہ عمل میں نہیں آسکا۔ حالانکہ قصد و ارادہ دل کی کیفیت ہے جس پر خدا کے سوا کوئی مطلع نہیں ہوسکتا۔

اگر ان کی مراد یہ ہو کہ آپ نے زبانی طور پر ڈرایا دھمکایا اور کہا کہ میں اسکو جلا دوں گا تو یہ ڈراوا اور دھمکی بھی ان لوگوں کے لئے تھی جو جناب سیدہ کے مکان کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرتے جو ہر خائن کا ملجا اور جائے پناہ تھا اور جسے انہوں نے حرم مکہ کا درجہ دے رکھا تھا، اور خلیفہ اول کی خلافت کے خلاف فساد انگیز مشورے کرتے اور منصوبے بناتے اور فتنہ و فساد برپا کرنے کی تدبیریں سوچتے۔ خود جناب سیدہ زہرا ان کی نشست اور فساد انگیز حرکات سے شاکی اور نالاں تھیں۔ مگر حسن خلق کے سبب کھلم کھلا ان کو اپنے یہاں آنے سے منع نہ کرسکتی تھیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان حالات کا علم ہوا اور حقیقت واقعہ سے آگاہی ہوئی، تو آپ نے ان جمع ہونے والے فسادیوں سے کہا کہ اگر تم اپنی فساد انگیز حرکات سے باز نہ آئے تو گھر سمیت تم کو جلا دوں گا۔ جلانے کی دھمکی کی تخصیص ایک لطیف و باریک استنباط پر مبنی ہے جو آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک سے فرمایا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو نماز کی جماعت میں شریک نہیں ہوتے اور امام کی اقتدا نہیں کرتے تھے اسی قسم کی دھمکی دی تھی کہ اگر یہ لوگ ترک جماعت کرتے رہے اور اس سے باز نہ آئے تو میں ان کو مع ان کے گھروں کے جلا دوں گا۔

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے مقرر فرمودہ پیش امام تھے، اور یہ سازشی لوگ امام حق کی اقتدا چھوڑنے کے منصوبے بنا رہے تھے اور مسلمانوں کی جماعت سے رشتہ رفاقت توڑنے پر کام کر رہے تھے اس لئے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تہدید کے مستحق قرار پائے۔ لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل سے ملتا ہے جو فتح مکہ کے وقت ظہور میں آیا تھا جب فتح مکہ کے دن آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ابن خطل (جو کفار کا شاعر تھا جس نے بارہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہے اور روسیاہ ہوا۔) حرم کعبہ میں جا چھپا ہے اور اس کے پردوں میں لپٹا ہوا ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جہاں چھپا ہے وہیں اسکو قتل کر دو اور کسی بات کا لحاظ نہ کرو۔ تو ایسے لعنتی اور پھٹکار مارے راندۂ درگاہ الٰہی لوگوں کو خانۂ خدا میں بھی پناہ نہیں تو خانۂ زہرا (رضی اللہ عنہا) میں انکو امان کیسے مل سکتی ہے۔ اور جناب زہرا رضی اللہ عنہا کو ایسے فسادیوں کی سزا پر تکدر کیوں ہونے لگا۔ علاوہ ازیں خود ان سے بھی ایسی صحیح روایات منقول ہیں کہ جناب زہرا رضی اللہ عنہا خود بھی ان لوگوں کو اس طرح جمع ہونے سے منع فرماتی تھیں! اور اس سلسلہ میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فعل سے بدرجہا کم ہے، کہ شہادت ذوالنورین جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد جب آپ مسند آرائے خلافت ہوئے تو وہ لوگ جو آپ کی خلافت کا تختہ الٹنے کے

اتنا کہتے ہیں کہ گھر جلانے کا ارادہ کیا تھا مگر وہ ارادہ عمل میں نہیں آسکا۔ حالاں کہ قصد و ارادہ دل کی کیفیت ہے جس پر خدا کے سوا کوئی مطلع نہیں ہوسکتا۔ اگر ان کی مراد یہ ہو کہ آپ نے زبانی طور پر ڈرایا دھمکایا اور کہا کہ میں اس کو جلا دوں گا تو یہ ڈراوا اور دھمکی بھی ان لوگوں کے لیے تھی جو جناب سیّدہ کے مکان کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرتے، جو ہر خائن کا ملجا اور جائے پناہ تھا اور جسے اُنھوں نے حکمِ مکہ کا درجہ دے رکھا تھا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 33

منصوبے اپنے ذہنوں میں رکھتے تھے، مدینہ منورہ سے بھاگ کر حرم مکہ میں جا پہنچے. قاتلین عثمان سے قصاص کا مطالبہ کرنے والوں کے ہمنوا ہو گئے اور حرم محترم جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو گئے تو ایسے لوگوں کو آپ نے قتل کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم محترم اور اپنی ماں، بلکہ ام المؤمنین کی حرمت و عزت کا کوئی پاس نہ کیا. اس سلسلہ میں حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تکلیف پہنچی اور جو اہانت و ذلت اٹھائی واظہر من الشمس ہے: لیکن حقیقت یہ ہے کہ جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو صواب و درست ہی کہیں گے. کیونکہ اس قسم کے اہم امور میں جو عام فتنہ و فساد کا سبب بن سکتے ہوں، انفرادی مصلحتوں کو ملحوظ رکھنا اور فتنہ کے مبادی و مقدمات کو نظر انداز کر دینا ان کے دفعیہ کی کوشش نہ کرنا دین و دنیا کے معاملات میں بے تدبیری سمجھی جائے گی. تو جس طرح سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی جائے قیام و سکونت لائق عزت تھی، اسی طرح ام المؤمنین جو حرم محترم رسول، آپکی محبوب زوجہ، اور محبوبۃ النبی بھی تھیں. آپ بھی واجب الاحترام اور لائق تعظیم تھیں بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تو گھر جلانے کی غرض سے اور تہدید و ترہیب کی بنا پر محض قول ہی صادر ہوا تھا. اور جناب امیر رضی اللہ عنہ نے تو اس کو عمل کی بھی آخری حد تک پہنچا دیا. لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق زبان طعن دراز کرنا تعصب و عناد پر مبنی ہے! حالانکہ جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا قول جناب امیر رضی اللہ عنہ کے فعل سے باعتبار درجہ بہت ہی کم اور ہلکا تھا.

اب اگر اہل سنت پر الزام دینے کی خاطر فرق پیدا کر کے یہ کہا جائے کہ چونکہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت برحق تھی لہٰذا انتظام مملکت کی حفاظت ضروری اور اولیت رکھتی ہے، اس کے مقابلہ میں ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا پاس اور حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ وہاں ساقط ہو گا. اور خلافت جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چونکہ ناحق تھی اس لیے خلافت فاسدہ کے انتظام کی خاطر کے لیے جناب سیدہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے احترام کا لحاظ نہ کرنا وبال اور قابل اعتراض بات ہو گی: تو یہ فرق ہمارے نزدیک انتہائی حماقت و نادانی اور بے عقلی کی بات ہے. اس لئے کہ اہل سنت تو دونوں خلافتوں کو برابر سمجھتے اور برحق مانتے اور جانتے ہیں خصوصاً ایسے وقت کہ اعتراض حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر کیا جا رہا ہے کیونکہ ان کے نزدیک تو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حقیقت خلافت متعین ہو چکی تھی اور اس وقت جناب صدیق رضی اللہ عنہ کا کوئی ایسا مخالف اور ہمسر بھی میدان میں دعوائے خلافت کے ساتھ موجود نہ تھا جس کی مخالفت کچھ بھی اہمیت رکھتی ہو تو منظم اور برحق خلافت کے خلاف سازشیں کرنا اور منصوبے بنانا خصوصاً جبکہ جوش اسلام کی نشو و نما ہو رہی تھی اور دین و ایمان کے پودے نے جڑیں پکڑی تھیں سزائے قتل کو واجب کرتا ہے. حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے سازشیوں کو اسوقت قتل بھی کر دیتے تو یہ جائز اور حق تھا. انہوں نے تو صرف ڈرا دھمکا کر ہی جان بخشی کر دی! اور تعجب تو ان شیعہ فضلا پر ہوتا ہے جنہوں نے اس واقعہ کو نمک مرچ لگا کر اور بڑھا چڑھا کر اپنا خبث و بغض سب پر عیاں کر دیا ہے کہ جن جوانوں کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ڈرا دھمکایا تھا ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی جناب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بھی تھے. اور اس کے بعد جناب سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا نے بنی ہاشم کے نوجوانوں اور زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر پر مجلس برپا کرنے اور اکٹھے ہونے سے منع فرمایا!

سبحان اللہ! کیا انوکھی منطق ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے خلاف جناب زبیر رضی اللہ عنہ فساد کے منصوبے بنائیں تو وہ معصوم بے خطا اور واجب التعظیم ہوں. اور جب یہی زبیر رضی اللہ عنہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص طلب کرنے میں بہ تشدد درشت رکھیں تو واجب القتل قرار پائیں! جناب سیدہ زہرا رضی اللہ عنہ کے مکان میں جب لوگ فتنہ و فساد بپا کرنے کے منصوبے بنائیں. سازشیں کریں تو وہ مقبول و پسندیدہ ہوں. اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زوجہ

حضرت عمر ایسے سازشیوں کو اس وقت قتل بھی کر دیتے تو یہ جائز اور حق تھا۔ اُنھوں نے تو صرف ڈرا دھمکا کر ہی جان بخشی کر دی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 33

جو بلا شبہ ام المؤمنین تھیں۔ کی قیادت و سربراہی میں قصاص کا دعویٰ یا قاتلین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شکایت میں زبان کھولی، تو نا مقبول اور مردود القول قرار دیئے جائیں! ایسا ہر اور داہیات، فرد، اصول شیعہ ہی پر مبنی ہو سکتا ہے۔ اگر وہ اہل سنت پر اپنے ہی اصولوں سے الزام تھوپنا چاہیں، تو سیدھا سیدھا کہیں، اس ایچ پیچ کی کیا ضرورت ہے! جب رسول اللہ علیہ وسلم نے ترک جماعت پر جو سنت مؤکدہ تھی، اور اس کا فائدہ صرف مکلفین تک محدود تھا۔ اس کے ترک سے عامۂ مسلمین کو کوئی خطرہ یا نقصان نہیں پہنچتا تھا۔ اس سبب کے باوجود ان تارکین جماعت کے گھروں کو جلانے کی تہدید فرمائی۔ تو ایسے فتنہ و فساد پر جس سے پوری ملت اسلامیہ کے متاثر اور خونچکاں ہونے کا خطرہ ہو اور دین کو ملیا میٹ کرنے کا سامان ہو، تو ایسی سازش گاہ کو جلانے کی دھمکی کیوں جائز نہ ہو!

اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جناب سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کے مکان میں اس وقت تک داخل نہ ہوں جب تک دروازہ پر کے منقش و با تصویر پردہ نہ اتار لیا جائے۔ یا خانۂ خدا حرم کعبہ میں اس وقت تک تشریف نہ لے جائیں جب تک وہاں موجود حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے مجسمے نہ نکلوا دیں۔ تو اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی متبرک اور مکرم مقام کو جہاں فتنہ انگیز تدابیر سوچی جا رہی ہوں، حاضرین سمیت جلا دینے کی دھمکی دیں تو اس میں گناہ کی کیا بات ہے۔ زیادہ سے زیادہ جو بات کہی جا سکتی ہے وہ ادب کی رعایت نہ کرنے کی ہو سکتی ہے تو یہ معلوم ہو گیا ایسے اہم اور مہتم بالشان امور میں ادب کی رعایت اور لحاظ نہیں کیا جا سکتا، جناب امیر رضی اللہ عنہ کا اپنا رویہ اس کا ثبوت اور دلیل ہے۔ کیا یہ شیعہ لوگ دنیا کو یہ باور کرانا اور جناب امیرؓ پر یہ الزام رکھنا چاہتے ہیں کہ آپ محبوبۂ رسول ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ادب نہیں فرماتے تھے اور آپ کی نظر میں آپ کے لئے کوئی اعزاز کوئی احترام نہیں تھا! دنیا جانتی ہے کہ ایسا نہیں تھا۔ اور جناب امیر رضی اللہ عنہ کے کبھی خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں آئی تھی۔ اس کے باوجود آپ کا رویہ جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے ہمراہیوں کے ساتھ جو درشت ہوا تو وہ نظم مملکت کی حفاظت کا تقاضا تھا۔ اس کو اہانت و بے قدری صدیقہؓ پر محمول شیعہ ذہن ہی کر سکتا ہے! لہٰذا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایسا فعل سرزد ہو جو فعل معصوم سے ملتا ہو تو وہ کس منطق سے محل طعن و تشنیع ہو سکتا ہے!

اعتراض (۳) بطور طعن یہ کہتے ہیں کہ جناب فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا انکار کیا، اور قسم کھائی کہ آپؐ کا وصال نہیں ہوا، یہاں تک کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ (تم بھی مرو گے اور وہ بھی مریں گے)۔

یہاں بھی بات سمجھ کے پھیر کی یا بغض و عناد کی ہے۔ یا پھر اعتراض برائے اعتراض کا معاملہ ہے! ورنہ کیا ایسے شخص پر ایسی حالت میں طعن کیا جا سکتا ہے جو محبت رسول میں سرتاپا غرق ہو، اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی شدت کے مشاہدہ اور اچانک رحلت کی اندوہناک خبر اور آپؐ کے فراق کے صدمہ سے اپنے ہوش و حواس عقل و فہم سے اتنا بیگانہ ہو گیا ہو کہ اسے اپنی سدھ بدھ بھی نہ رہی ہو حتیٰ کہ اسے اپنا اور اپنے باپ کا نام بھی یاد نہ آ رہا ہو نہ وہ یہ سمجھ پا رہا ہو کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ اگر ایسی مدہوشی و بے خبری میں انتہائے محبت کے باعث محبوب کی موت سے انکار کر بیٹھا ہو تو یہ طعن کا موقعہ نہیں تعریف کا مقام ہے! (ایسی آنکھ پھوڑ دینے کے لائق ہے جو ہنر کو عیب دکھائے) اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسی حالت میں آیت بالا ذہن میں حاضر نہ کر پائے ہوں تو یہ کونسے تعجب کی بات ہے۔ بہت سے لوگوں کو غم و اندوہ اور جزع فزع کے عالم میں آیات قرآنی یاد نہیں رہتیں لیکن بحکم بشریت یہ مستحق طعن اور لائق ملامت نہیں ہوئے! خود انہیں شیعوں کی صحیح روایات سے جو سابقاً بیان ہو چکی ہیں

تو اگر حضرت عمر کسی متبرک اور مکرم مقام کو جہاں فتنہ انگیز تدابیر سوچی جا رہی ہوں، حاضرین سمیت جلا دینے کی دھمکی دیں تو اس میں گناہ کی کیا بات ہے۔ زیادہ سے زیادہ جو بات کہی جا سکتی ہے وہ ادب کی رعایت نہ کرنے کی ہو سکتی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 34

خمر بود

الفاروق

سوانح عمری حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ

شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مکتبہ رحمانیہ ◉ اردو بازار ○ لاہور

الفاروق سوانح عمری حضرت عمر فاروق

شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ، ص ۸۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 34

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): (فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْلِمُهَا مَا يُؤْلِمُنِي وَيَسُرُّنِي مَا يَسُرُّهَا).

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے اذیت دیتی ہے، وہ مجھے اذیت دیتی ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے، وہ مجھے خوش کرتی ہے۔

حوالہ: مناقب الخوارزمی ص 353۔

۸۴

خزرج اوران میں باہم اتفاق نہ تھا، اس حالت میں ضرور تھا کہ انصار کے دعوی خلافت کو دبا دیا جائے اور کوئی لائق شخص فوراً انتخاب کرلیا جائے۔ مجمع میں جو لوگ موجود تھے ان میں سب سے بااثر اور بزرگ اور معمر حضرت ابوبکر رضی تھے، اور فوراً ان کا انتخاب بھی ہو جاتا لیکن لوگ انصار کی بحث و نزاع میں پھنس گئے تھے اور بحث طول پکڑ کر قریب تھا کہ تلواریں میان سے نکل آئیں حضرت عمر رضی نے یہ رنگ دیکھ کر دفعتہً حضرت ابوبکر رضی کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا کہ سب سے پہلے میں بیعت کرتا ہوں ساتھ ہی حضرت عثمان رضی، ابوعبیدہ جراح رضی، عبدالرحمن بن عوف رضی نے بھی ہاتھ بڑھائے اور پھر عام خلقت ٹوٹ پڑی، اس کارسوائی سے ایک اٹھتا ہوا طوفان رک گیا اور لوگ مطمئن ہوکر کاروبار میں مشغول ہو گئے صرف بنوہاشم اپنے ادعا پر رکے رہے اور حضرت فاطمہ رضی کے گھر میں وقتاً فوقتاً جمع ہوکر مشورے کرتے رہتے تھے حضرت عمر رضی نے بزور ان سے بیعت لینی چاہی لیکن بنوہاشم حضرت علی رضی کے سوا اور کسی کے آگے سر نہیں جھکا سکتے تھے ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور علامہ طبری نے تاریخ کبیر میں روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی نے حضرت فاطمہ رضی کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہوکر کہا "یا بنت رسول اللہ خدا کی قسم آپ ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں تاہم اگر آپ کے یہاں لوگ اس طرح مجمع کرتے رہے تو میں ان لوگوں کی وجہ سے گھر میں آگ لگا دوں گا" اگرچہ سند کے اعتبار سے اس روایت پر ہم اپنا اعتبار ظاہر نہیں کر سکتے کیونکہ اس روایت کے رواۃ کا حال ہم کو معلوم نہیں ہوسکا تاہم درایت کے اعتبار سے اس واقعہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں حضرت عمر رضی کی تندی اور تیز مزاجی سے یہ حرکت کچھ بعید نہیں، حقیقت یہ ہے کہ اس نازک وقت میں حضرت عمر رضی نے نہایت تیزی اور سرگرمی کے ساتھ جو کارروائیاں کیں ان میں گو بعض بے اعتدالیاں پائی جاتی ہوں لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ انہی بے اعتدالیوں نے اٹھتے ہوئے فتنوں کو دبا دیا۔ بنوہاشم کی سازشیں اگر قائم رہتیں تو اسی وقت جماعت اسلامی کا شیرازہ بکھر جاتا اور وہی خانہ جنگیاں برپا ہو جاتیں جو آگے چل کر جناب علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی میں واقع ہوئیں۔

حضرت ابوبکر رضی کی خلافت کی مدت سوا دو برس ہے کیونکہ انہوں نے جمادی الثانی ۱۳ھ میں انتقال کیا، اس عہد میں اگرچہ جس قدر بڑے بڑے کام انجام پائے حضرت عمر رضی ہی کی شرکت سے

لہ ابن الماوردی نے الاحکام السلطانیہ میں لکھا ہے کہ اول صرف پانچ شخصوں نے بیعت کی تھی۔

ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور علامہ طبری نے تاریخ کبیر میں روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت فاطمہؑ کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہوکر کہا۔ ''یا بنت رسولؐ اللہ خدا کی قسم، آپ ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں تاہم اگر آپ کے یہاں لوگ اس طرح مجمع کرتے رہے تو میں ان لوگوں کی وجہ سے گھر میں آگ لگا دوں گا۔'' اگرچہ سند کے اعتبار سے اس روایت پر ہم اپنا اعتبار ظاہر نہیں کر سکتے کیوں کہ اس روایت کے رواۃ کا حال ہم کو معلوم نہیں ہوسکا تاہم درایت کے اعتبار سے اس واقعے کے انکار کی کوئی وجہ نہیں، حضرت عمر کی تندی اور تیز مزاجی سے یہ حرکت کچھ بعید نہیں، حقیقت یہ ہے کہ اس نازک وقت میں حضرت عمر نے نہایت تیزی اور سرگرمی کے ساتھ جو کاروائیاں کیں ان میں گو بعض بے اعتدالیاں پائی جاتی ہوں لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ انھی بے اعتدالیوں نے اُٹھتے ہوئے فتنوں کو دبا دیا۔ بنو ہاشم کی سازشیں اگر قائم رہتیں تو اسی وقت جماعتِ اسلامی کا شیرازہ بکھر جاتا اور وہی خانہ جنگیاں برپا ہو جاتیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 35

الأربعین :

الدُّرَّةُ البَیضَاءِ فی مناقبِ فاطِمَة الزَّهرآء سلام اللہ علیہا

(سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

الدرة البیضاء فی مناقب فاطمة الزہرا سلام اللہ علیہا

ڈاکٹر محمد طاہر القادری، منہاج القرآن پبلی کیشنز

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جس کسی نے اسے اذیت دی، اُس نے مجھے اذیت دی۔

حوالہ: السنن الکبری ج 10 باب من قال: لا تجوز شہادۃ الوالد لولدہ ص 201 / کنز العمال ج 13 ص 96 / نور الابصار ص 52 / ینابیع المودۃ ج 2 ص 322.

فصل: ۱٦

إن الله يغضب لغضب فاطمة و يرضى لرضاها

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی رضا اللہ کی رضا ..... اگر سیدہ سلام اللہ علیہا خفا تو اللہ خفا﴾

۴۳۔ عن علیؑ، قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمة: إن الله يغضب لغضبک، و يرضى لرضاک۔ (۴۳)

''حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔''

۳۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۰۱
۴۔ مناوی، فیض القدیر، ۳: ۴۲۱
۵۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۲: ۱۱۲، رقم: ۱۸۳۱
(۴۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، رقم: ۴۷۳۰
۲۔ ابو یعلی، المعجم، ۱۹۰، رقم: ۲۲۰
۳۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۳، رقم: ۲۹۵۹
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۱۰۸، رقم: ۱۸۲
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۱، رقم: ۱۰۰۱
۶۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ، ۱۲۰، رقم: ۲۳۵
۷۔ قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۳: ۱۱
۸۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۰۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔
۹۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۹
۱۰۔ ابن اثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ۷: ۲۱۹
۱۱۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۲: ۴۶۸

انّ اللہ یغضب لغضب فاطمۃ ویرضی لرضاھا

سیّدہ سلام اللہ علیہا کی رضا اللہ کی رضا۔۔۔ اگر سیّدہ سلام اللہ علیہا خفا تو اللہ خفا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فصل: ۱۷

من آذی فاطمة سلام الله علیها فقد آذی النبی ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی تکلیف ...... مصطفیٰ ﷺ کی تکلیف﴾

۴۴۔ عن المسور بن مخرمة، قال: قال رسول الله ﷺ إنما فاطمة بضعة مني، یؤذیني ما آذاها۔(۴۴)

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا فاطمہ تو بس میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔‘‘

۴۵۔ عن عبد الله بن الزبیر رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: إنما

۱۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۷۔
۱۳۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۲

(۴۴) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۴۹
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۷، رقم: ۸۳۷۰
۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱
۴۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۵
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۴، رقم: ۱۰۱۰
۶۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰
۷۔ اندلسی، تحفۃ المحتاج، ۲: ۵۸۵، رقم: ۱۷۹۵
۸۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۶
۹۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۹

من آذی فاطمة سلام الله علیها فقد آذی النبی ﷺ
سیّدہ سلام اللہ علیہا کی تکلیف ۔۔۔ مصطفیٰ ﷺ کی تکلیف۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

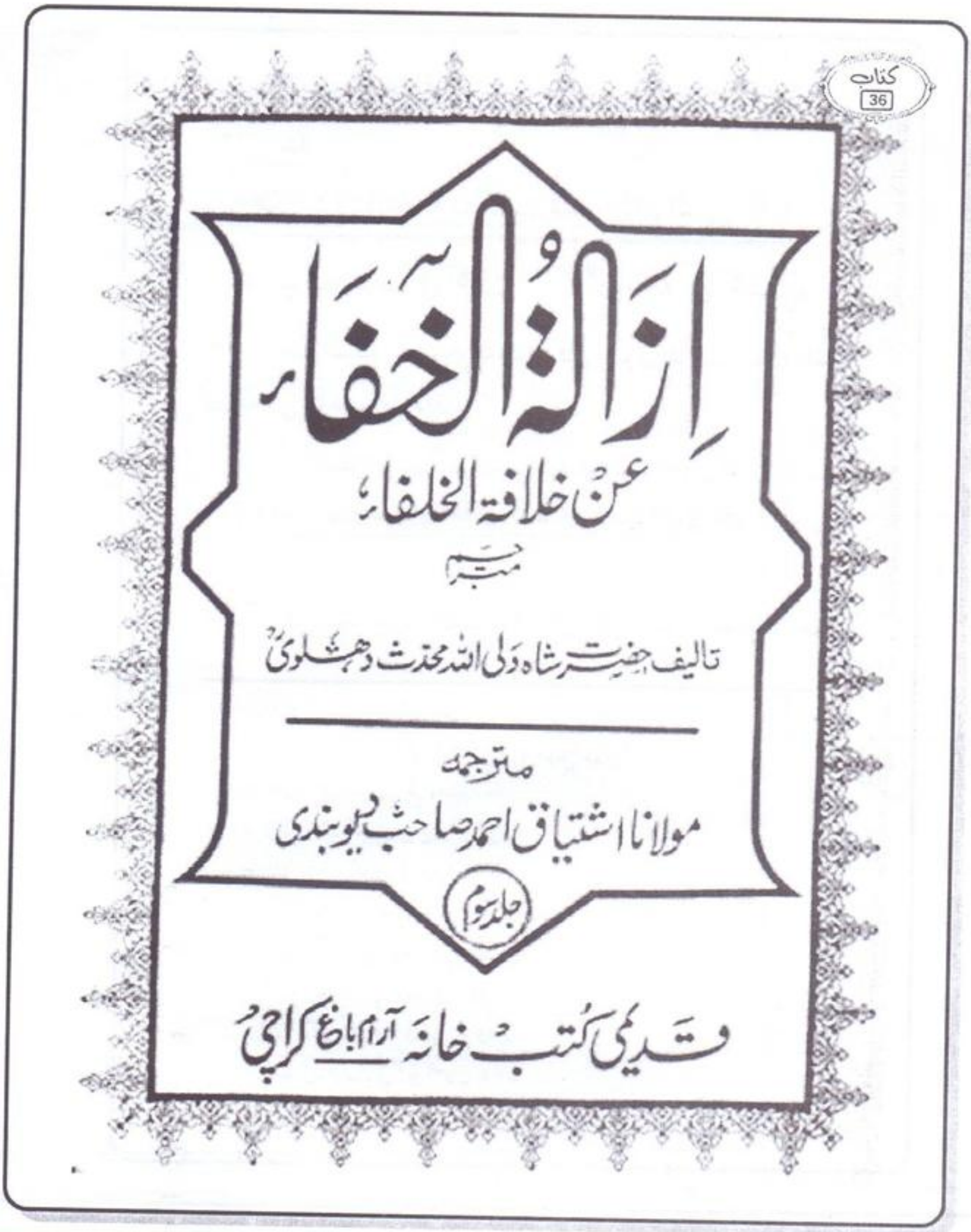

کتاب 36

ازالۃ الخفاء

عن خلافۃ الخلفاء

مترجم

تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

مترجمہ

مولانا اشتیاق احمد صاحب دیوبندی

جلد سوم

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء

تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مترجمہ مولانا اشتیاق احمد صاحب دیو بندی، جلد سوم

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 36

قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): {فَاطِمَةُ بَهْجَةُ قَلْبِي وَابْنَاهَا ثَمَرَةُ فُؤَادِي}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے دل کا سرور ہے اور اس کے دونوں بیٹے میری جان ہیں۔

حوالہ: ینابیع المودۃ ج 1 باب 15 ص 243.

یمشی الیٰ جنب فقال بحسین بن علیؑ یلعب مع غلمان فاحتمل علیٰ رقبتہ وقال وابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بعلی وقال وعلیؓ رضی اللہ یضحک اخرجہ احمد وعن عایشۃ ان فاطمۃ ارسلت الیٰ ابی بکر تسألہ عن میراثہا من النبی صلے اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ علیٰ رسولہ من المدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل آل محمد من ھذا المال و انی واللہ لا اغیر شیئا من صدقۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن حالہا التی کانت علیہا فی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولاعملن فیہا بما عمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فابی ابوبکر ان یدفع الیٰ فاطمۃ منہا شیئا فوجدت فاطمۃ علیٰ ابی بکر فی ذلک فھجرتہ فلم تکلم حتی توفیت وعاشت بعد النبی صلے اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر فلما توفیت دفنہا زوجہا علیؑ لیلا ولم یؤذن بہا ابابکر وصلے علیہا وکان لعلیؑ من الناس وجہ حیوۃ فاطمۃ فلما توفیت استنکر علیؑ وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر ومبایعتہ ولم یکن بایع تلک الاشہر فارسل الیٰ ابی بکر ان ائتنا ولا یاتینا معک احد

تو ابوبکرؓ نے اُن کو اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور کہا کہ میرا باپ اس پر قربان (یہ محاورہ کلام ہے) یہ مشابہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے علیؓ کے مشابہ نہیں ہے۔ کہا اور علیؓ ہنس رہے تھے۔ اس کو روایت کیا احمد نے۔ اور مروی ہے عائشہؓ سے کہ فاطمہؓ نے ابوبکرؓ کو بلا بھیجا اور اُن سے سوال کیا اپنے حصّہ وراثت کا جو اُن کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پہنچتا تھا اُس میں سے جو اللہ نے اپنے رسولؐ کو دیا تھا مدینہ میں سے اور فدک میں سے اور خیبر کے پانچویں حصّہ کے باقی ماندہ میں سے۔ تو ابوبکرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم (پیغمبر) جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ اس مال میں سے آلِ محمدؐ صرف کھائیں گے اور میں واللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں جس حال پر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا اُس کی کسی چیز میں تغیر نہ کروں گا اور میں اس میں ضرور وہی عمل کروں گا جو عمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ تو ابوبکرؓ نے اس سے انکار کر دیا کہ فاطمہؓ کو اس میں سے کچھ دیں۔ اس سے فاطمہؓ ابوبکرؓ سے ناراض ہوگئیں اور اُن کو چھوڑ دیا اور اُن سے کلام نہیں کیا یہاں تک کہ انتقال ہوگیا اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے زندہ رہیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے شوہر حضرت علیؓ نے ان کو رات میں ہی دفن کر دیا اور اس وفات کی اطلاع ابوبکرؓ کو نہیں دی اور ان پر نماز انھوں نے ہی پڑھی۔ اور علیؓ کی لوگوں میں عزت رہی فاطمہؓ کی زندگی تک۔ پھر جب ان کا انتقال ہوگیا تو علیؓ نے لوگوں کے رُخ بدلے ہوئے پائے تو ابوبکرؓ سے مصالحت اور ان سے بیعت کی درخواست کی اور ان مہینوں میں وہ بیعت نہیں کر رہے تھے پھر انھوں نے ابوبکرؓ

فاطمہؑ ابوبکر سے ناراض ہوگئیں اور اُن کو چھوڑ دیا اور اُن سے کلام نہیں کیا یہاں تک کہ انتقال ہوگیا۔

حضرت علیؑ نے ان کو رات میں ہی دفن کر دیا اور اس وفات کی اطلاع ابوبکر کو نہیں دی اور ان پر نماز اُنھوں نے ہی پڑھی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب
37

تاريخ الأمم والملوك

للإمام أبي جعفر محمد بن جرير الطبري

الجزء الثاني

[قوبلت هذه الطبعة على النسخة المطبوعة]
[بمطبعة بريل بمدينة ليدن في سنة ١٨٧٩ م]

راجعه وصححه وضبطه
نخبة من العلماء الأجلاء

بنفقة المكتبة التجارية الكبرى بشارع محمد علي بمصر
لصاحبها : مصطفى محمد

مطبعة الاستقامة بالقاهرة
شارع ... ١٤

١٣٥٧ — ١٩٣٩

تاريخ الامم و الملول

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وقال أراك خفت أن يختلف الناس إن استخلفت غيري قال نعم قال جزاك الله خيرا عن الإسلام وأهله . أقرها أبو بكر رضي الله تعالى عنه من هذا الموضع

حدثنا يونس بن عبد الأعلى قال حدثنا يحيى بن عبد الله بن بُكَيْر قال حدثنا الليث بن سعد قال حدثنا علوان عن صالح بن كيسان عن عمر بن عبد الرحمن ابن عوف عن أبيه أنه دخل على أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه في مرضه الذي توفي فيه فأصابه مهتمًا فقال له عبد الرحمن أصبحت والحمد لله بارئا فقال أبو بكر رضي الله تعالى عنه أتراه قال نعم قال إني وليت أمركم خيركم في نفسي فكلكم ورم أنفه من ذلك يريد أن يكون الأمر له دونه ورأيتم الدنيا قد أقبلت ولما تقبل وهي مقبلة حتى تتخذوا ستور الحرير ونضائد الديباج وتألموا الاضطجاع على الصوف الأذري كما يألم أحدكم أن ينام على حسك والله لأن يقدم أحدكم فتضرب عنقه في غير حد خير له من أن يخوض في غمرة الدنيا وأنتم أول ضال بالناس غدا فتصدونهم عن الطريق يمينا وشمالا يا هادي الطريق إنما هو الفجر أو البحر فقلت له خفض عليك رحمك الله فإن هذا يهيضك في أمرك إنما الناس في أمرك بين رجلين إما رجل رأى ما رأيت فهو معك وإما رجل خالفك فهو مشير عليك وصاحبك كما تحب ولا نعلمك أردت إلا خيرا ولم تزل صالحا مصلحا وأنك لا تأسى على شيء من الدنيا قال أبو بكر رضي الله تعالى عنه أجل إني لا آسى على شيء من الدنيا إلا على ثلاث فعلتهن وددت أني تركتهن وثلاث تركتهن وددت أني فعلتهن وثلاث وددت أني سألت عنهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فأما الثلاث اللاتي وددت أني تركتهن فوددت أني لم أكشف بيت فاطمة عن شيء وإن كانوا قد غلقوه على الحرب ووددت أني لم أكن حرقت الفجاءة السلمي وأني كنت قتلته سريحا أو خليته نجيحا ووددت أني يوم سقيفة بني ساعدة كنت قذفت الأمر في عنق أحد الرجلين يريد عمر وأبا عبيدة فكان أحدهما أميرا وكنت وزيرا وأما اللاتي تركتهن فوددت أني يوم أتيت بالأشعث ابن قيس أسيرا كنت ضربت عنقه فإنه تخيل إلي أنه لا يرى شرا إلا أعان عليه ووددت

قال رسول الله {صلی الله علیه وآله}: {فَاطِمَةُ لَيْسَتْ كَنِسَاءِ الْآدَمِيِّيْنَ}.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ عام عورتوں جیسی نہیں ہیں۔

حوالہ: مجمع الزوائد ج9 ص 202.

فَوَدِدْتُ اَنِّي لَمْ اَكْشِفْ بَيْتَ فَاطِمَةَ

اے کاش میں فاطمہ کا گھر نہ کھلواتا (بے حرمتی نہ کرتا)۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 38

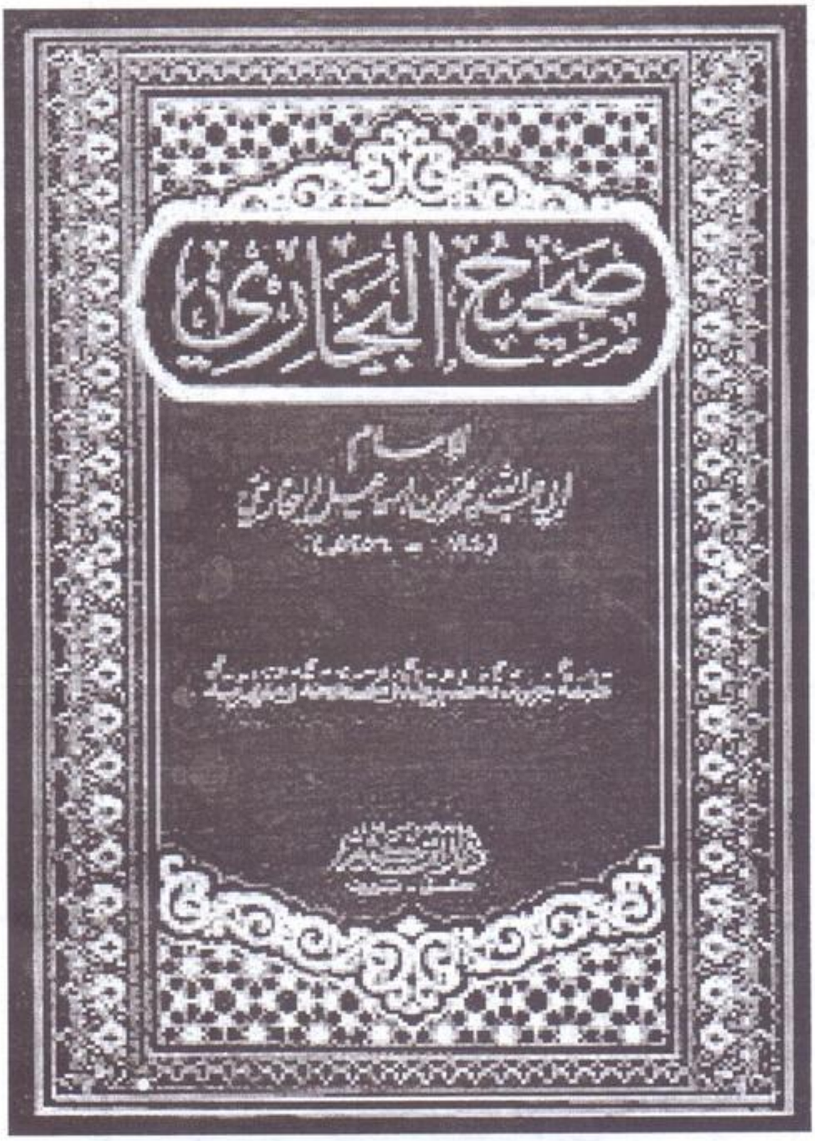

صحيح البخاری

کتاب مغازی، ص1040، مطبوعہ دارابن کثیر، دمشق

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب
38

قال رسول الله (صلی الله علیه وآله): {فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا وَيَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے اذیت دیتی ہے، وہ مجھے اذیت دیتی ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے، وہ مجھے خوش کرتی ہے۔

حوالہ: السنن الکبری ج 7 ص 64 باب الأنساب کلها منقطعة یوم القیامة / منتخب کنز العمال بہامش مسند احمد ج5 ص96.

١٠٤٠ — ٦٤ ـ كتاب المغازي

٤٢٤٠ ـ ٤٢٤١ ـ حدَّثنا يحيى بنُ بُكير حدَّثنا الليثُ عن عُقَيل عن ابن شهاب عن عُروةَ عن عائشةَ رضيَ اللهُ عنها: «أنَّ فاطمةَ عليها السلامُ بنتَ النبيِّ ﷺ أرسلتْ إلى أبي بكرٍ تسألهُ ميراثَها من رسولِ الله ﷺ مما أفاءَ اللهُ عليه بالمدينة وفَدَك وما بقيَ من خُمس خيبر، فقال أبو بكر: إنَّ رسولَ الله ﷺ قال: لا نُورَثُ، ما تركنا صدقة، إنما يأكلُ آلُ محمد ﷺ من هذا المال. وإني واللهِ لا أغيِّرُ شيئاً من صدقةِ رسولِ الله ﷺ عن حالها التي كانت عليها في عهدِ رسولِ الله ﷺ، ولأعملنَّ فيها بما عملَ به رسولُ الله ﷺ. فأبى أبو بكر أن يدفعَ إلى فاطمةَ منها شيئاً. فوجدَتْ فاطمةُ على أبي بكر في ذلك فهجرَتْه فلم تكلِّمهُ حتى تُوفِّيتْ. وعاشتْ بعدَ النبيِّ ﷺ ستةَ أشهر. فلما تُوفِّيتْ دفنَها زوجُها عليٌّ ليلاً، ولم يُؤذِنْ بها أبا بكر، وصلّى عليها. وكان لعليٍّ من الناس وجهٌ حياةَ فاطمة، فلما تُوفِّيتْ استنكرَ عليٌّ وجوهَ الناس، فالتمسَ مصالحةَ أبي بكر ومبايعتَه، ولم يكنْ يُبايعُ تلكَ الأشهر، فأرسلَ إلى أبي بكر أنِ ائتنا ولا يأتِنا أحدٌ معك، كراهيةً لمحضرِ عمر. فقال عمر: لا واللهِ لا تدخلُ عليهم وحدَك. فقال أبو بكر: وما عسيتَهم أن يفعلوا بي؟ واللهِ لآتينَّهم. فدخلَ عليهم أبو بكر، فتشهَّدَ عليٌّ فقال: إنّا قد عرفنا فضلَك وما أعطاكَ الله، ولم ننفَسْ عليك خيراً ساقه اللهُ إليك، ولكنك استبددتَ علينا بالأمر، وكنا نرى لقرابتنا من رسولِ الله ﷺ نصيباً. حتى فاضتْ عينا أبي بكر. فلما تكلَّمَ أبو بكر قال: والذي نفسي بيده، لَقرابةُ رسولِ الله ﷺ أحبُّ إليَّ أن أصِلَ من قرابتي. وأما الذي شجرَ بيني وبينكم من هذه الأموال فلم آلُ فيه عن الخير، ولم أتركْ أمراً رأيتُ رسولَ الله ﷺ يصنعُه فيها إلا صنعتُه. فقال عليٌّ لأبي بكر: موعدُكَ العشيةَ للبيعة. فلما صلّى أبو بكر الظهرَ رقِيَ على المنبر فتشهَّدَ، وذكرَ شأنَ عليٍّ وتخلُّفَه عن البيعة وعذرَه بالذي اعتذرَ إليه، ثم استغفر. وتشهَّدَ عليٌّ فعظَّمَ حقَّ أبي بكر، وحدَّثَ أنه لم يحملْهُ على الذي صنعَ نفاسةٌ على أبي بكر، ولا إنكاراً للذي فضَّلَه اللهُ به، ولكنا نرى لنا في هذا الأمر نصيباً فاستبدَّ علينا، فوجدْنا في أنفسنا. فسُرَّ بذلكَ المسلمون وقالوا: أصبتَ. وكان المسلمون إلى عليٍّ قريباً حينَ راجعَ الأمرَ بالمعروف».

[الحديث ٤٢٤٠] انظر الحديث: ٣٠٩٢، ٣٧١١، ٤٠٣٥.

[الحديث ٤٢٤١] انظر الحديث: ٣٠٩٣، ٣٧١٢، ٤٠٣٦.

٤٢٤٢ ـ حدَّثني محمدُ بنُ بشّار حدَّثنا حَرَميٌّ حدَّثنا شعبةُ قال: أخبرني عُمارةُ عن عِكرمةَ عن عائشةَ رضيَ اللهُ عنها قالت: «لما فُتحتْ خيبرُ قلنا: الآنَ نشبعُ من التمر».

حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب عن عروة عَنْ عائشة أَنَّ فَاطِمَةَ سلام اللہ علیہا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ لَا نُوَرِّثُ مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ.

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہؑ بنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی طرف پیغام بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُس مال کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالی نے آپؐ کو بطور فئے عطا فرمایا تھا جو کچھ مدینے میں تھا اور باغ فدک اور خیبر کے خمس کا باقی حصہ۔ اس پر حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بے شک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اسی مال سے کھاتی تھی اور خدا کی قسم میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور یہ اسی حالت میں رہے گا، جس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا اور میں ضرور اسی طرح اس کو خرچ کروں گا، جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرچ فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے اس میں سے حضرت فاطمہؑ کو کچھ بھی حصہ دینے سے منع کر دیا، پس حضرت فاطمہؑ کو حضرت ابوبکر کی یہ بات ناگوار گزری، پھر ان کے پاس سے چلی گئیں اور آخری وقت تک اُن سے کلام نہ فرمایا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 39

المستدرك على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مع تضمينات الإمام الذهبي في التلخيص والميزان والعراقي في أماليه والمناوي في فيض القدير وغيرهم من العلماء الأجلاء

أول طبعة مرقمة الأحاديث ومقابلة على عدة مخطوطات

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

كتاب الهجرة، كتاب المغازي والسرايا، كتاب معرفة الصحابة

الجزء الثالث

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

مستدرک علی الصحیحین

ج ۳، ص 178، کتاب معرفة الصحابة، مطبوعه دار الکتب العلمیه، بیروت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 39

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ إِنَّ اللَّهَ يَغْضِبُ لِغَضَبِكِ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! تیرے غضب ناک ہونے پر اللہ غضب ناک ہوتا ہے۔

حوالہ: الصواعق المحرقۃ ص 175 / مستدرک الحاکم، باب مناقب فاطمہ / مناقب ال إمام علی لابن المغازلی ص 351.

متبسمة بعد أبيها إلا يومئذ ثم حملناها ودفناها ليلاً.

٤٧٦٤/ ٣٦٢ ـ أخبرنا أبو إسحاق إبراهيم بن محمد بن يحيى، وأبو الحسين بن يعقوب الحافظ قالا: ثنا أبو العباس محمد بن إسحاق، ثنا قتيبة بن سعيد، ثنا الليث، عن عقيل، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة قالت: دفنت فاطمة بنت رسول الله ﷺ ليلاً

٣/١٦٣ دفنها علي ولم يشعر بها أبو بكر رضي الله عنه حتى دفنت وصلى عليها علي / بن أبي طالب رضي الله عنه.

٤٧٦٥/ ٣٦٣ ـ أخبرنا أبو الحسين بن يعقوب الحافظ، أنا أبو العباس الثقفي، حدثني علي بن عقيل بن عبدالله بن محمد بن عقيل، حدثني عيسى بن عبدالله العلوي، عن أبيه، عن أم الحسن بنت أبي جعفر محمد بن علي، عن أخيها جعفر بن محمد قال: ماتت فاطمة رضي الله عنها وهي ابنة إحدى وعشرين وولدت على رأس سنة إحدى وأربعين من مولد النبي ﷺ.

٤٧٦٦/ ٣٦٤ ـ حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا محمد بن علي بن حمدان الوراق، ثنا موسى بن داود الضبي، ثنا عبدالله بن المؤمل، عن ابن أبي مليكة، عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان بين النبي ﷺ وبين فاطمة شهرين.

٤٧٦٧/ ٣٦٥ ـ حدثناه أبو بكر بن إسحاق، أنا محمد بن سليمان الواسطي، ثنا أبو نعيم، وأبو غسان قالا: ثنا عبدالله بن المؤمل المخزومي المكي.

وأخبرني محمد بن المؤمل، عن أبي الزبير، عن جابر رضي الله عنه أن فاطمة لم تمكث بعد رسول الله ﷺ إلا شهرين.

٤٧٦٨/ ٣٦٦ ـ حدثني أبو جعفر أحمد بن عبيد الأسدي الحافظ بهمدان، ثنا إبراهيم بن الحسين، ثنا إسماعيل بن أبي أويس، ثنا موسى بن جعفر بن محمد بن علي، عن أبيه، عن جده أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين، عن أبيه، عن علي رضي الله عنهم أن فاطمة رضي الله عنها لما توفي رسول الله ﷺ كانت تقول وا أبتاه من ربه ما أدناه وا أبتاه جنان الخلد مأواه وا أبتاه ربه يكرمه إذ أتاه وا أبتاه الرب ورسله يسلم عليه حين يلقاه فلما

٤٧٦٤ ـ انظر رقم (٤٧٦١).
٤٧٦٥ ـ انظر رقم (٤٧٦١).
٤٧٦٦: ٤٧٦٩ ـ ساق الذهبي هذه الروايات ولم يعلق عليها.

أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَأَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ قَالَا: ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "دُفِنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا دَفَنَهَا عَلِيٌّ، وَلَمْ يَشْعُرْ بِهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى دُفِنَتْ، وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ".

ترجمہ: حضرت بی بی فاطمہ کو حضرت علی نے شب میں دفن کیا اور حضرت ابوبکر کو اس بات کا پتہ نہ چلا اور حضرت علی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتاب 40 الموسوعة الحديثية

مُسند الإمام أحمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

الجزء الأول

حقّقه وخرّج أحاديثه وعلّق عليه

شعيب الأرنؤوط — عادل مرشد

مؤسسة الرسالة

مسند الامام احمد بن حنبل

ج1،ص204-205، حدیث25،مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب 40

قال رسول الله {صلى الله عليه وآله}: {فَاطِمَةُ إِنَّ اللهَ غَيْرُ مُعَذِّبِكِ وَلَا أَحَدٍ مِّنْ وُلْدِكِ}.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ تمہیں اور تمہاری اولاد میں سے کسی ایک فرد کو بھی عذاب نہیں دے گا۔

حوالہ: کنز العمال ج13 ص96/ منتخب کنز العمال بہامش مسند احمد ج5 ص97 / إسعاف الراغبين بہامش نور الأبصار ص118.

٢٤ ـ حدثنا يعقوب، حدثنا أبي، عن صالح، قال: قال ابنُ شهاب: أخبرني رجل من الأنصار غيرُ متَّهم

أنـه سمـع عثمان بن عفان يحدث: أن رجالاً من أصحاب النبيِّ ﷺ، حين تُوفي رسـولُ الله ﷺ، حَزنـوا عليه، حتى كاد بعضُهم أن يُوَسْوِسَ. قال عثمانُ: فكنتُ منهم... فذكر معنى حديث أبي اليمان عن شعيب(١).

٢٥ ـ حدثنا يعقوب، قال: حدثنا أبي، عن صالح، قال ابن شهاب: أخبرني عروة بن الزبير، أن عائشة زوجَ النبي ﷺ، أخبرته:

أن فاطمةَ بنتَ رسولِ الله ﷺ سألت أبا بكر بعد وفاة رسول الله ﷺ

= ـ وهو ابن أبي زياد ـ، وعلي بن زيد ـ وهو ابن جدعان ـ.

وأخرجه البزار (٢١)، والمروزي (٢٢)، وأبو يعلى (١٨)، والطبري ٥/٢٩٤ من طرق عن عبد الوهّاب بن عطاء، بهذا الإسناد.

وأخرجه بنحوه بأطول مما هنا عبد بن حميد (٧)، والترمذي (٣٠٣٩)، والبزار (٢٠)، والمروزي (٢٠)، وأبو يعلى (٢١) من طريق موسى بن عبيدة، عن مولى ابن سباع، عن ابن عمر، عن أبي بكر. قال الترمذي: هذا حديث غريب، وفي إسناده مقال، موسى بن عبيدة يُضعَّف في الحديث، ضعفه يحيى بن سعيد وأحمد بن حنبل، ومولى ابن سباع مجهول، وقد رُوي هذا الحديث من غير هذا الوجه عن أبي بكر، وليس له إسناد صحيح أيضاً.

وانظر (٦٨) و(٦٩) و(٧٠) و(٧١).

(١) حديث صحيح بشواهده. وانظر رقم (٢٠).

وأخرجه المروزي (١٤)، والبزار (٤)، وأبو يعلى (١٠) من طريق يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

٢٠٤

حدثنا: يعقوب، قال: حدثنا: أبي، عن صالح، قال ابن شهاب، أخبرني: عروة ابن الزبير أن عائشة زوج النبي (ص) أخبرته: أن فاطمة بنت رسول الله (ص) سألت أبا بكر (ر) بعد وفاة رسول الله (ص) أن يقسم لها ميراثها مما ترك رسول الله (ص) مما أفاء الله عليه، فقال لها أبو بكر: أن رسول الله (ص)، قال: لا نورث ما تركنا صدقة فغضبت فاطمة (ع) فهجرت أبا بكر فلم تزل مهاجرته حتى توفيت.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

أن يَقسِمَ لها ميراثَها مما تركَ رسولُ الله ﷺ مما أفاء الله عليه، فقال لها أبو بكر: إن رسولَ الله ﷺ، قال: «لا نُورَثُ، ما تركنا صدقةٌ»، فغضبتْ فاطمةُ، عليها السلام، فهجرتْ أبا بكرٍ رضيَ الله عنه، فلم تزلْ مُهاجرتَه حتى تُوفيت، قال: وعاشت بعدَ وفاةِ رسولِ الله ﷺ ستةَ أشهرٍ.

قال: وكانت فاطمةُ رضي الله عنها تسألُ أبا بكر نصيبَها مما تركَ رسولُ الله ﷺ من خيبرَ وفَدَكَ، وصدقته بالمدينة، فأبى أبو بكر عليها ذلك وقال: لستُ تاركاً شيئاً كان رسولُ الله ﷺ يَعمَلُ به إلا عَمِلْتُ به، إني أخشى إنْ تركتُ شيئاً من أمرِه أن أزيغَ.

فأما صدقتُه بالمدينة فدفعها عمرُ إلى عليّ وعباس، فغلَبَه عليها عليٌّ، وأما خيبرُ وفدَكُ فأمسكهما عمرُ رضي الله عنه، وقال: هما صَدَقَةُ رسولِ الله ﷺ، كانتا لحقوقه التي تَعرُوه، ونوائبه، وأمرُهما إلى مَنْ ولي الأمرَ. قال: فهما على ذلك اليومَ[1]. ٧/١

٢٦ - حدثنا حسن بن موسى وعفّان، قالا: حدثنا حماد بن سلمة، عن علي بن زيد، عن القاسم بن محمد

عن عائشة: أنها تمثّلت بهذا البيت وأبو بكر رضي الله عنه يَقْضي:

(١) إسناده صحيح على شرط الشيخين. يعقوب: هو ابن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف الزهري، وصالح: هو ابن كيسان.

وأخرجه مسلم (١٧٥٩)، وأبو داود (٢٩٧٠)، وأبو يعلى (٤٣) من طريق يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

وأخرجه البخاري (٣٠٩٢)، والبيهقي ٦/٣٠٠ من طريق عبد العزيز بن عبد الله الأويسي، عن إبراهيم بن سعد، به. وقد تقدم برقم (٩).

٢٠٥

ترجمہ: حضرت عائشہ نے خبر دی ہے کہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر سے فئے کے مال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترکے میں سے اُن (بی بی) کے میراث کی تقسیم کی بابت بات کی، تو وہ بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہے، جو کچھ ہم اپنے پیچھے چھوڑ جائیں، وہ صدقہ ہے۔ اس بات پر حضرت فاطمہؑ غضب ناک ہوئیں اور حضرت ابوبکر کے پاس سے اُٹھ کر چلی گئیں۔ پھر آپ سلام اللہ علیہا اُن سے لاتعلق رہیں، یہاں تک کہ آپ سلام اللہ علیہا وفات پا گئیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیش کردہ مسوّدہ اُن کتابوں کے عکس ہیں جو برادرانِ اہلِ سنّت کے نزدیک معتبر یا معروف ہیں۔ جناب محترم ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے سیّدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر گزرنے والے حالات اور مصائب کا یکسر انکار ہی نہیں بلکہ اہلِ تشیّع علماء و ذاکرین کو نامناسب اور ناگوار الفاظ سے یاد کیا، جبکہ اِن مصائب کا ذکر کرنے والے مختلف ممالک میں ہمارے علمائے کرام تقویٰ، پرہیزگاری اور علم و دانش میں کوہِ گراں سے کم نہیں ہیں اور ان میں سے بعض کو اولیائے الٰہی کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔ بہت جلد مفصّل جواب حضرت مولانا سیّد سفیر سجاد شیرازی دامت برکات کی زبانی سوشل میڈیا کے ذریعے ہی دیا جائے گا جبکہ ہمارا یہ مختصر جواب تعارفِ کتب کی صورت میں سوشل میڈیا پر موجود ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com